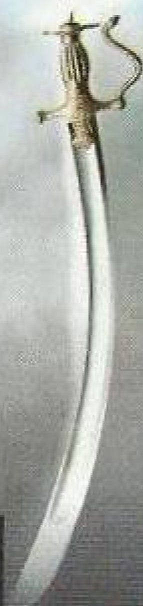
سیف حق
بجواب
کلمہ حق



[redacted]

فہرست مضامین

قیمت: 45 روپے

انجمن اہل السنت والجماعت

برائے رابطہ:
0333 - 4725175
0308 - 5245021

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین اما بعد!

آج سے کچھ عرصہ قبل نشر توحید اور احیائے سنت کے مقصد کے تحت دوماہی مجلہ راہِ سنت کا اجراء کیا گیا تھا جس سے الحمدللہ بے شمار لوگ توبہ تائب ہوئے اور مسلک اہل السنت سے وابستگی اختیار کی۔ اہل شرک وبدعت نے اس صورت حال سے گھبرا کر راہِ سنت اور اس کی انتظامیہ پر گالم گلوچ کی راہ اختیار کی جیسا کہ ان کے بڑوں نے بھی کیا تھا اور اپنی عوام کو طفل تسلی دینے کے لئے نام نہاد ''کلمہ حق'' نامی رسالہ نکالا۔ راہِ سنت کی انتظامیہ نے کلمہ حق کے اعتراضات کا جواب راہِ سنت کے شمارہ نمبر ۷ میں دیا تھا اور ساتھ میں لکھا تھا کہ صفحات کے باعث قسط وار شائع کیا جائے گا۔ مگر جاہلوں کو تہذیب کی زبان کہاں سمجھ آتی ہے، چنانچہ ''کلمہ حق'' کے تیسرے شمارے میں بہت شور مچایا گیا کہ ہمارا جواب نہیں دیا گیا، حالانکہ وہاں لکھا گیا تھا کہ قسط وار شائع ہوگا، مگر وہ رضاخانی ہی کیا جو بات سمجھے۔ آنکھوں پر تعصب اور بغض کی عینک لگائے، نہ ان کے بڑوں نے شریعت کو دیکھا اور نہ ان کے چھوٹوں نے۔

زیر نظر شمارہ بنام ''سیف حق'' اس رضاخانی ٹولے کے اعتراضات کا جواب ہے۔

نوٹ: ...... اس ''سیف حق'' کے بعد استاذ محترم قائد اہل السنت مناظر اہل السنت مفتی حماد نقشبندی صرف اس تحریر کا جواب دیں گے جو بریلوی مسلک کے کسی جید عالم نے لکھی ہوگی اور مفتی صاحب کو مخاطب کیا ہوگا۔ میثم رضاخانی جیسے جاہل کا جواب دینے کے لئے ہم شاگرد ہی کافی ہیں۔ چنانچہ اس ''سیف حق'' کی اشاعت کے بعد میثم رضاخانی اور دیگر غیر عالم افراد کا جواب مفتی صاحب کے وہ شاگرد دیں گے جو غیر عالم ہوں گے۔ میثم رضاخانی اور اس کی ٹیم کے پاس اگر جرأت ہے اور اس نے غیرت کا دودھ پیا ہے تو ہماری اس ''سیف حق'' کا جواب دیں۔ باقی ہمیں دلی ہمدردی ہے کہ حنیف قریشی اور یوسف ٹوکے والے کو کچھ

آتا نہ تھا تو انہوں نے بے چارے میثم جاہل کی پناہ لی، مگر جن کی پناہ لی وہ ان سے بھی بڑا جاہل اور بے وقوف نکلا۔ چنانچہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ میثم کی سربراہی میں انگلی پکڑ کر چلنے والے حضرات جیسے یوسف ٹوکے والا اور حنیف قریشی وغیرہم، اسی طرح میثم کی سربراہی میں چلتے رہے تو اس فرقہ کی رسوائی اور شکست اور تباہ ہونے کے لئے کافی ہے۔

إذا كان الغراب دليل قوم

سيهديهم الى طريق هالك

منجانب:...... شمس حق و مفتی فاروق نقشبندی

شاگردان مفتی حماد نقشبندی دامت برکاتہم

یہ "سیف حق" نام نہاد رضاخانی رسالہ کا جواب ہے جو صرف کلمہ حق کے جواب میں چھپے گا۔ "کلمہ حق" کے کسی اعتراض کا جواب "راہِ سنت" میں نہیں دیا جائے گا بلکہ "سیفِ حق" میں ہی تمام جوابات شائع ہوں گے۔......... (ادارہ)

نام "کلمہ حق" پر

استادِ محترم، مفتی حماد نقشبندی کا تبصرہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوارج کے بارے میں فرمایا تھا: "جب انہوں نے نعرہ لگایا ان الحکم الا لِلّٰہ تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کلمة الحق ارید بها الباطل یہ حق کا کلمہ ہے مگر اس سے باطل مراد لی گئی ہے۔

یہی کام میثم رضوی اور اس کی انگلی پکڑ کر چلنے والی پارٹی نے کیا ہے کہ "کلمہ حق" کے صحیح لفظ سے باطل بیان کیا اور باطل بیان کرنے کے لئے استعمال کیا۔

كلمة الحق اريد بها الباطل

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب میثم اور اس کی انگلی پکڑ کر چلنے والے بچوں پر بہترین تبصرہ ہے جو اُستادِ محترم نے کیا۔

از شمسِ حق

میثم عباس مدیر کلمہ حق کا مختصر تعارف!

از: غلام مصطفیٰ

کلمہ حق کا مدیر میثم عباس کون ہے؟ قارئین کو جان کر تعجب ہوگا کہ یہ شخص نہ تو عالم ہے اور نہ ہی اس کی داڑھی ہے۔ پینٹ شرٹ میں ملبوس رہتا ہے۔ پولیس کی نوکری کرتا ہے۔ ہم اس پر بحث نہیں کرتے، صرف اتنا کہتے ہیں کہ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ جس کا کام اسی کو ساجھے...... میثم بھائی! آپ اپنی خدمات پولیس میں انجام دیں یہ لکھنے لکھانے کا کام آپ کے بس کی بات نہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کو ہدایت دے۔ آمین یارب العالمین



نوٹ: ......سیف حق میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ زبان معتدل استعمال کی جائے مگر چونکہ ہمارے فریق مخالف نے اپنے رسالے میں گالی گلوچ کی بھرمار کی ہے اس لئے جہاں لب ولہجے میں سختی آ گئی ہے، اس میں ہمیں معذور سمجھا جائے کہ اس میں ابتداء ''اُن'' کی طرف سے ہوئی ہے۔...... ﴿ادارہ﴾

اور رضا کا نیزہ ٹوٹ گیا!

مناظر اہل السنت مفتی حماد نقشبندی عفی عنہ
امیر انجمن اہل السنۃ

﴿میثم رضاخانی کے اعتراضات کے جوابات﴾

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

قارئین کرام! بچپن میں ایک کہانی سنی تھی جس میں ایک گیدڑ شیر کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر زور زور سے چلانے لگا کہ "میں نے شیر کو مار دیا، میں نے شیر کو مار دیا۔" شیر نے جب اس کا یہ جملہ سنا تو حیرت سے بولا کہ تو میرے ہاتھوں مر رہا ہے، اور اُلٹا مجھے ہی کہہ رہا ہے کہ "میں نے شیر کو مار دیا"۔ تو گیدڑ بولا کہ مجھے بھی پتا ہے کہ تم مجھے کھانے لگے ہو اور میں تمہارے ہاتھوں مرنے لگا ہوں، مگر یہ آوازیں لگا کر میں اپنا اور اپنی بزدل قوم کا دل خوش کر رہا ہوں، کہ "کہنے میں کیا حرج ہے؟" گیدڑ کے جملے بے اختیار اس وقت یاد آئے جب میثم رضاخانی کا تیسرا شمارہ پڑھا اور میثم صاحب کا یہ جملہ پڑھا کہ "میں نے تمہارے مضمون کے پرخچے اُڑا دیے ہیں۔" قارئین کرام! یہ بندہ، میثم صاحب کے مضمون پر اجمالی تبصرہ غالب کے اس مصرعے سے کرتا ہے ؏

دل بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے"

اللہ کا یہ بندہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے میثم کے مضمون کا مکمل جواب لکھ رہا ہے۔ قارئین! اس جواب الجواب کو پڑھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ میثم صاحب کی مثال اس دیہاتی کی سی ہے جو جوہڑ کے بدبودار پانی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھا تھا، اس سوار کی طرح جو اپنے

آپ کو گھوڑے پر سوار سمجھ رہا تھا، مگر جب غبار بیٹھی تو پتا چلا کہ گدھے پر سوار ہے۔

بریکٹ میں میثم کی عبارت ہے اور نیچے اس کا جواب......

اعتراض 1- دیوبندی مولوی حماد اسماعیلی احمدی سے میرے کچھ مطالبات تھے جن کا اس نے جواب نہیں دیا۔

ملاحظہ فرمائیں میں دیوبندیوں سے پوچھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ تقریباً 33 علماء حرمین اور تقریباً 263 علماء ہندوستان نے بھی دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے ان سب کو چھوڑ کر صرف اعلیٰ حضرت پر ہی تبرا کرنا کہاں کا انصاف ہے؟

(ص: ۲۴، کلمہ حق)

جواب: قارئین کرام! میثم صاحب کی تحریر پڑھ کر اندازہ ہوا کہ بریلوی قوم کو اگر اس جیسے بے وقوف اور احمق مدیر ایک دو اور مل گئے تو بریلویوں کو پوری دنیا میں رسوا کرنے کے لئے وہی کافی ہوں گے۔ آپ میثم کی ناسمجھی ملاحظہ فرمائیں، اپنی تحریر کے شروع میں درج بالا اعتراض کیا کہ "اعلیٰ حضرت پر ہی کیوں تبرا کرتے ہو، اس کا جواب مولوی حماد نے نہیں دیا۔"

اور اب قارئین آپ ملاحظہ فرمائیں راہ سنت کے شمارہ نمبر 7 کی وہ عبارت جو بندہ نے اس میثم کے جواب میں لکھی تھی:

راہ سنت:......ہم سنی آپ کے اعلیٰ حضرت کو ہمیں کافر کہنے کی وجہ سے کافر نہیں کہتے، بلکہ آپ کے اعلیٰ حضرت کے مشرکانہ عقائد اور گستاخیوں کی بناء پر ان کے اپنے فتووں اور قواعد وضوابط کی روشنی میں کافر اور گستاخ کہتے ہیں، اور اس علت کی بناء پر صرف اعلیٰ حضرت کو ہی گستاخ نہیں سمجھتے بلکہ بعض دیگر بریلوی علماء کو بھی اعلیٰ حضرت کے قائم کردہ اصول وضوابط کی روشنی میں ایسا ہی گستاخ اور مشرک سمجھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت پر تبرا کون کر رہا ہے؟ ہم تو حقیقت بتا رہے ہیں، تو آپ

کے اعلیٰ حضرت نے اللہ تعالیٰ کی توہین کی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ درجنوں شریک بنا ڈالے۔......(ص:۳۴، شمارہ نمبر ۷)

اس کے ساتھ میثم صاحب کی مزید بے وقوفی ملاحظہ فرمائیں۔ ایک طرف میثم صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ "مولوی حماد نے جواب نہیں دیا" اور دوسری طرف اپنی اس تحریر میں میرے جواب پر تنقید کرتے ہوئے نقل کر کے لکھتے ہیں:

کلمۂ حق شمارہ:۳...... میں نے کلمہ حق میں لکھا تھا کہ دیوبندی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت پر تبرا اس وجہ سے کرتے ہیں کہ انہوں نے دیوبندیوں کو کافر کیوں کہا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی حماد نے جھوٹ فریب سے کام لیا اور کہا، ہمارے علماء نے کبھی بھی اعلیٰ حضرت کو اس وجہ سے مطعون نہیں کیا کہ اس نے ہمیں کافر کہا بلکہ گستاخیوں اور مشرکانہ عقائد کی وجہ سے مشرک کہا۔" (ص:۴۱،۴۲)

اسی طرح ص ۵۱ پر اقرار کیا کہ "مولوی حماد نے کہا ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت اور بعض دیگر اہل سنت علماء کو اعلیٰ حضرت کے اصول وضوابط کی روشنی میں گستاخ اور مشرک سمجھتے ہیں۔

میثم صاحب! آپ کے اعلیٰ حضرت کو اپنے سامنے رکھی ہوئی روٹیاں نظر نہ آئیں اور آپ کو......

اپنے چھوٹے سے مضمون میں ہی تضاد ایک طرف کہتے ہو کہ صرف خان صاحب کو کیوں کافر کہتے ہو اور دوسری طرف خود اقرار بھی کر رہے ہو کہ میں نے دوسرے رضاخانیوں کو بھی مشرک اور گستاخ کہا ہے۔

اعتراض 2:...... میں بھی مولوی حماد کو سید احمد اور اسماعیل دہلوی کی وجہ سے احمدی اور اسماعیلی کہنے میں حق بجانب ہوں۔

جواب:...... بڑی خوشی کی بات ہے کہ میثم نے میری نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف کی اور انہی کی اولاد میں

تشریف لانے والے میرے پیارے آقا سرورِ کونین، راحت قلب وجان، خاتم النبیین والمرسلین ﷺ کی طرف کرتے ہوئے مجھے احمدی کہا، ویسے میرا پورا نام بھی حماد احمد نقشبندی ہے، مگر ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ بے چارے میثم صاحب رضاخانی لکھے جانے پر لال پیلے کیوں ہو رہے ہیں؟ آخر رضاخان ان کے اعلیٰ حضرت ہی تو تھے جو بچپن میں اپنے کمالات دکھاتے بازاری عورتوں کے سامنے کرتا اٹھا کر ظاہر ہو گئے تھے۔

ممکن ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو میثم رضاخانی نے تو آپ کو اسماعیلی اور احمدی، سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی طرف نسبت کرتے ہوئے لکھا ہے اور آپ اس کی نسبت سید الانبیاء ﷺ اور سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف مراد لے رہے ہیں تو اس کا جواب بہت آسان ہے، سید احمد شہیدؒ کے نام میں احمد اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے نام میں اسماعیل سید الانبیاء ﷺ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نام گرامی کی نسبت ہی سے رکھا گیا ہے، تو اگر ان دو حضرات (یعنی اسماعیل شہیدؒ اور سید احمد شہیدؒ) کی طرف نسبت کرتے ہوئے میثم صاحب مجھے احمدی اور اسماعیلی لکھیں گے تو بھی نسبت میرے پیارے آقا علیہ السلام کی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کی طرف جائے گی کیونکہ واسطے کی طرف منسوب کرنا درحقیقت اصل کی طرف نسبت ہوتا ہے، جیسے فقہ حنفی واسطہ ہے اصل قرآن اور حدیث ہے، اپنے آپ کو حنفی لکھنا درحقیقت اصل کی طرف نسبت کرنا ہے، لہٰذا ہم اس نسبت کے کرنے پر میثم صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے میرے نام کی اتنی اونچی نسبت کر دی، مگر بے چارے میثم صاحب رضاخانی کے رضاخانی ہی رہے، بس بس میثم صاحب! غصے سے دانت نہ بھینچیے، رضاخانی ہی تو کہا ہے...... پتا نہیں، آپ لوگ رضاخانی کہلانے پر اتنے چوتے کیوں ہیں، خیر نصیب اپنا اپنا...... تمہیں رضاخانیت مبارک ہمیں سُنّیت مبارک۔

اعتراض 3:...... قارئین کرام بندہ نے راہِ سنت کے شمارہ نمبر 7 میں میثم صاحب کو جواب

دیتے ہوئے لکھا تھا کہ:

''میثم عباس کی طرف سے بندہ کی بعض تحریروں پر اور اہل سنت کے بعض علماء پر اعتراضات کیے گئے ہیں۔ان اعتراضات کے سلسلے میں میثم صاحب اپنے پیش رَو مولوی احمد رضا خان صاحب کے نقش قدم پر چلے ہیں۔جس طرح احمد رضا خان نے اپنی کم فہمی کی بناء پر ساری زندگی سنیوں پر سب وشتم کرتے رہے، حتیٰ کہ بریلوی فرقہ بنالیا، اسی طرح میثم عباس صاحب اپنی کم فہمی کی بناء پر صحیح بات سمجھ نہ سکے۔

(راہ سنت، شمارہ:۷)

میثم صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

''مولوی حماد دیوبندی یہ کہہ رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت اور راقم الحروف نے کم فہمی کی وجہ سے دیوبندیوں پر اعتراضات کیے ہیں۔......(کلمۂ حق، ص:۲۵، شمارہ ۳)

جواب: بے چارے میثم صاحب کے پاس لگتا ہے کہ عقل نام کی کوئی چیز نہیں، اسی قسم کی بے وقوفیاں حنیف قریشی کے شاگرد منیر حیدری نے کی تھی، جس کا جواب You tube پر ہمارے چینل راہِ سنت پر اور CD میں آچکا ہے۔اور اس سے بڑھ کر بے وقوفی اور حماقت کا مظاہرہ ذوالفقار رضا خانی نے کیا جس بے وقوفی اور حماقت کا مظاہرہ ذوالفقار رضا خانی نے کیا، اس کی حماقتوں کی داستان ہمارے چینل پر موجود ہے۔

درحقیقت یہ بریلوی سارے کے سارے ہی بے وقوفوں کا ٹولہ ہے، بے وقوف نہ ہوتے تو نبی علیہ السلام کی پیاری سنتوں کو چھوڑ کر بدعتیں نہ کرتے، ان کا بدعتی ہونا ہی ان کے بے وقوف اور جاہل ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

قارئین کرام میری راہِ سنت کی عبارت ملاحظہ فرمائیں، بندہ نے یہ لکھا تھا کہ:

''جس طرح احمد رضا خان اپنی کم فہمی کی بناء پر ساری زندگی سنیوں پر سب وشتم

کرتے رہے۔''

سبّ وشتم کا مطلب ہوتا ہے کہ گالی دینا، برا بھلا کہنا،

تو میری تحریر کا مطلب ہے کہ احمد رضا خان اپنی کم فہمی یا با الفاظ دیگر بے وقوفی کی بناء پر سنیوں کو گالیاں دیتا رہا۔ یہ کب لکھا کہ نا سمجھی کی وجہ سے اعتراض کیے۔ میثم صاحب! خود پڑھنا نہیں آتا تو ٹوکے والے کو بلوا لیتے، مگر وہ بھی تو قصائی ہے، چلو کسی اور سے پڑھوا لیتے اور نہیں تو میرا نمبر تو آپ کے پاس ہے ہی مجھ ہی سے پوچھ لیتے، مگر اللہ تعالی نے آپ کی جہالت کا پول کھولنا تھا، سو کھول دیا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالی سے دعا ہے کہ آپ کو ہدایت دے۔

آگے بندہ نے یہ لکھا تھا کہ

''اسی طرح میثم اپنی کم فہمی کی بناء پر صحیح بات نہ سمجھ سکے۔''

یہاں بھی میری تحریر میں میثم صاحب کی طرف بات نہ سمجھنے کی نسبت ہے، نہ کہ اعتراض کرنے کی۔ کسی کو باتیں سمجھ نہ آئیں تو اس سے یہ قطعاً لازم نہیں آتا کہ وہ اعتراض بھی کرے۔

ممکن ہے کہ میثم صاحب کہیں کہ ان دونوں میں فرق کیا ہوا۔ تو جواب یہ ہے کہ کاش! آپ کسی مدرسے میں پڑھ لیتے، مگر آپ کی قوم کے پاس لگتا ہے کہ کوئی عالم نہیں جو رضا خانیت کا دفاع کرے، ایک غیر عالم کو کھڑا کر دیا، بے چارے رضا خانی سعید اسد، عبد التواب، امجد رضوی اور یوسف ٹوکے والے کے مناظرے سے فرار ہونے نے ایسا برا ان کو ڈھیر کیا کہ ان کے عالم تو منہ چھپا کر بیٹھ گئے اور ایک جاہل کو آگے کر دیا جس کو سب وشتم کا مطلب بھی نہیں پتا۔

اگر میثم صاحب یہ جواب دیں کہ مفتی حماد کا جواب دینے کے لئے میثم ہی کافی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ میثم کا جواب دینا ایسا ہی ہے جیسے لڑائی کے وقت مرد چھپ جائیں اور عورتوں کو آگے کر دیں اور عورتیں کہیں کہ مردوں سے لڑائی کے لئے ہم کافی ہیں۔

تو ان کو کہا جائے کہ بڑے ہی بے غیرت ہیں تمہارے مرد، اور یہی جواب یہ بندہ تمام رضا خانیوں کو دیتا ہے کہ رضا خانیوں! بڑے ہی بے غیرت ہو، تمہارے عالم تو منہ چھپا کر بیٹھ گئے اور ایک جاہل کو آگے کر دیا، جس کو سب و شتم کا مطلب نہیں پتا۔

اعتراض 4:......مولوی حماد دیوبندی کی اس تحریر سے کذاب زمانہ امام المحرفین ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کا رد تو ہو گیا، جس نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے بارے میں اپنی خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مطالعہ بریلویت جلد اول میں جگہ جگہ اعلیٰ حضرت کو انگریز کا ایجنٹ کہا اور لکھا ہے کہ انگریز کے کہنے پر دیوبندیوں کی عبارات کو غلط معنی پہنائے۔

جواب:......ہم اوپر واضح کر چکے ہیں کہ بندہ کی تحریر میں مولوی احمد رضا خان صاحب کے بارے میں یہ لکھا کہ اس نے کم فہمی کی بناء پر سنیوں کو گالیاں دیں۔ یہ تو میں نے کہا ہی نہیں کہ کم فہمی کی بناء پر اعتراض کیا ہے۔ مگر میثم صاحب اپنی بے وقوفی کا ایک اور نمونہ دکھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مولوی حماد نے کہا کہ کم فہمی کی بناء پر اعلیٰ حضرت پر اعتراض کیے، اور ساتھ ہی درج بالا نتیجہ نکالا کہ محقق زماں، حامی سنت ماحی بدعت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کا رد ہو گیا کہ انہوں نے احمد رضا خان کو انگریز کا ایجنٹ لکھا کہ انگریز کے کہنے پر اس نے اعتراض کیے۔

میثم صاحب لگتا ہے کہ نیند میں تھے جب یہ تحریر لکھی۔

بندہ عاجز نے یہ لکھا تھا کہ کم فہمی کی بناء پر گالیاں دیں۔ بھلا اس سے علامہ خالد محمود کا رد کیسے ہو گیا۔ میثم صاحب اگر اسی طرح سے رد ہوتا ہے تو براہِ کرم آپ اپنے آپ کا ذہنی علاج کرائیں۔

اعتراض 5:......علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کا رد ہو گیا کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت کو انگریز کا ایجنٹ لکھا ہے میں نے انگریز کے اشارے پر تفرقہ ڈالا اور عبارات کو غلط معنی پہنائے۔

جواب:…… جواب نمبر۴ میں اس اعتراف کا جواب دیا جاچکا ہے۔ علامہ خالد محمود صاحب مدظلہٗ نے بالکل سو فیصد درست کہا اور اس اللہ کے بندے کی یہ بات بھی سو فیصد درست ہے۔ اور میثم صاحب کی سمجھ بالکل غلط ہے۔ علامہ صاحب نے عبارات کی بات کی تھی اور اس اللہ کے بندے نے خان صاحب کے گالیاں دینے کی بات کی تھی۔ دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، مگر بینا کے لئے!

باقی علامہ خالد محمود صاحب نے جو خان صاحب کو انگریز کا ایجنٹ لکھا ہے، وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ دلائل سے اس کو ثابت کیا ہے اور یہی ہمارا مؤقف ہے۔ انوار رضا میں لکھا ہے کہ:

"انگریزوں کو ضرورت محسوس ہوئی ایسے علماء کی جو تحریک خلافت کو بے قاعدہ، بے اصول اور بے ایمان قرار دیں۔" (ص: ۴۵۶)

یہ کام تمہارے احمد رضا نے دوام العیش، محجة المؤتمنة جیسی کتاب لکھ کر کیا۔ اور اس کے بیٹے نے حد ہی کردی تو پورا رسالہ ہی جہاد کے خلاف لکھ مارا۔

انگریز کے خلاف جہاد کو تم حرام کہو، تحریک خلافت کے خلاف تم لکھو، عبدالباری پر کفر کے فتوے اس وجہ سے لگاؤ اور انگریز کے ایجنٹ ہم نے جو مالٹا کی جیلیں کاٹیں۔ ہمارے علماء نے ہندوستان کو جہاد کے لحاظ سے دارالحرب قرار دیا جب کہ تمہارے احمد رضا نے دارالسلام قرار دیا۔ اور انگریز کو ایسے مفاد پرست علماء کی ضرورت تھی جو جہاد کو حرام قرار دے۔ یہ کام ایک طرف مرزا قادیانی ملعون نے کیا اور دوسری طرف احمد رضا خان اور مصطفیٰ رضا خان نے کیا۔ اس لئے انگریز نے خود لکھا:

For every aalim who issued a fatwa that India was Darulharb, there would be one who declared that it was Darul Islam. Deoband represented the first response.

p. 172, The Muslims of British India

فرانسس رابنسن لکھتا ہے، تمہارے خان صاحب کے بارے میں:

At the same time, he approached the colonial government loudly and vigorously through world war - 1 and through the Khilafat movement when he apposed.

(The Ulama of Farangi Mahal. ...... (p.196)

اس میں صاف لکھا ہے کہا کہ احمد رضا نے انگریز حکومت کی حمایت کی۔ دوسری جگہ پیٹر ہارڈی لکھتا ہے:

Ahmad Raza Khan of Bareily issued fatwa declaring India to be Darul Islam,making it a sin to associate with infidels.

The Muslims of British India)

جواب دو میثم اور قصائی پارٹی، اپنے احمد رضا کے کرتوت نظر نہیں آتے، میرے اکابرین کے خلاف جھوٹ بھونکتے ہو۔

تمہارے منظر الاسلام نمبر میں لکھا ہے:

"ہمارا مرکزی دار العلوم منظر اسلام کرم خسروانہ وعطیہ شاہانہ سے محروم نہ رہا، دوسو روپے ماہوار سرکار عالی جاہ سے امداد مدرسہ کے لئے مقرر ہوئی۔"...... (ماہنامہ اعلیٰ حضرت نمبر منظر الاسلام نمبر ص:۲۷۳)

تذکرۃ الرشید پر سرکار کے لفظ پر بھونکنے والو! جواب دو......!!!اس موضوع پر بے شمار حوالے میرے پاس ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف چند حوالے دے رہا ہوں۔

ممکن ہے کہ میثم صاحب جواب میں مکالمہ الصدرین جیسی جھوٹی کتاب کا حوالہ دیں، تو پیشگی کا جواب حاضر ہے:

مکالمہ الصدرین سراپا جھوٹ پر مبنی فرضی کتاب ہے جس کا رَدّ حضرت مدنیؒ کی طرف سے اسی وقت بنام ''کشف حقیقت'' کر دیا گیا تھا۔ مزید تفصیلی جواب کے لئے ملاحظہ ہو۔

رسائل چاندپوری، کشف حقیقت، اظہار العیب مؤلفہ امام اہل السنّتؒ مطالعہ بریلویت جلد ۳،۴

اعتراض 6:...... تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہی کم فہمی تمہارا امام اعظم نمبر امام المحدثین انور شاہ کشمیری دیوبندی بھی کر چکا ہے۔...... یہ بھی ایک بے محل منطقی طریقہ کا استدلال تھا۔...... انوار الباری ج:۱۶ ص:۴۶۴

(کلمہ حق ص:۲۵)

جواب: میثم صاحب لگتا ہے کہ سوتے میں کتابیں پڑھتے ہیں، جس طرح آپ کے اعلیٰ حضرت نے سونے کے لئے لیٹتے ہوئے قرآن مجید کا انتہائی غلط اور گستاخانہ ترجمہ کیا، شاید آپ بھی ان ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سوتے میں کتابیں پڑھتے ہیں۔ لکھا کچھ ہوتا ہے، آپ کو نظر کچھ آتا ہے۔ مرزا غالب نے کہا تھا ع

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

مگر بے چارہ تو شراب کے نشے میں رہتا تھا۔ آپ کے ساتھ پتا نہیں کیا معاملہ ہے؟

اب اس اعتراض کا جواب پڑھیے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ آپ کو صحیح فہم عطا فرمائے۔ مجھے آپ سے دلی ہمدردی ہے کہ آپ کو رضاخانیوں نے کیسے بدھو بنا کر آگے لگایا ہوا ہے۔

۱۔ عبارت میں لکھا ہوا ہے کہ ''یہ بھی ایک بے محل منطقی طریقہ کا استدلال تھا۔'' کیا مطلب؟ کہ حضرت تھانویؒ نے منطقی طریقے سے بالکل درست استدلال کیا۔ مگر جن لوگوں کے سامنے کیا وہ اس کا محل نہ تھے۔ (یعنی جاہل اور بے وقوف

بریلوی) تو استدلال تو بالکل درست تھا مگر مخاطب جاہل تھے، یعنی بریلوی......

لطیفہ:......قارئین کرام! آپ کو بریلویوں کی جہالت پر ایک اور لطیفہ سناتے چلیں۔ رمضان المبارک میں بریلویوں کے مناظرے میں شکست کی تفصیل قارئین ''راہِ سنت'' نے شمارہ نمبر ٨ اور Youtube پر ہمارے چینل rahe sunnat پر دیکھ چکے ہوں گے۔۔رضاخانیوں نے اپنی خفت مٹانے کے لئے اس بندہ سے دوبارہ رابطہ کیا، رابطہ کرنے والے سعید اسد کے بیٹے ذیشان سعید تھے، دورانِ گفتگو جب بندہ نے مطالبہ کیا کہ سعید اسد کو دوبارہ میدان میں لے کر آؤ یا اس سے اپنی نمائندگی لکھ کر لاؤ، تو ان کے ہونہار فرزند فرمانے لگے کہ تم کیسے مفتی ہو تمہیں اتنا بھی نہیں پتا کہ ایک آدمی دوسرے کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اس بندۂ عاجز نے کہا کہ لگتا ہے آپ نے کتاب الوکالہ نہیں پڑھی، تو ذیشان صاحب فرمانے لگے کہ مجھے منطق کے حوالے نہ دو، اس بندہ عاجز نے آگے سے کہا کہ کتاب الوکالہ تو فقہ کی کتابوں میں ہے نہ کہ منطق میں۔

قارئین کرام! اس سے اندازہ کریں کہ ان لوگوں کی جہالت کا......فون کی گفتگو کی یہ ریکارڈنگ youtube پر ہمارے چینل راہِ سنت پر ملاحظہ کریں۔

٢۔ نیز ''انوار الباری''، علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف یا تالیف نہیں، بلکہ مولانا احمد رضا بجنوری کی ہے۔

اور باقی بندہ پیچھے وضاحت کر چکا ہے کہ تمہارے اعلیٰ حضرت نے انگریز کے اشارے پر تفرقہ بازی ڈالی اور کم فہمی کی بناء پر گالیاں دیں۔

اعتراض 7:......میں مولوی حماد دیوبندی سمیت ان تمام دیوبندیوں کو جو اعلیٰ حضرت کو کافر کہتے ہیں یہ چیلنج دیتا ہوں کہ دیوبندی اپنے اکابرین کی تحریرات سے ثابت کریں کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کا گستاخ قرار دیتے ہوئے کافر کہا ہو اور اگر یہ ثابت نہ کر سکے تو حدیث صحیح کے

مصداق ایک مسلمان کو بلا وجہ کافر کہہ کر خود کافر ہوئے یا نہیں؟

(کلمہ حق ص:۲۴)

جواب:......اس اعتراض کے دو پہلو ہیں۔ ہر دو پہلو کے مطابق جواب پیش خدمت ہے:
ہیثم صاحب کہتے ہیں کہ ''میں چیلنج دیتا ہوں'' کا ہے کا چیلنج؟ کیا مناظرے کا؟ اگر موصوف مناظرے کا چیلنج دیتے ہیں تو گزارش ہے کہ پہلے اپنا حلیہ تو درست کر لیں، نہ منہ پر داڑھی، لباس انگریزوں والا، اور نہ عالم جناب والا کے بارے میں پیچھے گزر چکا ہے کہ ''سب وشتم'' کا مطلب بھی نہیں آتا......؟ آپ کیا مناظرہ کریں گے؟ آپ کے حنیف قریشی کے نزدیک تو مناظرے میں دونوں مناظرین کا ہم پلہ ہونا علم میں ضروری ہے۔ اور خیر سے وہ آپ کے کلمہ حق کی مجلس تحقیق کا رکن بھی ہے تو اپنے اس رکن کے اصول کے لحاظ سے تو آپ اس قابل ہی نہیں......

اور اگر یہ مناظرے کا چیلنج نہیں بلکہ مطلق تحریر دکھلانے کا چیلنج ہے تو بھی غلط ہے۔ کیا کسی کو کافر قرار دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے سے پہلے بزرگوں کا فتویٰ بھی لائے......؟ یہ بندہ آپ کے گھر سے ہی مثال دیتا ہے:

۱۔ طاہر القادری پر تمہارے آج کل کے لوگ فتویٰ لگا رہے ہیں، کہ وہ گستاخ ہے، بدتہذیب ہے وغیرہ...... اگر منہاج والے تم سے یہی مطالبہ کریں کہ ہم طاہر القادری کے خلاف فتویٰ اس وقت مانیں گے جب بریلویوں کے پہلے دور کے بڑے مثل احمد سعید کاظمی، پیر کرم شاہ وغیرہ بھی فتویٰ کفر دیں۔ منہاج والوں کے اس اعتراض کے جواب میں جو تمہارا جواب ہوگا وہی ہمارا جواب تمہارے خان صاحب کے بارے میں ہے۔

۲۔ دعوتِ اسلامی کے خلاف اس وقت تمہارے مسلک کے لوگوں نے ۳۲ کتابیں لکھی ہیں۔ دعوت اسلامی والے یہی مطالبہ ان لکھنے والوں سے کریں کہ الیاس

قادری کے خلاف ارشد قادری کا فتویٰ دکھاؤ تو یہ لکھنے والے جواب دیں گے کہ الیاس قادری کی گستاخیاں اب ظاہر ہوئی ہیں۔ اس لئے فتویٰ بھی ابھی لگا ہے۔ یہی ہم کہتے ہیں کہ تمہارے مولوی رضا خان کی گستاخیاں میرے اکابرین کے دور میں ظاہر نہیں ہوئی تھیں، جس کے سامنے ظاہر ہوئیں، انہوں نے فتویٰ لگا دیا۔

مولانا سرفراز خان صفدرؒ فرمایا کرتے تھے کہ اس احمد رضا کے کفر میں رائی کے دانے برابر بھی شک نہیں۔ حضرت کا فتویٰ ہمارے پاس پڑا ہے۔ علامہ خالد محمود صاحب مدظلہٗ کی مطالعہ بریلویت پڑھو کہ اسے کافر اور انگریز کا ایجنٹ نہیں لکھا۔ تمہیں تو وہاں انہوں نے شیعیت اور ہندومت سے ملایا ہے۔

الحمدللہ! یہ بندہ تو قواعد سے حضرت تھانوی قدس سرہٗ کا فتویٰ تمہارے احمد رضا خان کے کفر پر ثابت کرے گا مگر بزدلو! کسی مرد کو تو لاؤ، میثم جیسے بچے کو آگے کرتے ہو جس کی داڑھی بھی نہیں۔ داڑھی ہونا مردوں کی شان اور زینت ہے۔ عورتوں کی داڑھی نہیں ہوتی، یا بچوں کی؟

میثم صاحب! اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نبی علیہ السلام کا چہرہ کیا پسند نہیں؟

میثم صاحب! آپ کا اصول ہی غلط ہے کہ فلاں کی تکفیر کے لئے فلاں کا فتویٰ بھی دکھاؤ۔

اعتراض 8:...... دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا جب مولانا محمد قاسم صاحب نے کتاب تحذیر الناس لکھی تو سب نے مولانا محمد قاسم صاحب کی مخالفت کی مگر مولانا عبدالحیٔ صاحب قصص الاکابر ص: ۱۶۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بتاؤ مولوی حماد اسماعیلی احمدی کیا قاسم نانوتوی کی مخالفت کرنے والے ہندوستان کے تمام علماء کم فہم تھے؟ ان سب کے بارے میں بھی ویسے ہی تبرا کرو جیسے اعلیٰ حضرت کے بارے میں کرتے ہو۔

(کلمہ حق: ۲۶)

جواب:......قارئین کرام! ہمارا واسطہ ایک ایسے شخص سے پڑا ہے کہ جسے عبارت سمجھنے کا سلیقہ بھی نہیں۔ بندہ پیچھے واضح کر چکا ہے کہ راہِ سنت میں بندہ نے یہ بات لکھی تھی کہ خان صاحب نے اپنی کم فہمی کی بناء پر ساری زندگی سب وشتم کرتے رہے، یعنی گالیاں دیتے رہے، اسی طرح کم سمجھی کا مظاہرہ میثم نے میرے مضمون کو سمجھنے میں کیا۔

یہ میں نے کب کہا کہ ہمارے اکابرین کی مخالفت کرنے والا شخص کم فہمی کی بناء پر ہی مخالفت کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر میں نے کب کہا کہ مخالفت اور کم فہمی میں نسبت تساوی کی ہے۔

دوسری بات، مخالفت کئی مرتبہ عناد، حسد اور بغض کی وجہ سے ہوتی ہے اور کئی دفعہ کسی کے کہنے پر جیسے انگریز کے کہنے پر احمد رضا نے تکفیر کی مشین گن چلائی۔

تیسری بات، اس عبارت میں مخالفت کرنے والے کون لوگ تھے؟ کیا وہ دیوبندی تھے؟

چوتھی بات، یہاں بات مخالفت کی ہے اور میری عبارت میں بات سب وشتم کی، اور میرے مضمون کو نہ سمجھنے کی تھی۔ بندہ پھر دہراتا ہے کہ بندہ کی عبارت میں اور مضمون میں کہاں لکھا ہے کہ احمد رضا خان نے کم فہمی کی بناء پر اعتراض کیے۔ میثم صاحب! اس بات کا ثبوت دو ورنہ اپنی عقل پر ماتم کرو۔

تم نے جھوٹ بول کر ایک جملہ لکھا اور اندھوں کی طرح مضمون لکھتے چلے گئے، شرم نہیں آئی یہ جھوٹ بولتے کہ

"مولوی حماد دیوبندی کا یہ کہنا کہ یہ کم فہمی ہے جس کی بناء پر اعلیٰ حضرت نے دیوبندیوں کی عبارات کو نہیں سمجھا۔"

میثم اور اس کی انگلی پکڑ کر چلنے والو! دکھاؤ کہاں میں نے یہ جملہ لکھا کہ احمد رضا

نے کم فہمی کی بناء پر اعتراض کیے اور عبارت کو نہیں سمجھا۔

پھر کہتا ہوں کہ ڈکشنری کھول کر سب وشتم کا مطلب پڑھو، تا کہ تمہارے حواس ٹھکانے آئیں۔

اعتراض 10:...... براہین قاطعہ کی عبارت......................

مولانا رحمت اللہ کیرانوی سمیت دیگر علماء حرمین شریفین نے دیا۔ ملاحظہ ہو تقدیس الوکیل ص:۳۶۲ تا ۴۴۵، مولوی حماد دیوبندی! کیا ان سب نے بھی کم فہمی کا مظاہرہ کیا ہے؟

(کلمۂ حق ص:۲۶)

جواب:...... کاش! کہ آپ لوگ اپنی کتابیں خود پڑھ لیتے، آپ کا مولوی نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے:

''اپنے ہی مولوی کے لکھے ہوئے رسالے کا حوالہ دینا نہ یہ برہانی انداز ہے جدلی انداز ہے۔''

عبارت اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص:۵۰/ج:۱

تقدیس الوکیل تمہاری لکھی ہوئی کتاب ہے، جو ہمارے اوپر حجت نہیں، اس کو سنبھال کر اپنے ہی گلے میں ڈالو۔

اعتراض 10:...... رہ گئی رشید احمد گنگوہی کے فتوی کفر والی بات تو گنگوہی نے وقوع کذب باری تعالیٰ کے قائل کو کافر نہ کہا جس کی وجہ سے مختلف اطراف کے علماء نے گنگوہی کا رَدّ کیا۔ گنگوہی کو جواب کی توفیق نہ ہوئی۔''

(کلمۂ حق، ص:۲۶)

جواب:...... جھوٹ بول کر گمراہ کرنے کے ماہر مولانا احمد رضا خان تھے، اب اس دور میں یہ اعزاز میثم صاحب کے حصے میں آیا ہے۔

میثم صاحب! رب کعبہ کی قسم! وہ فتویٰ تو دکھاؤ جس الزام کو جھوٹوں کے آئی جی

صاحب مولانا احمد رضا خان نے لگایا تھا اور بڑا زور لگایا تو جھوٹوں کے تھانیدار مولوی مہر علی چشتیاں والے نے دیوبندی مذہب میں عکس دیا۔ جس کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھا جا سکتا۔ جھوٹو! شرم نہیں آتی! قیامت کے دن اللہ رب العزت نے پوچھا کہ تم میرے بندے کے بارے میں کہتے رہے کہ اس نے یہ فتویٰ لکھا ہے، کیا تم نے دیکھا تھا؟ تو کیا جواب دو گے؟ کیا تم نے فتاویٰ رشیدیہ نہیں پڑھا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے صاف لکھا ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر ہے، فرماتے ہیں:

”ذات پاک جل جلالہٗ کی پاک و منزہ ہے، اس سے کہ متصف بصفت کذب کیا جاوے۔ معاذ اللہ تعالیٰ، اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں ہے۔ قال اللہ تعالی ومن اصدق من اللہ قیلا جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ہے اور ملعون ہے اور مخالف قرآن اور حدیث اور اجماع اُمت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں۔“

(ص:۹۶، تالیفات رشیدیہ، ادارہ اسلامیات)

کیوں ہیثم صاحب! اللہ کو کیا جواب دو گے، کچھ تو اللہ کا خوف کرو۔

اعتراض 11:...... گنگوہی کے مرنے کے بعد دیوبندیوں نے کہا کہ گنگوہی وقوع کذب باری تعالیٰ کا قائل نہیں، امکان کذب باری تعالیٰ کا قائل ہے۔

(ص:۲۶)

جواب:...... تمہارا مولوی احمد رضا ساری زندگی الزام لگاتا مر گیا کہ حضرت گنگوہیؒ وقوع کذب کے قائل ہیں کیونکہ امکان کذب کا قائل تو احمد رضا خود بھی تھا۔ قارئین کو امکان کذب کا مطلب سمجھا دوں۔

امکان کذب ایک اصطلاح ہے اور اصطلاحات کی تعریف اس فن کے لحاظ سے ہوتی ہے جس فن کی وہ کتاب ہو۔ اس کا لغوی معنیٰ نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ

امکان کذب کا لغوی معنی نہیں مراد کہ امکان کا مطلب ممکن اور کذب کا مطلب جھوٹ تو جھوٹ نعوذ باللہ ممکن ہے اللہ کے لئے۔ بلکہ اصطلاحی تعریف مراد ہو گئی اور اصطلاح میں امکان سے مراد ہے جواز خلف الوعید۔ یعنی اللہ تعالی نے جو وعدہ وعید ذکر کیے ہیں اس کے خلاف کرنے پر قدرت اس کا نام امکان کذب ہے۔ مثلاً مشرک کے بارے میں جہنم کی وعید ہے تو کیا اللہ تعالی مشرک کو روز قیامت بخشنے پر قادر ہے یا نہیں، تو ہم اہل سنت کہتے ہیں کہ اللہ تعالی بروز قیامت بخشنے پر قادر تو ہے بخشے گا نہیں یعنی جو امکان کذب بمعنی جواز خلف الوعید حلف، ممتنع بالغیر یا محال بالغیر ہے۔

اور یہی بات احمد رضا خان نے لکھی ہے یعنی امکان کذب کا تو وہ بھی قائل تھا، لکھتے ہیں:

''اللہ تعالی نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی یا نہ ہوگی، اب اس کے خلاف ممکن ہے یا محال ممکن تو ہے نہیں اور محال بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے تو محال بالغیر ہوگا۔''......(ملفوظات ص:۳۱۷)

کیوں میثم صاحب! آپ کے احمد رضا نے صاف لکھا ہے کہ نفس ذات میں امکان ہے یعنی جواز خلف الوعید ممکن ہے۔ خلف الوعید مگر محال بالغیر ہے۔ اسی طرح کلیات مکاتیب رضا میں لکھا ہے:

''یہ استحالہ بالغیر ہے نفی قدرت نہیں کرتا۔''(کلیات مکاتیب رضا ص:۸۳)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

''نہ قدرت مسلوب ہوئی نہ جہل ممکن، بعینہ یہی بات خبر الٰہی میں ہے اس نے خبر دی کہ اہل جنت کو ہمیشہ جنت میں رکھے گا ان کا خلود واجب ہو گیا اگر نہ ہو تو معاذ اللہ کذب لازم آئے گا مگر اس سے انقطاع پر قدرت مسلوب نہ ہوئی خلود و انقطاع دونوں ازلاً ابداً زیر قدرت ہیں۔''......(کلیات رضا، ص:۸۳)

علامہ فضل حق خیر آبادی جو بریلوی مسلک کے نزدیک انتہائی ترین معتبر ہیں، لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی خبر میں کذب ممتنع بالغیر ہے۔''

ص: ۲۵۶، شفاعت مصطفیٰ ﷺ

کیوں میثم صاحب! کیا جواب ہے آپ کے پاس ان حوالوں کا؟

اعتراض 12:...... بوادر النوادر ص ۲۰۹ پر تھانوی نے لکھا ہے..... کلام کرنے کو میں مستحسن نہیں سمجھتا۔''...... (ص: ۲۶، ۲۷)

جواب:...... کاش! میثم صاحب پوری بات تعصب کی عینک اُتار کر پڑھ لیتے۔ حضرت تھانوی قدس سرہٗ نے امکان کذب کا عنوان عوام کے لئے بولنا پسند نہیں کیا کہ یہ مسئلہ عوام کے سامنے بیان کرنے کا نہیں بوجہ عدم استعداد کے۔

چنانچہ لکھتے ہیں:

''عنوان غیر موہم بے شک مناسب ہے، تا کہ عوام کو بھی وحشت نہ ہو۔''

(بوادر النوادر ص: ۲۰۷)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''لفظ امکان عوام کے اعتبار سے موہوم ہے۔''

(بوادر النوادر، ص: ۲۱۰)

حضرت تھانویؒ نے تو عوام کے لئے پسند نہیں کیا کہ ان میں اس مسئلہ کو سمجھنے کی استعداد نہیں، شرم نہیں آتی یہ جھوٹ لکھتے ہوئے کہ:

''امکان کذب کے عقیدے کو بھی دیوبندی علماء نے گستاخی کہا ہے۔''

بتاؤ میثم! اس عقیدہ کو گستاخی کس نے لکھا؟ انہوں نے تو عوام کے سامنے اس لفظ کے بولنے کو ناپسند کہا ہے۔

اعتراض 13:......مولوی خالد مانچسٹروی نے...... بے ضرورت اطلاق کو منع فرماتے ہیں۔“ کچھ سکون ہوا نام نہاد دیوبندی حماد اسماعیلی احمدی جی کو؟

(کلمہ حق، ص:۲۷)

جواب:......میثم نے پوری عبارت نقل نہیں کی کہ وقت ضرورت پر مجبور ہیں۔“ (مطالعہ بریلویت ص:۳۳۴رج:۱)

اس حوالے میں بھی استعمال لفظ کی بات ہے نہ کہ عقیدہ کی۔ اور استعمال کی وضاحت پیچھے کر چکا ہوں کہ یہ عوام کے اعتبار سے ہے۔

باقی الحمدللہ! بندہ تو پہلے ہی پرسکون زندگی گزار رہا ہے۔ پیٹ میں مروڑ آپ کے اُٹھ رہے ہیں جو جھنجھلاہٹ میں ایک بھی حوالہ درست نہیں دے پا رہے۔

اعتراض 14:......ثابت کر دیا ہے کہ جس کو مولوی حماد دیوبندی نے اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت کی کم فہمی کہا ہے وہ مولوی حماد کی خباثت ہے۔ (ص:۲۷)

جواب:......اگر جھوٹ بولنے کا نام ثابت کرنا ہے تو جناب نے واقعی ثابت کر دیا ہے۔ مفتی حماد کی خباثت نہیں بلکہ تمہاری جہالت اور بے وقوفیوں کی داستان ہے کہ جسے میری عبارت میں سب وشتم کا مطلب بھی نہیں پتا چلا اور اپنی اس جہالت پر خود سے مطلب گھڑ کر صفحے سیاہ کر لئے۔

لطیفہ:......چند بے وقوفوں کا گاؤں میں اکٹھ ہوا۔ آپس میں مشورہ ہوا کہ کیا کرنا چاہیے؟ ایک بے وقوف بولا کہ گاؤں کے پاس زمین خالی ہے، دوسرا بے وقوف بولا کہ اگر گنے کاشت کیے تو ساتھ گاؤں والے ان گنوں کو کھا لیں گے۔ تیسرا بے وقوف بولا چلو! پہلے ساتھ گاؤں والوں کا صفایا کرتے ہیں، سب بے وقوف ساتھ والے گاؤں پہنچ گئے اور ان کو مارنا شروع کر دیا۔ مارتے مارتے جب پندرہ بیس منٹ ہو گئے تو دوسرے گاؤں والوں نے کہا کہ کیوں مار رہے ہو؟ تو بے وقوف بولے ”اور گنے چوسو“۔

میثم صاحب کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہے کہ بات ہوئی نہیں اور لکھی نہیں اور خود سے فرض کر کے صفحے سیاہ کر ڈالے۔ میثم صاحب! ہر صفحے پر میرا یقین بڑھتا جا رہا ہے کہ لاہور کے مینٹل ہسپتال کی رونق آپ سے دوگنی ہو جائے گی۔ خود نہ جا سکیں تو ہم آپ کو لے جانے کے لئے حاضر خدمت ہیں۔

اعتراض 15:...... تھانوی کہتا ہے کہ چھینٹ چھینٹ کر تمام احمق میرے ہی حصے میں آ گئے۔ پتہ چلا کہ بدفہم اور بدعقل دیوبندی ہیں۔"

(کلمۂ حق، ص: ۲۷)

جواب:...... حضرت تھانوی قدس سرہٗ نے یہ جملہ تم بدعتیوں کے لئے کہا تھا نہ کہ دیوبندیوں کے لئے۔ وضاحت اس جملے کی یوں ہے کہ حضرت تھانویؒ کی ساری عمر بدعات کے رَد میں گزری جس کی واضح دلیل، حضرت کی کتب ہیں۔ بلکہ اب تو رَدِ بدعت پر حضرت کی مختلف کتب سے انتخاب بھی چھپ گیا ہے، تو حضرت کے پاس جب کوئی بدعتی آتا، پھر اس کی اصلاح ہوتی تو وہ غلط نظریات سے توبہ تائب ہو جاتا اور بدعتی کم عقل ہوتا ہے اور بدعتی کے کم عقل ہونے کی دلیل یوں ہے: بدعتی سنت کی مخالفت کرنے والا ہے اور جو سنت کی مخالفت کرے وہ کم عقل اور بدفہم ہوتا ہے، تو بدعتی کم عقل ہوتا ہے۔ تو حضرت تھانوی قدس سرہٗ نے جو کہا کہ میرے حصے میں سارے احمق آ گئے تو مطلب یہ تھا کہ میرے حصے میں سارے بدعتی آ رہے ہیں جو کم عقل اور بدفہم ہوتا ہے۔ تو حضرت تھانویؒ نے جو کہا کہ میرے حصے میں سارے بدعتی آ رہے ہیں جو کم عقل ہیں۔ بعد میں ان کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ تو عقل کا فتور بھی درست ہو جاتا ہے۔ اس لئے میثم بھائی! آپ بھی اپنی عقل کا فتور درست کراؤ۔ آپ کے شہزادہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ جب سن شعور کو پہنچا تو اور زیادہ بے شعور ہوا۔ (ملفوظات حصہ اوّل)

اعتراض 16:...... مولوی حماد کا ہم اہل سنت کو کم فہم کہنا اس کی اپنی شقاوت قلبی ہے۔

(کلمہ حق، ص: ۲۷)

جواب:...... داڑھی جناب منڈائیں، پینٹ جناب پہنیں، عورتوں سے پردہ تمہارے جھوٹے پیر نہ کریں۔ گستاخیاں تم کرو، شرک کے دفتر تم کھولو، قوالیاں تم سنو، میلاد میں رقص تم کرو، تصویریں تمہارے پیر کھنچوائیں......!!!

میرے پیارے آقا علیہ السلام کی سنت کی تم لوگ مخالفت کرو، تو یہ سارے کام کیا عقل والوں کے ہیں......؟؟

جناب میثم صاحب! اور نہیں تو اپنا نام ہی درست کرلو تمہارے تو نام کا مطلب بھی گناہ کا آلہ ہے۔ کیونکہ اصل میں یہ "اثم" سے ہے اور اسم آلہ کا صیغہ ہے جس میں ہمزہ ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے "یا" سے بدلا ہے تو جناب کا تو نام بھی درست نہیں۔ میثم صاحب! تمہیں پتا نہیں کہ تم نے ٹکر ہیچ سینوں سے لی ہے۔

اعتراض 17:...... مولوی مذکور پر لازم ہے کہ مذکورہ بالا باتوں کا جواب دے یا یہ تسلیم کرے کہ علمائے دیوبند کی عبارات گستاخی وتوہین پر مبنی ہیں۔

(کلمہ حق ص: ۲۷)

جواب:...... ع　　لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

قارئین کرام! میثم نے کہا کہ یا تو میں جواب دوں یا تسلیم کروں کہ علمائے دیوبند کی عبارات میں گستاخی ہے۔ یعنی اگر میں نے جواب نہ دیا تو ماننا ہوگا کہ علمائے دیوبند کی عبارات میں گستاخی ہے اور اگر میں نے جواب دیا تو ماننا پڑے گا کہ علمائے دیوبند کی عبارات میں گستاخی نہیں۔ یہ دوسری صورت علی سبیل مفہوم مخالف ہے جو احمد رضا کے نزدیک بھی معتبر ہے دیکھئے فتاویٰ رضویہ وکلیات مکاتیب رضا۔

لو میثم جی! بندہ نے آپ کے اعتراضات کا جواب دے دیا۔ اور آپ کی عبارت سے آپ کے خان صاحب کے مسلمہ اصول کی رو سے اپنے اکابرین کی عبارات

کا بے غبار ہونا ثابت کر دیا۔

اعتراض 18:...... کلمۂ حق کے اداریئے میں میں نے لکھا تھا کہ مناظر اسلام مولانا عبدالتواب صدیقی سے میں نے دیوبندیوں سے مناظرہ کے بارے میں پوچھا...... کوئی غیر جانبدار گواہی پیش کرنی چاہیے تھی جو کہ ہمارے پاس وڈیو کی صورت میں موجود ہے، جس میں عبدالتواب بھاگا تھا۔ جواب مولوی حماد دیوبندی! یہ بھی تمہارا دجل وفریب ہے کہ مناظر اسلام مولانا عبدالتواب صدیقی مناظرہ سے بھاگے تھے۔

جواب:...... میثم صاحب نے حسب معمول اپنے جھوٹ کی مہارت کو استعمال کیا۔ میں نے یہ جملہ راہِ سنت میں نہیں لکھا تھا کہ

"ہمارے پاس وڈیو کی صورت میں موجود ہے جس میں عبدالتواب بھاگا تھا۔"

بلکہ میرا جملہ یوں تھا کہ:

"آیئے! ہم آپ کو ایک غیر جانبدار شہادت پیش کرتے ہیں۔ قارئین کرام! اس سارے معاملے کی وڈیو بنائی گئی تھی، ہم یہ فیصلہ وڈیو پر کر لیتے ہیں کہ عبدالتواب بھاگا تھا یا نہیں......؟" (راہِ سنت شمارہ ۷، ص: ۴۴)

قارئین کرام! ملاحظہ فرمایئے بندہ نے یہ کہاں لکھا تھا کہ اس وڈیو میں عبدالتواب بھاگا تھا۔ بندہ نے تو یہ لکھا تھا کہ بھاگنے کا فیصلہ وڈیو کے ذریعے سے کرتے ہیں۔ یہ جناب کی وہی غلط فہمی اور کم فہمی ہے جس کا مظاہرہ جناب پہلے کر چکے ہیں۔

اس وڈیو میں نصر اللہ قادری کا بیان موجود ہے کہ وہ چھ دفعہ عبدالتواب کے پاس گیا مگر وہ مناظرہ کرنے کے لئے اس دعویٰ پر دستخط کرنے کو تیار نہیں۔

بتایئے، اس نصر اللہ کی گواہی کو جناب مانیں گے یا انکار کریں گے......!

اعتراض 19:...... مدعی کی بات بھی معتبر نہیں ہوتی...... جب تک مدعی اپنا دعویٰ ثابت نہ کرے، ثبوت کے ساتھ۔

(کلمہ حق، ص: ۲۸)

جواب:...... مدعی نے تو اپنا دعویٰ ثابت کر دیا ثبوت کے ساتھ۔ نصر اللہ قادری کا ویڈیو میں اقرار یہ گواہی ہے ہمارے حق میں اور تمہارے عبدالتواب کے خلاف۔

اعتراض 20:...... میں نے مولانا عبدالتواب صدیقی سے جتنا پوچھا، انہوں نے اس کا اتنا جواب دیا، دوسری بات یہ کہ مولانا عبدالتواب صدیقی کا ہم اہل سنت و جماعت کے دفاع میں مناظرہ کرنے سے انکار کا ذکر کہاں موجود ہے......؟ مولوی حماد دیوبندی اس کا ثبوت دینا تم پر لازم ہے، بصورت دیگر اپنا جھوٹا ہونا تسلیم کرو۔

(کلمہ حق، ص: ۲۹)

جواب:...... قارئین کرام! راہِ سنت کے ساتویں شمارے میں بندہ نے لکھا تھا کہ عبدالتواب بقول تمہارے علمائے دیوبند کی عبارات پر گفتگو کرنے کو تیار ہے، جب کہ ہمارا دعویٰ جو لکھا گیا تھا جس پر مناظرہ ہونا تھا، اس میں بریلویوں کی کفریہ عبارات پر بحث بھی ہونی تھی۔ اب جب کہ تم نے عبدالتواب سے رابطہ کیا تو اس نے ہمارے اکابرین پر بات کرنے کا کہا، تو بندہ نے لکھا تھا کہ تمہاری اس تحریر سے خود ثابت ہو گیا کہ عبدالتواب میرے دعویٰ پر بات کرنے کو تیار نہیں۔ اس کے جواب میں میثم نے مذکورہ بالا اعتراض کیا۔

جواب حاضر ہے......!

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالتواب سے جتنا پوچھا اتنا اس نے جواب دیا۔ تو سوال یہ ہے کہ آپ نے اپنی کفریہ عبارات کے دفاع کے بارے میں کیوں نہ پوچھا؟ جب کہ بندہ نے مضمون میں یہ لکھا بھی تھا تو پتا چلا کہ آپ کے دل میں خود بھی چور ہے۔ خود بھی جناب میں ہمت نہیں کہ ان کفریہ عبارات کا دفاع کر سکیں۔ اس لیے عبدالتواب سے پوچھا ہی نہیں۔

دوسری بات آپ نے کہا کہ انکار کا ذکر کیسے لازم آیا، اس کا جواب یوں ہے کہ اجتماع نقیضین محال ہے۔ دن ہوگا یا رات ہوگی، ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک ہی جگہ میں ایک ہی وقت میں دن بھی ہو اور رات بھی ہو، جب کہا جائے گا کہ دن ہے تو لامحالہ رات کی نفی ہوگی اور جب رات کا اثبات کیا جائے گا تو لامحالہ دن کی نفی ہوگی۔

تیسری بات کسی شے کے اثبات کے لئے دلیل چاہیے ہوتی ہے، نفی پر دلیل نہیں طلب کی جاتی۔ آپ کا مولوی احمد رضا خان لکھتا ہے:

"نفی ثبوت طلب نہیں ہوتی اثبات کے لئے ثبوت درکار ہوتا ہے۔"

(کلیات مکاتیب رضا، ص: ۸۷)

جی میثم صاحب! اب مقدمات کو جوڑیئے اور نتیجہ نکالیے اور ٹوکے والے قصائی صاحب کو بھی پڑھایئے، آخر کار وہ آپ کے شاگرد ہیں۔ شاید اس لئے نائب ایڈیٹر بن گئے، بے چارے رضا خانی ایک کوے کو راہ نما بنایا ہوا ہے راستہ ڈھونڈنے کے لئے۔

جی میثم صاحب! آپ مجھ سے انکار کی دلیل مانگ رہے ہیں، حالانکہ تمہارا خان صاحب لکھتا ہے کہ نفی پر ثبوت طلب نہیں کیا جاتا۔ آپ کا ثبوت صرف ہماری عبارات پر گفتگو کرنے کو ثابت کرتا ہے، آپ کہتے ہو کہ عبدالتواب بریلویوں کی کفریہ عبارات پر گفتگو کے لئے تیار ہے تو اس کے اثبات کے لئے دلیل چاہیے جو آپ کے پاس نہیں۔

نیز انکار اور اقرار دونوں ضدین ہیں ایک کا تذکرہ اسی محل میں اور وقت میں دوسرے کی نفی کو مستلزم ہے۔

آخر میں تم نے مطالبہ کیا ہے کہ ثبوت دینا تم پر لازم ہے، ورنہ تم جھوٹے ہو یعنی اگر میں نے ثبوت نہ دیئے تو جھوٹا اور اگر ثبوت دے دیئے تو تو سچا علیٰ ہٰذا مفہوم مخالف۔

لو میثم جی! تمہاری تحریر سے بندہ نے اپنا سچا ہونا ثابت کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

اعتراض 21:...... یہ تمہاری بڑھک ہے کہ اپنے گھر بیٹھے .... ہیں تو میدان میں آنے کی ہمت کیوں نہیں کرتے؟

(کلمہ حق، ص:۲۹، ۳۰)

جواب:...... میثم صاحب! جب شرائط مناظرہ میں نے پیش کردی ہیں تو حنیف قریشی کیوں نہیں جواب دیتا اور تمہارا منیر حیدری کہاں گم ہو گیا؟ میرے شاگرد حافظ عمیس کے جواب کے بعد، الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے اور سعید اسد کیوں نہیں مناظرہ کے موقع پر آیا؟

اعتراض 22:...... نامعقول بات کہنے کی وجوہات یہ ہیں کہ دیوبندی مجلہ راہِ سنت کے ان ٹائٹل پر بیاد کے تحت مشہور دیوبندی مناظر منظور نعمانی کا نام لکھا ہے، مولوی منظور نعمانی نے اپنے مناظروں میں اپنے اکابرین کا ناکام دفاع کرنے کی کوشش کی ہے، کبھی یہ نہیں کہا کہ احمد رضا کے کفر پر پہلے مناظرہ کرو۔

(کلمہ حق، ص:۳۰)

جواب:...... قارئین ملاحظہ کرسکتے ہیں کہ جب بریلویوں کی دم پر پاؤں آیا تو کیسے ان کی جان نکلنے لگی۔ مولانا منظور احمد نعمانیؒ عظیم مناظر اور فاتح بریلویت تھے، ان کا اپنا طرز تھا اور میرا اپنا طرز...... میدان جنگ میں کوئی نیا اسلحہ استعمال کرے اور اگلا فریق کہے کہ جناب آپ نے یہ نیا اسلحہ کیوں استعمال کیا؟ آپ کے بڑوں نے تو یہ اسلحہ استعمال نہیں کیا تو کہا جائے گا کہ احمق! اگر ان کے سامنے یہ ہتھیار ہوتا تو وہ ضرور استعمال کرتے۔ اور ہمارے سامنے یہ ہتھیار ہے اور ہم استعمال نہ کریں تو ہم خطا کرنے والے ہوں گے، تمہارا کام ہے بچنا اور دفاع کرنا۔

بالفاظ دیگر! میثم صاحب کھل کر کہو کہ ہم احمد رضا خان سے کفر نہیں صاف کر سکتے۔ تمہارے بولوں سے بہانہ سازی ٹپک رہی ہے کہ انگور کھٹے ہیں۔

اعتراض 23:...... اس کو نامعقول کہنے کی وجہ یہ ہے کہ سو سال سے زائد عرصہ سے دیوبندی ہم اہلسنت کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غلو کرنے والا کہتے آئے ہیں۔ فقیر کے پاس کئی حوالے ہیں، اب انہوں نے پانسا پلٹا ہے اور اعلیٰ حضرت

سمیت دیگر کئی علماء اہلسنت کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ کہہ رہے ہیں۔ آخر یہ کس وجہ سے ہے؟

جواب:...... میثم صاحب کے ہر حوالے کو پڑھ کر یہ یقین بڑھتا جارہا ہے، کہ موصوف ذہنی مریض ہیں اب جواب لو......

دین میں غلو کرنے والے کو بدعتی کہتے ہیں۔ اور جب تمہیں یہ کہا جائے کہ تم عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غلو کرنے والے ہو تو یہ تمہاری تعریف نہیں تمہاری انتہائی درجے کی غلطی کو بتاتا ہے۔ جیسے ہم نصاریٰ کے بارے میں کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت میں غلو کیا تو یہ ہم ان کی تعریف نہیں کر رہے بلکہ ان کی بددیانتی کی نوعیت بتلا رہے ہیں۔

اب نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت میں غلو کرنا، دین میں غلو کرنا ہے، اور جو دین میں غلو کرے وہ بدعتی ہوتا ہے۔ تو پتا چلا کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت میں غلو کرنے والا بدعتی ہوتا ہے اور تمہارا احمد رضا لکھتا ہے کہ:

"قبروں کو سجدہ کرنے والے اور اہل قبور سے منت ماننے والے اور فرقہائے باطلہ مثل خوارج وجبریہ وقدریہ کے اور وہ ان پڑھ جاہل جو کہ کتاب وسنت سے بالکل ناواقف اور بے بہرہ ہے اور پھر ترک تقلید کرتے ہیں، یہ لوگ اہل بدعت ہیں۔"

(کلیات مکاتیب رضا، ص:۶۰)

نیز لکھتا ہے:

"جب کہ اس مبتدع کی بدعت وبدمذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہے۔"

(ایضاً، ص:۶۰)

ص:۵۴ پر ہے:

"مبتدع کی بدعت اگر حد کفر کو پہنچی ہو۔"

(ایضاً)

ان حوالوں سے پتا چلا کہ بدعت بسا اوقات کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ اب آیئے! ہمارے مقدمے کی طرف کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں غلو کرنے والا بدعتی ہے اور بدعتی بسا اوقات کفر تک جا پہنچتا ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں غلو کرنے والا بسا اوقات کفر تک جا پہنچتا ہے۔

لومیشم جی! جس جملے کو تم اپنی تعریف سمجھ رہے تھے، وہ اصل میں تمہارا روپ یہ بتا رہا ہے اور ہم نے بھی مناظرہ میں اسی روپ کو لیا۔ تو بات ہمارے بڑے بھی وہی کر گئے جو ہم کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ یہی بات مولوی احمد رضا خان نے بھی لکھی ہے، لکھتے ہیں: ''نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر بڑھتا ہے تو نورالوہیت پر پہنچ جاتا ہے۔ (ملفوظات، حصہ دوئم)

اور یہ جو تم بار بار لکھتے ہو کہ جواب تمہارے ذمہ ہے، پہلے اپنی اوقات تو دیکھو! محض تمہارے لازم کرنے سے میرے اوپر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

جاؤ! جا کر کسی عالم کو لاؤ، ایک جاہل کو آگے کر دیا ہے۔

اعتراض 24:...... اپنی دوسری شرط کو اپنے اکابرین سے ثابت کر کے دکھاؤ۔

جواب:...... اس کا جواب ساتویں اعتراض کے جواب میں دے چکا ہوں۔ ایک حوالہ اور لیتے جاؤ۔

آپ کا احمد رضا عبدالباری کو خط لکھتے ہوئے کہتا ہے:

''اس سے بھی فاحش تر گلی یہ چلے کہ ہر قول کے ساتھ یہ ثبوت دیجئے کہ میرے اکابر میں سے کسی نے نہ کہا۔''

مزید لکھتا ہے:

اس شدید تازیانہ پر بھی وہ یہی کہے کہ میرے اکابر سے ثبوت دو......

(کلیات مکاتیب رضا، ص:۸۷)

اعتراض 25:......مولوی حماد دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن کا آپس میں ہی اتفاق نہیں کہ کس ترتیب پر پہلے مناظرہ کرنا ہے.............چیلنج ہے۔

جواب:......تمہارے اس چیلنج کا جواب تو پیچھے گزر چکا، باقی رہا میرا اور مولانا الیاس گھمن کا اختلاف......تو عرض ہے کہ بھینگے کو ٹیڑھا نظر آتا ہے حالانکہ ٹیڑھا نہیں ہوتا۔ تناقض کی کچھ شرائط ہیں، جو جناب پہلے کسی سے پڑھ لیں، پھر اعتراض کریں۔ نیز کیا ایک مناظرے میں دو دعوے ہونا غلط ہے؟ میثم صاحب! جاؤ کسی مدرسے میں پہلے داخلہ لو پھر علماء سے بات کرو۔

اعتراض 26:......حسام الدین بریلوی فرقے کا..........وجود کا سبب نہیں ہے۔ بریلوی قیامت تک اسے سچا ثابت نہیں کر سکتے۔" یہ مولوی حماد کا وہ سیاہ جھوٹ ہے...... ....صرف اختصار کی وجہ سے نہیں نقل کر رہا۔" (ص:۳۱،۳۲)

جواب:......میثم صاحب! کبھی اپنی کتابیں بھی کھول کر پڑھ لیا کرو۔ کیا تقویۃ الایمان جب لکھی گئی تو اس وقت بریلوی فرقہ وجود میں آیا؟ تقویۃ الایمان وہ کتاب ہے جس نے لاکھوں نہیں کروڑوں کے عقائد درست کیے۔ تمہارا نعیم مرادآبادی رونا روتے ہوئے کہتا ہے:

"علمائے اسلام نے اس کتاب کے متعدد رد لکھے، تحریر و تقریر سے اس کے مفاسد کا اظہار فرمایا اور یہ ان کا فرض تھا، لیکن نہ معلوم کسی وجہ سے وہ رد چھپ نہ سکے اور قلمی کتاب کی اشاعت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ زمانہ گزرنے سے وہ نایاب ہو گئے۔ بعض چھپے بھی مگر بہت مختصر تھے، اور اب میسر بھی نہیں آتے۔"

(اطیب البیان، ص:۲۱)

یہ ہے اس کتاب تقویۃ الایمان کی عنداللہ مقبولیت کے جو بھی اس کے مقابلے میں آیا، پاش پاش ہو گیا کیونکہ یہ میرے پیارے اللہ کی توحید کو پھیلانے کے لیے لکھی گئی تھی۔ تقویۃ الایمان آج بھی ہزاروں کی تعداد میں بدستور چھپ رہی ہے، دنیا کی کتنی ہی

زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا اور جس نے اس کا رد لکھا اللہ تعالیٰ نے اس رد ہی کو مٹا دیا۔

بتاؤ کہ تقویۃ الایمان کے لکھے جانے کے بعد کیا کوئی مسجد یا مدرسہ ایسا بنا جس نے بریلوی مسلک کو اپنایا۔ تم کیا، تمہاری ساری قوم بھی ثابت نہیں کر سکتی لیکن حسام الحرمین کے بعد ہندوستان میں بریلوی فرقہ وجود میں آیا۔ تمہارے حیات اعلیٰ حضرت میں قاری احمد پیلی بھیتی نے لکھا ہے کہ:

اعلیٰ حضرت پچاس برس اس جدوجہد میں منہمک رہے حتیٰ کہ اہلسنت دو فرقوں میں بٹ گئے دیوبندی اور بریلوی......

بریلوی مناظر علامہ اشرف سیالوی کہتے نظر آتے ہیں:

''جسے آپ لوگ ''بریلویت'' یا ''رضاخانیت'' کہتے ہیں وہ مولانا احمد رضا صاحب کی وجہ سے قائم ہوئی ہے۔

(ص: ۲۳۴ رمناظرۂ جھنگ)

بتاؤ میثم! یہ کارنامہ تقسیم کا کیا شاہ اسماعیل شہیدؒ نے دیا یا تمہارے ابا مولوی احمد رضا نے..... حسام الحرمین کے بعد علماء تقسیم ہوئے۔ خود انگریز نے لکھا:

The Ulema were potential political that it was necessary to divide them politically from the supporter of Syed Ahmad Brelvi.

(p. 174, The Muslims of British India)

اور بریلوی فرقہ وجود میں آیا باقی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا کہ الفاظ سخت ہیں تو اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ یہ کتاب فرقہ کے وجود کا سبب بنی۔ الفاظ کا سخت ہونا مرض کے سخت ہونے کی وجہ سے تھا۔

تم نے لکھا کہ تقویۃ الایمان مولوی احمد رضا خان کی پیدائش سے ۲۹ سال پہلے جھگڑے کروا چکی تھی۔ ارے کم فہم! تمہیں جھگڑے اور فرقہ بننے کا فرق بھی نہیں

پتا......؟

تقویۃ الایمان جب لکھی گئی تو فضل حق خیر آبادی نے اختلاف کیا۔ بتاؤ کیا اس کے باوجود ہندوستان میں دو فرقے بنے؟ اختلاف تو ہر دور میں ہوتا رہا ہے، اگر محض اختلاف کرنے سے فرقے وجود میں آتے ہیں تو تمہارے اشرف سیالوی اور پیر نصیر الدین سیالوی کے اختلاف کی وجہ سے دو نئے فرقے بن گئے؟

بریلویوں کو تم سے زیادہ جاہل ایڈیٹر شاید ہی کوئی دوسرا ملے۔ باقی علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا ''میں راضی نہیں ہوں'' یہ تم شرپسندوں کی وجہ سے تھا کہ تم لوگوں نے شر پھیلایا۔ تو تمہاری شرارتوں کی وجہ سے کہا کہ ان عبارات بے غبار پر جھگڑے تم لوگوں نے کئے۔

اعتراض 27:...... حسام الحرمین سچی ہے تم جیسے کذاب کے کہنے سے جھوٹی نہیں ہوگی...... خباثت کو ضرور جان جائیں گے۔

جواب:...... حسام الحرمین تمہارے سچے کہنے سے سچی ثابت نہ ہوگی۔ میرے پاس تو واضح ثبوت موجود ہیں جن کی بناء پر میں دعویٰ کرتا ہوں کہ تم اور تمہارا اقصائی المعروف ٹوکے والا اور دیگر چیلے چانٹے سب اکٹھے ہو کر اس کتاب کو سچا ثابت نہیں کر سکتے۔ جاؤ میثم......! تمہیں اور تمہارے قصائی کو کھلی دعوت ہے کہ وہ فتویٰ دکھاؤ جس کا الزام حضرت گنگوہیؒ پر لگایا تھا۔

تمہیں کھلی دعوت ہے کہ حضرت نانوتویؒ کی جو عبارت جس ترتیب سے حسام الحرمین میں لکھی ہے، اسی ترتیب سے ایک صفحے پر تحذیر الناس میں سے دکھاؤ۔

جج نے چور سے پوچھا تو سچا ہے تو کہنے لگا میرا سار اگروہ میرے سچے ہونے پر گواہی دیتا ہے، یہی حال تمہارا ہے کہ حسام الحرمین کے سچا ہونے کی گواہی دوسرے اس جیسے چور دے رہے ہیں۔ جاؤ......! کسی سے رشیدیہ تو پڑھ لو کہ دعویٰ پر دلیل کیسے دیتے ہیں......؟

اعتراض 28:...... دیوبندی مولوی حماد نے ہم اہلسنت پر حلوہ کھانے کا اعتراض .... دیوبندیوں کو مٹھائی والا کہنا چاہیے۔...... (ص: ۳۳،۳۴،۳۵)

جواب:...... میثم کی جہالت کا ایک اور نمونہ ملاحظہ ہو۔ بندہ نے بات یہ کی تھی جب حسام الحرمین کو سچا ثابت کرنے کی باری آتی ہے تو سب حلوے والے بھائی یا حلوہ کہہ کر بھاگتے نظر آتے ہیں۔ بندہ نے اپنی عبارت میں دو باتیں کی تھیں:

۱۔ سب حلوے والے بھائی

۲۔ ''یا حلوہ'' کہہ کر بھاگتے نظر آتے ہیں۔

پہلی بات مین ان کا من حیث الجموعی قل اور فاتحہ کے حلووں پر نظریں جمانے کی بات کی تھی اور یہ کلام من حیث الجموع، بطور صفت فرقہ بریلویہ کے کیا تھا۔ جب کہ میثم بے چارے نے افراد کے حوالے دیے ہیں کہ فلاں بزرگ کو مٹھائی پسند تھی یا فلاں کو میٹھی چیز...... یہ میرے دعوے کو مضر نہیں۔ میثم کو چاہیے تھا کہ من حیث الجموع مٹھائی کھانے کو ہمارا وصف ثابت کرتا۔ آج عوام میں حلوے مانڈے والے مولوی کہا جائے تو سب لوگ تم چالیسووں پر پلنے والے کو ہی سمجھتے ہیں۔

دوسری بات، ''یا حلوہ'' کہہ کر بھاگنے کی بات تھی جو کنایہ تھا، تمہارا ہر مشکل کام سے فرار کی طرف......!

جہاں قربانی دینے کا وقت آیا وہاں تم لوگ کہیں نظر نہیں آئے۔ نظر آتے ہیں تو سنی دیوبندی ہی نظر آتے ہیں۔ اور جہاں حلوے کی باری آتی ہے تو وہاں تم لوگ من حیث الجموع نظر آتے ہو۔ اگر تم افراد کا حوالہ مجھ پر پیش کرو تو میں کہوں گا: میرے دعویٰ کو توڑنے کے لئے اس کے مطابق دلیل دو اور ساتھ میں جا کر مدرسہ میں داخلہ لو۔

ایک لطیفہ سناتا چلوں، جامعہ نعیمیہ میں ایک اخباری نمائندہ گیا تو داخل ہوتے ہی سارے لڑکوں نے گھیر لیا اور پوچھا کہ کہاں جانا ہے؟ وہ بڑا متاثر ہوا، کہا، مہتمم سے ملنا ہے، تو

سب کے منہ لٹک گئے۔ مہتمم کے دفتر گیا تو دیکھا کہ دیگیں پڑی ہیں، مہتمم صاحب کے پاس بچوں کے بارے میں تذکرہ کیا کہ جیسے ہی میں داخل ہوا سب نے گھیر لیا۔ مہتمم غصے سے بولا، خبیثوں کو ہر وقت یہی پڑی ہوتی ہے کہ کسی ختم پر جائیں اور جا کر حلوے کھائیں گے۔ اس لئے آپ کو دیکھ کر بھاگ کر آگئے کہ ''آسامی'' آگئی ہے۔ یہ تو حال ہے تمہارے مدرسوں کا!

تمہارے اس اعتراض کا بھی جواب دے دیا۔

اعتراض 29:...... دیوبندی مولوی حماد نے اپنا ایک اصول بیان کیا ہے کہ الزام وہ ہوتا ہے جسے فریق مخالف تسلیم نہ کرے اور الزامات کو رد ہی کیا جائے گا، اس کے جواب میں مجھے بتایا جائے کہ قادیانی بھی اپنے اوپر لگائے جانے والے الزامات میں سے اکثر نہیں مانتے تو کیا دیوبندی مولوی حماد کے اصول کے مطابق وہ بھی سچے ہوئے کہ وہ انکار کرتے ہیں۔

جواب:......شاید موصوف نے قادیانیوں کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا ورنہ ایسی حماقت اور جہالت کا مظاہرہ نہ کرتے۔ قادیانیوں کے ساتھ جن بنیادی مسائل میں اختلاف ہے، کیا قادیانی اس کا انکار کرتے ہیں؟ میثم صاحب کو چاہئے کہ پہلے ان کی کتابیں پڑھیں، اگر موصوف نے ان کی کتابیں پڑھی ہوتیں تو کبھی ایسی جاہلانہ بات نہیں کہتے۔ اور نہیں تو مرزا قادیانی ملعون کی ''ایک غلطی کا ازالہ'' ہی پڑھ لو۔

اعتراض 30:...... دیوبندی ہم اہلسنت وجماعت کی کتابوں میں سے عبارات قطع برید کر کے جو ناحق الزامات لگاتے ہیں، ہم ان کا انکار کرتے ہیں تو ہم پر اعتراض کیوں کرتے ہو؟ اس وقت تمہارا اصول کہاں جاتا ہے یا صرف اپنے دفاع کے لئے یہ اصول نکالا ہے مجھے یہ بھی بتایا جائے کہ کیا ہر الزام جھوٹا ہی ہوتا ہے جواب دو مولوی حماد! ...... یہاں مغالطہ دینے کی کوشش کی کہ الزام جھوٹا ہی

ہوتا، یہ اس کی نری جہالت ہے، اس کے اصول کے مطابق تو دنیا میں کوئی بھی قصوروار نہ ٹھہرے کہ ہر ایک انکار کرتا جائے......(ص:۳۶)

جواب:......قارئین کرام! بندہ نے راہِ سنت کے ساتویں شمارہ میں لکھا تھا کہ ''الزام یہ ہوتا ہے کہ ایک فریق دوسرے پر کوئی شے لازم کرے اور دوسرا اس کا انکار کرے اور اختلاف یہ ہے کہ ایک فریق نے دوسرے پر کوئی شے لازم کی اور دوسرا فریق اس کا اقرار کرے۔'' (راہِ سنت شمارہ:۷،ص:۳۱)

بندہ نے دو باتیں کی تھیں:

۱) الزام میں ایک فریق دوسرے پر کوئی شے لازم کرے؛

۲) دوسرا انکار کرے

تو اس میں پہلے جزو کو مطلق ذکر کیا تھا یعنی پہلا فریق دوسرے پر کوئی شے لازم کرے بغیر کسی ثبوت اور بینۃ کے اور دوسرا منکر ہو تو عندالقاضی پہلے سے کہا جائے گا کہ اپنے الزام کو ثابت کرنے کے لئے بینہ پیش کرو وہ عاجز ہو تو اس دوسرے سے کہا جائے گا جب کہ وہ منکر ہو تو تم قسم اُٹھاؤ اس کے قسم اُٹھانے پر معاملہ اس کے حق میں ہوگا۔ تمام کتب فقہ میں یہی صورت لکھی ہے۔ اور یہ مبنی ہے البینة علی المدعی والیمین علی من انکر کی حدیث مبارکہ پر۔

یعنی اگر الزام محض الزام ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ بعض جگہوں پر تو یہ الزام لگانے اور ثبوت نہ پیش کرنے پر حد یا تعزیر بھی لگائی جاتی ہے۔

مثلاً ھدایہ میں ہے: ''باب حد القذف فصل فی التعزیر وکذا إذا قذف مسلما بغیر الزنا فقال یا فاسق اویا کافر اویا خبیث أو یا سارق..........

ان کان المسبوب من الاشراف کالفقها والعلویة یعزر لانه یلحقهم الوحشة بذلك ، وان كان من

العامه لا یعزر وهذا احسن"

اور اسی طرح تعزیر لگائی جائے گی جب کسی مسلمان پر بغیر زنا کے الزام لگائے اور کہے اے فاسق یا اے کافر یا اے خبیث یا اے چور...... چور......

اگر جس کو گالی دی گئی ہو، شرفا میں سے ہو جیسے فقہاء اونچی شان والے تو تعزیر جاری کی جائے گی کیوں کہ اس نے وحشت کو ان کے ساتھ ملایا اور اگر عوام میں سے ہو تو تعزیر نہیں لگائی جائے گی اور یہ زیادہ اچھا قول ہے۔"

اسی طرح حد قذف میں بھی الزام ہوتا ہے۔ جس کو مدعی ثابت نہ کر سکے تو اُلٹا اس کو حد لگائی جاتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ الزام بغیر ثبوت کے ہو تو اسے کوئی تسلیم نہیں کرتا۔ مزید کچھ دلیلیں ملاحظہ فرمائیں:

۱) محض الزام دینا غلط طریقہ ہے اور غلط طریقے کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ نتیجہ نکلا کہ محض الزام دینے کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

۲) محض الزام دینے کا شریعت اعتبار نہیں کرتی۔ اور جس کا شریعت اعتبار نہ کرے، اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ تو نتیجہ نکلا کہ محض الزام دینے کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

۳) محض الزام دینا جاہلوں کا طریقہ ہے۔ اور جاہلوں کے طریقے کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ تو نتیجہ نکلا کہ محض الزام دینے کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

۴) محض الزام دینا اہل بدعت کا طریقہ ہے۔ اور اہل بدعت کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ محض الزام دینے کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

۵) محض الزام دینا دعویٰ بلا دلیل ہے، اور دعویٰ بلا دلیل کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ نتیجہ نکلا کہ محض الزام دینے کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

نوٹ:......ہیثم اینڈ پارٹی سے ان پانچوں دلائل کا جواب مطلوب ہے۔

اب اس تمہید سے آپ کے سارے اعتراضات کا جواب نکل آیا۔

۱) ہم جب آپ کی عبارت پر اعتراض کرتے ہیں تو ثبوت سے ثابت کرتے ہیں کہ یہاں گستاخی ہی مراد ہے۔ اس لئے یہ محض الزام نہیں بلکہ یہ ہمارے ثبوت دینے سے پکا ہوگیا۔

۲) یہ اصول اپنے دفاع کے لئے ہم نے نہیں نکالا بلکہ تمام کتب فقہ میں اس کے نظائر موجود ہیں۔

۳) ہر الزام جب تک ثابت نہ کیا جائے، کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ تم ہم پر اس کو آج تک ثابت نہ کر سکے ورنہ دکھاؤ کہاں ہے وہ جھوٹا فتویٰ جس کا تذکرہ حسام الحرمین میں ہے......؟ وقس البواقی علی هٰذا

تمہارے خان صاحب نے خود اقرار کیا ہے کہ یہ محض الزام ہے اور ثبوت نہ پیش کئے۔ لکھا ہے:

> "توہین و تکذیب خدا اور رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو الزام مدتوں سے آپ اور مولوی گنگوہی و نانوتوی و انبیٹھی صاحبان وغیرہم پر ہے۔" (کلیات مکاتیب رضا ص: ۱۶۵)

دیکھ لو یہاں صرف الزام کا ذکر ہے۔ کوئی ثبوت آج تک تم لوگ نہ دے سکے ہو۔

باقی تم نے تین معنی جو لکھے ہیں اس سے اُلٹا ہماری تائید ہوگئی ہے۔

۴) دنیا میں قصور وار کسی کو محض الزام دینے سے کسی عدالت نے مانا؟ ذرا مجھے بتادیں کہ کسی نے دوسرے پر محض الزام لگایا ہو اور عدالت نے مان لیا ہو؟ ہر الزام اس وقت معتبر ہوتا ہے جب ثبوت اور بینہ پیش کئے جائیں، بدون ثبوت کے کسی کی بات معتبر نہیں۔

الزامی طور پر بھی حوالہ لیتے جاؤ۔

اس کا تو خود تمہارے مسلک والوں کو اقرار ہے اگر الزام محض ہو تو اسکا اعتبار نہیں۔

انوار کنز الایمان میں ہے:

"تکفیر کا الزام صاحب کنز الایمان پر لگانا صرف اور صرف الزام، الزام، الزام ہے، جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔"

(انوار کنز الایمان، ص:۴۲۵)

اعتراض 31:...... میں نے کلمۂ حق میں لکھا تھا کہ علماء حرمین نے حسام الحرمین میں دیوبندیوں پر فتویٰ کفر دیا، اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی حماد اسماعیلی احمدی نے کہا کہ احمد رضا نے جھوٹی عبارتیں پیش کیں جواب قارئین کرام.......... دیوبندی عالم کے بقول اگر اعلیٰ حضرت کتابیں پیش کر کے فتویٰ لیتے تو پھر اعلیٰ حضرت سچے ہوتے۔ آیئے! اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی سچائی کا ثبوت ملاحظہ کیجئے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حسام الحرمین میں فرماتے ہیں ہم مرزا قادیانی کی کتاب اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام پیش کرتے ہیں۔ ہم رشید احمد گنگوہی کے ایک فتویٰ کا فوٹو پیش کرتے ہیں.......... اب ہے کوئی جواب تمہارے پاس؟ اے نام نہاد دیوبندی مناظر، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے خلاف بکواس کرنے والے...... دجال دیوبند، اعلیٰ حضرت کے اس غلام نے الحمد للہ تمہارا ناطقہ بند کر دیا ہے۔...... (ص:۳۶، ۳۷)۔

جواب:...... قارئین کرام! ہم حیران ہیں کہ جس شخص کی جگہ لاہور کے مینٹل ہسپتال کا وارڈ نمبر 1 تھی کہ اس کوٹو کا قصائی پارٹی نے اپنے رسالے کا مدیر بنا دیا۔ جس بے چارے کو اتنا بھی نہیں پتا کہ دلیل دعوے پر وہ دیتے ہیں جو فریق مخالف کو مسلم ہو۔ تمہاری حسام الحرمین تو پہلے ہی جھوٹ کا پلندہ ہے۔ رب کعبہ کی قسم! یہ میثم

اور اس کی پارٹی اس کتاب کو سچا ثابت کر کے دکھائے۔ اثبات تو ثبوت سے ہوتا ہے اور پیچھے بندہ وضاحت کر چکا ہے اس کتاب میں جتنے الزامات لگائے گئے ہیں من وعن وہی الفاظ اسی سیاق وسباق سے، اسی معنی کے ساتھ اسی ترتیب سے اصل کتابوں سے دکھائے۔

تمہارے اباجی نے اگر بقول شما، اصل کتابیں پیش کی تھیں، تو یہ کیسی اصل کتاب تھی جس کی پیش کردہ عبارت کہیں موجود نہیں، دکھاؤ حسام الحرمین میں پیش کیا گیا حضرت گنگوہی کا فتویٰ شیعوں کے امام غائب کی طرح وہ کون سے غار میں چھپا ہوا ہے کہ پورے فتاویٰ رشیدیہ میں کہیں وجود نہیں۔ تم کہتے ہو کہ تمہارے خان صاحب نے اصل کتاب پیش کی تھی تو حسام الحرمین میں لکھی تحذیر الناس کے نام سے من گھڑت عبارت، تحذیر الناس کتاب سے من وعن اسی طرح ایک صفحے پر دکھادو۔ قیامت تک تم اور تمہاری پارٹی اس کو تحذیر الناس سے ایک صفحہ پر نہیں دکھا سکتے اور آگے سے مولوی احمد رضا کا حوالہ دیتے ہو جس نے مکہ مکرمہ میں بیٹھ کر سفید جھوٹ بولا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے قرآن شریف پر اور حدیث پر جھوٹ بولا۔

یہی وجہ ہے کہ حسام الحرمین کا جھوٹ جب مہند علی المفند اور شہاب ثاقب کے ذریعے ظاہر کیا گیا تو اس کے بعد مولوی احمد رضا کو ساری زندگی مہند علی المفند کا رد کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حسام الحرمین ۱۳۲۴ھ کو لکھی گئی اور مولوی احمد رضا کی وفات ۱۳۴۰ھ کو ہوئی اور مہند ۱۳۲۵ھ میں لکھی گئی، یہ اتنا عرصہ اس نے مہند کا رد کیوں نہیں لکھا۔ جواب دو ٹیم اینڈ قصائی پارٹی!

مجھ سے پوچھتے ہو کہ " ہے کوئی جواب تمہارے پاس؟"

اس بندہ نے تو جواب دے دیا، پہلے اپنی دلیل کے سوراخوں کو تو بند کرو۔ بقول تمہارے علامہ نصیر الدین سیالوی کہ یہ نہ برہانی دلیل ہے اور نہ جدلی۔

آگے سے کہتے ہو کہ "ناطقہ بند کردیا۔" پہلے جا کر پاگل خانے سے اپنا علاج کراؤ جو گیدڑ کی مثال تحریر کے شروع میں دی تھی۔ وہ تم پر پوری فٹ آتی ہے۔

اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت کا غلام کہنے والے؟ پہلے اپنے آپ پر سے اپنے اعلیٰ حضرت کا فتویٰ تو ہٹاؤ کہ تمہارے اعلیٰ حضرت نے احکام شریعت میں داڑھی منڈانے پر قتل کی وعید لکھی ہے۔ (حدیث اور قرآن پر جھوٹ بولتے ہوئے) اور فاسق اور ملعون کہا ہے، تم تو اپنے اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کی رو سے ملعون بن رہے ہو۔ نیز تمہارے اعلیٰ حضرت کے فتوے کی رو سے تمہارے لئے تو ہماری کتابیں دیکھنا ہی درست نہیں، دیکھئے ملفوظات حصہ چہارم ص:۳۱۹)

اعتراض 32:...... دیوبندی دجال کو شہاب ثاقب جیسی بدنام زمانہ کتاب کا نام لیتے ہوئے شرم نہ آئی کہ اس میں تمہارے گرو میں حسین احمد مدنیؒ کانگریسی نے اپنے زعم باطل میں اعلیٰ حضرت کو لاجواب کرنے کے لئے ایسی مکاری کی...... ابحاث اخیرہ میں ان دو کے علاوہ اور بھی جعلی کتابوں کے نام گنوائے ہیں جو دیوبندیوں نے گھڑ لیں...... الخ (ص:۳۷ تا ۳۹)

جواب:...... بندہ نے تذکرہ کیا تھا کہ مولوی احمد رضا کی رسوائی کی داستان شہاب ثاقب از مولانا قاری عبدالرشیدؒ پڑھیں جو "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" کا رد ہے اور اس مقدمہ میں ان تمام کتابوں کے حوالوں کا بھی رد ہے جو میثم صاحب نے اس اعتراض کے آخر میں دیئے ہیں۔

اس پر میثم صاحب سیخ پا ہو رہے ہیں کہ شہاب ثاقب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے جھوٹ بولا اور یہ کتاب جھوٹی ہے کیونکہ مولوی احمد رضا نے ابحاث اخیرہ میں دعویٰ کیا ہے کہ اس میں جھوٹی کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں۔

اعتراض کی وضاحت سے پہلے بندہ صرف اتنا کہے گا حضرت مدنیؒ کے خلاف زبان کھولنے سے پہلے سوچ لینا کہ یہ وہ شخصیت ہیں کہ روضۂ اقدس علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پاس

سترہ سال درسِ حدیث دیتے رہے، اور ایک دفعہ روضۂ اقدس علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر حاضری دی تو بنفس نفیس جواب سے سرفراز ہوئے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اولیاء سے بغض تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ اب جواب لو......!

ا۔ ابحاث اخیرہ میں مولوی احمد رضا نے دعویٰ کیا ''ان کتابوں کا جہان میں وجود نہ ان مطابع کا کہ کسی مطبع میں چھپیں نہ ان حضرات نے تصنیف فرمائیں۔'' (فتاویٰ رضویہ، ص:۹۱/ج:۱۵)

قارئین کرام! ہم حیران ہیں کہ کوئی شخص اتنی دیدہ دلیری سے بھی جھوٹ بول سکتا ہے؟ مولوی احمد رضا نے جن کتابوں کے نام لئے کہ یہ جھوٹی ہیں ان میں سے پہلی کتاب ''ھدایۃ البریہ'' ہے جس کے بارے میں خان صاحب نے ابحاث اخیرہ میں دعویٰ کیا کہ یہ کتاب جھوٹی ہے اور من گھڑت ہے۔ دیکھئے ص:۹۰، فتاویٰ رضویہ ج:۱۵۔ نیز دیکھئے ردِّ شہاب ثاقب ص:۱۳ جس میں یہی دعویٰ مفتی اجمل رضا خانی نے بھی کیا ہے کہ یہ کتاب من گھڑت ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت شبیر برادرز لاہور کی چھپی ہوئی کتاب ''انوار جمال مصطفیٰ ﷺ'' ہے جس کے شروع میں احمد رضا خان صاحب کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا مقدمہ ہے جس میں خان صاحب نے اپنے والد صاحب ''مولوی نقی علی'' کے حالات لکھے ہیں، اس میں مولوی احمد رضا خان صاحب نے اپنے والد صاحب کی لکھی ہوئی کتب گنوائی ہیں۔ لکھتے ہیں:

> اصول الرشاد لقمع مھانی الفساد جس میں وہ قواعد ایضاح واثبات فرمائے جن کے بعد نہیں مگر سنت کو قوت اور بدعت نجدیہ کو موت وحسرت۔ ھدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیۃ کہ دس فرقوں کا ردّ ہے۔ یہ کتابیں مطبع صبح صادق سیتاپور میں طبع ہوئیں۔

(انوار جمال مصطفیٰ ﷺ ص:۸)

لو جی میثم صاحب! آپ کے مولوی احمد رضا نے اور مفتی اجمل نے جس کتاب کے من گھڑت ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس کا اقرار خود مولوی احمد رضا نے کیا ہوا ہے؟ اب بتاؤ جھوٹا کون ہوا؟

اور مولوی احمد رضا نے ابحاث اخیرہ میں یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس نام کا کوئی مطبع نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ص:۹۱) اور اس نام کے مطبع یعنی مطبع صبح صادق سیتاپور کا ثبوت خود حوالہ بالا سے بندہ نے دے دیا۔ نیز اصول الرشاد کے مقدمہ میں بھی اس کا حوالہ موجود ہے۔

تو اپنے دعویٰ کے اس جزو میں جب مولوی احمد رضا اور مفتی اجمل جھوٹے ثابت ہوئے تو ہم کہتے ہیں کہ باقی اجزاء کے بارے میں بھی ان کے دعویٰ کا اعتبار ختم ہو گیا۔

۲) دوسرا جواب، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے یہ حوالے ''سیف النقی'' نامی کتاب سے دیئے تھے تو ہم صرف ان اعتراضات کے جواب میں سیف النقی کو پیش کرنے کے پابند ہیں۔ آگے ذمہ داری سیف النقی والے کی ہے، ہماری نہیں۔ اور یہ مت کہنا کہ سیف النقی ہماری کتاب ہے۔

تمہارے مولوی احمد رضا نے جھوٹ بولتے ہوئے مولانا سید اصغر حسینؒ کی طرف اس کی نسبت کی ہے حالانکہ ان کی سوانح حیات اور فہرست کتب میں قطعاً اس کتاب کا تذکرہ نہیں۔ اب آیئے الزامی جوابات کی طرف!

قارئین کرام! ہم دکھاتے ہیں کہ جھوٹا کون ہے اور سچا کون ہے؟ ذیل میں چند جھوٹ ہم گنوا رہے ہیں جو مولوی احمد رضا خان نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے پیارے حبیب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بولے جو شخص میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ بولنے سے بھی دریغ نہ کرے اس کی بات علمائے دیوبند کی بابت، کیسے معتبر ہو سکتی ہے۔

جھوٹ نمبر 1:...... مولوی احمد رضا خان نے احکام شریعت میں لکھا ہے:

داڑھی منڈانے اور کتروانے والا فاسق اور ملعون ہے۔ اسے امام بنانا گناہ ہے فرض ہو یا تراویح، کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں اس پر غضب اور ارادۂ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں۔ اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔...... (احکام شریعت ص:۱۸۹، مطبوعہ ضیاء القرآن)

میثم اور اس کی تمام جماعت کو کھلی دعوت ہے کہ ہمیں وہ آیت دکھادیں جس میں داڑھی منڈانے یا کترانے پر اللہ جل شانہٗ کی لعنت آئی ہو۔ نیز وہ حدیث بھی دکھادیں جس میں داڑھی منڈانے پر ارادۂ قتل کی دھمکی آئی ہو۔ یہ دونوں باتیں صراحتاً جھوٹ ہیں جو مولوی احمد رضا نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کے نام پر بولا ہے۔

جھوٹ نمبر 2:...... ملفوظات حصہ سوم میں خان صاحب نے ایک حدیث نقل کی ہے:

حضور اقدس ﷺ کے دربار میں ایک عورت اپنی لڑکی کو لائیں عرض کی صبح وشام یہ مصروعہ ہوجاتی ہے۔ حضور (ﷺ یہاں اصل حوالے میں درود نہ لکھا ہے) نے اس کو قریب کیا اور اس کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اخرج عدو اللہ وانا رسول اللہ ...... نکل اے خدا کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں اسی وقت اسے قے آئی ایک سیاہ چیز جو چلتی تھی اس کے پیٹ سے نکلی اور غائب ہوگئی اور وہ عورت ہوش میں آگئی۔

قارئین کرام! اب ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے اس حدیث کی بابت کیا جھوٹ بولا؟

یہ حدیث مبارکہ مشکوۃ شریف ج:۲، ص:۵۴۹ مطبوعہ مکتبۂ رحمانیہ پر یوں موجود ہے کہ:

حدیث نمبر ۵۶۶۸

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ان امراۃ جاء ت بابن لها الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقالت یا رسول

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان ابنی بہ جنون وانہ لیاخذہ عنہ غدائنا وعشائنا فمسح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صدرہ ودعا فثع ثعۃ وخرج من جوفہ مثل الجرو الاسود یسعی رواہ الدارمی۔

اس حدیث میں ان خاتون صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بیٹی کے بارے میں نہیں بلکہ بیٹے کے بارے میں کہا تھا اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لڑکی کے سینے پر ہاتھ نہیں مارا تھا بلکہ لڑکے کے سینے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ مولوی احمد رضا خان نے کتنی خباثت سے کام لیتے ہوئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف غلط نسبت کی۔ کیا یہ جھوٹ نہیں؟ کیوں میثم صاحب اینڈ پارٹی...... جواب دو!! پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

جھوٹ نمبر3:...... ملفوظات حصہ چہارم ص: ۳۳۲ مطبوعہ بک کارنر پر لکھا ہے:

حدیث میں ہے لا تمارضو فتمرضوا بہ تکلف بیمار نہ بنو کہ حقیقۃً بیمار ہوجاؤ گے۔ دوسری سخت تر ہے لا تمارضوا فتمرضوا فتموتوا فتدخلوا النار

ملا علی قاریؒ نے موضوعات کبیر میں اس حدیث مبارکہ کے بارے میں لکھا ہے:

وعلی کل حال فلا یصح واما ما یزیدہ العوام من قولہ فتموتوا فتدخلوا النار فلا اصل لہ اصلاً (موضوعات کبریٰ، ص: ۲۶۴)

اور ہر حال پر یہ حدیث صحیح نہیں اور عوام نے جو اس پر اضافہ کردیا ہے کہ ''فتموتوا فتدخلوا النار'' اس کی کوئی اصل نہیں۔

میثم اینڈ پارٹی کوئی جواب دینے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ یہ موضوعات میں ملا علی قاری فرما رہے ہیں، اسی وجہ سے دعوت اسلامی کی مطبوعہ ملفوظات سے یہ حوالہ نکال

دیا گیا ہے۔

جھوٹ نمبر 4:...... ملفوظات حصہ چہارم ص: ۳۲۷ پر لکھا ہے، حدیث میں ہے:

إن الحدة تعتری قرا امتی لعزة القرآن فی اجوافهم

اس حدیث کے بارے میں میزان الاعتدال جلد ۴ پر لکھا ہے:

وهـذه احاديث مكذوبة علی رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

یہ وہ احادیث ہیں جو رسول اللہ ﷺ پر جھوٹی گھڑی گئی ہیں۔

میثم اینڈ پارٹی سے جواب مطلوب ہے کہ کیا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت کر کے جھوٹی احادیث بیان کرنے والا جھوٹا نہیں؟

جھوٹ نمبر 5:...... ملفوظات حصہ اوّل ص: ۲۴ پر خان صاحب نے واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک پری ایک بار عرصہ تک حاضر نہ ہوئی، سبب دریافت فرمایا، عرض کی حضور (ﷺ)! میرے ایک عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہوگیا تھا، میں وہاں گئی تھی۔ راہ میں میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے۔ میں نے اس کی یہ نئی بات دیکھ کر کہا کہ تیرا کام تو نماز سے غافل کر دینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے۔ اس نے کہا شاید رب العزت وتعالیٰ میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخش دے۔" (ملفوظات حصہ اوّل)

اس کے بارے میں میزان الاعتدال ج: ۴ ص: ۱۹۰ پر علامہ ذہبیؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس کی روایت میں منکر بن الحکم ہے۔ اور یہ روایت موضوعات ابن جوزی میں مذکور ہے اور منکر بن الحکم مجہول ہے۔ شاید اسی نے اس کو گھڑا ہے۔

اب آخر میں دو مزید حوالے پیشِ خدمت ہیں:

مشہور بریلوی عالم فیض احمد اویسی نے لکھا ہے:

"حقیقت یہ ہے کہ عالم اس وقت تک فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ

اسے حدیث میں بتام وکمال عبور نہ ہو''

(امام احمد رضا اور علم حدیث ص:۶)

قارئین کرام! مولوی احمد رضا کا حال علم حدیث میں دیکھ چکے ہیں۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مولوی فیض احمد اویسی کے جملے سے ثابت ہو گیا کہ خان صاحب فقیہ کہلانے کے حقدار نہیں۔ دوسری جگہ لکھا ہے:

ایک وضعی حدیث کا بیان کرنا جہنم خریدنا ہے۔ (ص:۳۸، امام احمد رضا اور علم حدیث)

مولوی فیض احمد اویسی کا یہ فتویٰ مولوی احمد رضا خان پر زبردست طریقے سے لگتا ہے، جیسا کہ مندرجہ بالا حوالوں سے واضح ہو چکا ہے کہ مولوی احمد رضا خان نے موضوع احادیث بھی بیان کیں اور جھوٹ بھی باندھا کہ حدیث میں فلاں بات ہے۔ حالانکہ وہاں نہیں۔ اس کے مزید ثبوت ملاحظہ کرنے ہوں تو مولوی عباس رضاخانی کی تحقیق کے ساتھ چھپنے والی الامن والعلی ملاحظہ فرمایئے جس میں محقق نے خود کئی احادیث کے بارے میں اقرار کیا ہے کہ یہ حدیث کہیں نہیں ملی۔ اس موضوع پر حوالے اگر پیش کیے جائیں تو پوری کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ بنام ''اکاذیب احمد رضا''۔

میثم اینڈ پارٹی سے جواب مطلوب ہے!!! فیض احمد اویسی کے فتوے کی رُو سے آپ کے اعلیٰ حضرت کیا جہنمی ثابت نہیں ہو رہے......؟

اعتراض 33:...... دیوبندی مجلّہ ''راہِ سنت'' کی انتظامیہ نے سیدی امام احمد رضا خان بریلوی کی کتاب ''نطق الہلال'' .... یہودیانہ تحریف کرتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول کو نکال کر ۸ ربیع الاول لکھ دی ہے......................۔

8 ماہ سے زائد ہو چکے، دیوبندیوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

جواب:...... قارئین کرام! میثم اینڈ پارٹی نے ہم پر ایک جھوٹا الزام لگایا کہ ''نطق الہلال'' میں تحریف ہم نے کی حالانکہ یہ کتاب ''نطق الہلال'' سنی رضوی کتب خانہ گلشن

کالونی فیصل آباد کی طبع شدہ ہے، ہم نے تو تقسیم کی تھی۔ نیز اس، عقل کے اندھے نے دعویٰ کیا ہے کہ اس میں تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول کی جگہ ۸ ربیع الاول لکھ دی ہے حالانکہ ہو بہو یہی عبارت فتاویٰ رضویہ میں مندرج نطق الہلال میں بھی موجود ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیے:

اکثر محدثین و مؤرخین کا نظریہ ہے کہ ولادت باسعادت آٹھ تاریخ کو ہوئی۔ اہل ذیجات کا اسی پر اجماع ہے، ابن حزم و حمیدی کا یہی مختار ہے۔ اور ابن عباس و جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے۔ مغلطائی نے قول اول سے آغاز فرمایا اور امام ذہبی نے مزی کی پیروی کرتے ہوئے تہذیب التہذیب میں اسی پر اعتماد کیا اور قیل کے ساتھ مشہور کا حکم لگایا اور دمیاطی نے دس تاریخ کو صحیح قرار دیا۔ "میں کہتا ہوں" ہم نے حساب لگایا تو حضور اکرم ﷺ کی ولادت اقدس والے سال محرم کا غرہ وسیطہ (آغاز) جمعرات کے روز پایا تو اسی طرح ماہِ ولادت کریمہ کا غرہ وسطیہ بروز اتوار اور غرہ ہلالیہ بروز پیر ہوا۔ تو اسی طرح پیر کے روز ماہِ ولادت مبارکہ آٹھ تاریخ بنتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اہل ذیجات کا اس پر اجماع ہے۔ محض غرہ وسطیہ کو دیکھنے سے طرفین کے علاوہ تمام اقوال کا محال ہونا ظاہر ہو جاتا ہے۔ نطق الہلال مندرج بہ فتاویٰ رضویہ ج: ۲۶ ص: ۴۱۲، ۴۱۳)۔ نیز جو نطق الہلال سنی رضوی کتب خانہ نے شائع کی ہے اس کے شروع میں پروفیسر مسعود کا مقدمہ بھی لگا ہے جس میں اس نے بھی یہی بات لکھی ہے۔

اگر یہ یہودیانہ تحریف ہے تو اس جملے کے مستحق خود فتاویٰ رضویہ کے مرتبین اور ناشرین بنتے ہیں اور پروفیسر مسعود کے بارے میں جناب کیا کہیں گے؟ باقی تمہاری بات کا

جواب صرف اس لئے نہیں دیا گیا تھا کہ یہ ایک جاہل آدمی کا اعتراض ہے اور ہمیں جاہلوں سے اعراض کا حکم ہے۔ اور ابھی اس لئے جواب دیا جارہا ہے کہ تمہارے ساتھ اب اس اعتراض میں نام نہاد مجلس عتیق بھی شامل ہوگئی ہے۔ اب جواب پڑھ لیا تو بیٹھ کر سر دھنو اپنی کم عقلی پر۔ باقی ہمارا دعویٰ ہے کہ فتاویٰ رضویہ میں مندرجہ نطق الہلال میں تم لوگوں نے تحریف کی ہے۔ اصل وہ ہے جو سنی رضوی کتب خانہ نے پروفیسر مسعود کے مقدمہ کے ساتھ شائع کی ہے جسے ہم نے تقسیم کیا۔

اعتراض 34:...... کیسے عظیم الشان القابات سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو نوازا گیا ہے گنگوہی اندھے کی طرح تمہاری بصارت انہیں نہ پڑھ سکے تو الگ بات ہے۔

جواب:...... ان القابات کی کہانی اصل حقیقت آں جناب مقدمہ شہاب ثاقب اور مطالعہ بریلویت جلد نمبر 8 میں پڑھ لیں۔ باقی حضرت گنگوہیؒ پر طعن کرنے والو! ذرا اپنے مولوی احمد رضا کا کانا پن اور جھوٹ بھی پڑھتے جاؤ۔

ملفوظات حصہ چہارم میں ۳۳۵ پر ہے:

''نابینائی و یک چشمی، برص، جذام وغیرہ کا مجھ سے نبی پاک ﷺ کا وعدہ ہے کہ یہ امراض تجھے نہ ہوں گے۔''

اب ملاحظہ فرمائے اپنی یک چشمی کا تذکرہ:

گرمی کا موسم تھا، دن کو اندر کے دالان میں کتاب دیکھتا اور لکھتا اٹھائیسواں سال تھا، آنکھوں نے اندھیرے کا خیال نہ کیا، ایک روز شدت کی گرمی کے باعث دوپہر کو لکھتے لکھتے نہایا، سر پر پانی پڑتے ہی معلوم ہوا کہ کوئی چیز دماغ سے داہنی آنکھ میں اتر آئی، بائیں آنکھ بند کر کے داہنی آنکھ سے دیکھا تو وسط شے مرئی میں ایک سیاہ حلقہ نظر آیا اس کے نیچے شے کا بنتا ہوا حصہ ہوا وہ ناصاف اور دبا ہوا معلوم ہوا...... تیس برس سے زائد گزر چکے اور وہ حلقہ ذرہ بھر نہ بڑھا'' اسی کو دوسرے الفاظ میں یک چشم اور کانا ہونا کہتے ہیں۔ بطور دلالت غیر لفظیہ طبعیہ کے۔

اعتراض 35:...... براۃ الابرار میرے پاس موجود نہیں...... الخ

جواب:...... جناب سے پہلے براۃ الابرار میں درج نام بمعہ پتوں کے پڑھ لیں پھر کوئی اعتراض کریں۔ باقی بات سمجھنے کی صلاحیت تو جناب میں بالکل نہیں۔ بریلویت کے بھاگنے اور ختم ہونے میں تساوی کا دعویٰ کس نے کیا؟ جو آپ نے تساوی سمجھ لی۔

قولہٗ مولوی حشمت علی...... الخ

جواب:...... یہ سب تمہاری لکھی ہوئی کتابوں کے حوالے ہیں جو بقول تمہارے غلام نصیر الدین سیالوی کے نہ برہانی انداز ہے نہ جدلی۔ حوالہ پیچھے گزر چکا ہے۔

قولہٗ "اعتراض نمبر 14، ص:۴۲ تا ص:۵۲ کلمۃ الحق:

جواب:...... میثم اینڈ پارٹی کے سامنے بندہ نے کچھ گستاخانہ عبارات کا تذکرہ کیا تھا جس کی صفائی میثم نے دینے کی کوشش کی۔

مضمون کی انتہائی طوالت کے باعث بندہ ان اعتراضات کا اجمالی جواب دے رہا ہے۔ تفصیلی جواب لینے کے لئے میثم اپنے مولویوں کو آگے کرے۔

اجمالی جواب یہ ہے:

ان گستاخانہ عبارات کی تاویل کرنے کا آپ لوگوں کو قطعاً حق نہیں اس لئے کہ یہ آپ لوگوں کا ہی اصول ہے کہ تاویل قابل قبول نہیں اور ظاہر اور عرف کو دیکھا جائے گا۔

حوالے ملاحظہ ہوں:

آپ کا مولوی احمد رضا خان لکھتا ہے:

احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے...... ادعاء التاویل فی لفظ مداح لا یقبل مدیح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا، شرح شفا قاری میں ہے۔ ھو مردود عند القواعد الشرعیہ ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔ نسیم الریاض میں ہے

لا یلتفت لمثلہ و یعد ھذیانا ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔

(تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص:۱۵۴)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

''تاویل کہ اس نے بیان کی ان لفظوں سے علاقہ نہیں رکھتی۔''

(کلیات مکاتیب رضا ص:۶۸)

پیر کرم شاہ لکھتے ہیں:

''ہر ایسے لفظ کا استعمال بارگاہِ رسالت ﷺ میں ممنوع ہے جس میں تنقیص اور بے ادبی کا احتمال ہو۔''

(ضیاء القرآن ج:۱ص:۸۲)

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ بولنا حرام ہیں جن میں بے ادبی کا ادنیٰ شائبہ ہو۔''

(تفسیر نعیمی ج:۱ص:۵۴۷)

ابوالحسنات قادری صاحب لکھتے ہیں:

''جس کلمہ میں ان کی شان میں ترکِ ادب کا وہم بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔''......(تفسیر الحسنات ج:۱ص:۳۴۵)

مولوی نعیم مرادآبادی لکھتے ہیں:

''جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو، وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔''......(خزائن العرفان ص:۲۹)

علامہ احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں:

''بعض لوگ کلمات توہین کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں

لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم بھی ہو جائیں اور اس کے باوجود عرف عام و محاورات اہل زبان میں اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بے کار ہوں گی۔(الحق المبین ص:۲۴)

نیز لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں توہین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا''......(ص:۲۵)

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں:

''سبّ وشتم اور نقص وعیب کے کلمات میں ارادہ اور قصد قائل کا اعتبار نہیں بلکہ عرف اور تبادر کا اعتبار ہے۔''

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، ج:۱رص:۲۳)

خلاصہ یہ کہ ان اصولوں پر تمہارے بڑے سے لے کر چھوٹے تک سب متفق ہیں۔ درج بالا حوالوں سے درجِ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

۱) گستاخی کے کلمات میں تاویل معتبر نہیں۔

۲) ایک لفظ میں دو احتمال ہوں ایک اچھا اور ایک برا تب بھی اس کو کہنا بے ادبی اور گستاخی ہے۔

۳) عرف کا اعتبار ہے

• یہ بریلویوں کے اصول ہیں جس پر ان سب کا اتفاق ہے۔

اب آیئے، ملیشم کے جوابات اور مولوی احمد رضا کی گستاخیوں کی طرف۔ ہم اہل السنت والجماعت کہتے ہیں کہ مولوی احمد رضا کی گستاخیاں تمہارے متفق شدہ اصولوں کی روشنی میں دیکھی جائیں گی اور ہم ان گستاخانہ عبارات پر تمہارے ان ہی

اصولوں کی روشنی میں بحث کریں گے۔ اب ان حوالوں سے تمہاری تمام تاویلات کا رَدّ ہوگیا۔ (اجمالی)

رہا تفصیلی رَد تو پہلے اپنے چوڑیاں پہنے ہوئے مولویوں کو باہر لاؤ اور جواب لے لو۔

قارئین کرام! یہ تھا میثم کے مضمون کا جواب۔ اختتام پر کچھ حوالے پیش خدمت کر کے مضمون کو ختم کروں گا، جن میں بریلوی مسلک کی منظر کشی خود بریلویوں کے قلم سے ہے:

حضرت اقدس تھانویؒ پر اعتراض کرنے والو! (کہ سارے احمق میرے حصے میں آگئے ہیں، جس کا جواب پیچھے گزر چکا ہے) ذرا ان حوالوں کو آنکھیں کھول کر پڑھو، مزید تفصیل کے لئے دیکھیں مضمون ''حقائق کا بے نقاب چہرہ'' از مفتی نجیب اللہ (راہِ سنت، شمارہ ۴) عبدالحکیم شاہ جہاں پوری صاحب اپنے مسلک کا رونا روتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''ستم ظریفی تو یہ ہے کہ یہی کفار کی دوستی ہی تو ہماری تنزلی اور بربادی کی سب سے بڑی وجہ ہے جس نے ہمیں دھوبی کے کتے کی طرح گھر کا رکھا نہ گھاٹ کا''......

(رسائل رضویہ ص:۱۸ ج:۲)

> نہ جانے کب وہ ساعت آئے گی جب ہمارے علماء تن آسانی کی وادیوں سے باہر آئیں گے۔''

(المیزان احمد رضا نمبر ص:۴۸)

مولوی ذیشان احمد مصباحی لکھتا ہے:

> ''بریلوی انتہائی شدت پسند اور قدامت پسند ہیں۔''

(ماہنامہ جام نور اکتوبر ۲۰۰۷ بحوالہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت)

صاحبزادہ ابوالخیر لکھتے ہیں:

''یہ فرقہ مرزائیوں، خارجیوں اور پرویزیوں کی طرح خطرناک ہے۔''

(مغفرت ذنب بحوالہ انوار کنز الایمان ص:۲۱۲)

بریلوی مسلک کے سفیر علامہ طاہر القادری لکھتے ہیں:

''بریلویت سے وحشت ہوتی ہے۔'' ......

(بحوالہ خطرہ کا سائرن، ص:۱۳)

نیز لکھتے ہیں:

''بریلوی اعلیٰ حضرت کا خانہ زاد فرقہ ہے۔ کیا اس کی ضرورت نہیں کہ ہم اپنی روش سے باز آجائیں اور اعتدال کو جو کہ مسلک اہل السنّت والجماعت کا خاصہ ہے گلے لگائیں۔

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی جنوری ۲۰۰۸، ص:۴۵)

میثم اینڈ پارٹی! اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے عاجز بندہ نے تمہارا خودساختہ رضا کا نیزہ توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ جناب کی پٹاری سے کیا برآمد ہوتا ہے؟؟؟

نوٹ: ......بندہ آئندہ صرف تمہارے مولویوں کا جواب دے گا جو براہِ راست مجھے مخاطب کریں گے۔ کسی بھی غیر عالم چاہے وہ میثم ہو یا کوئی اور کا جواب بندہ کے غیر عالم شاگرد دیں گے۔

میثم رضا خانی کی جہالت اور منی آرڈر کا مسئلہ!

از مفتی حماد نقشبندی

میثم رضا خانی نے جہاں اپنی جہالت کا اظہار جا بجا اپنے مضمون ''رضا کے نیزے کی مار ہے'' میں کیا، جس کا مدلل جواب قارئین ''رضا کا نیزہ ٹوٹ گیا'' کے نام سے پڑھ چکے ہیں، وہاں اپنے رسالے کلمۂ حق (کلمة الحق أُرید بها الباطل) جو برعکس نام نہند زنگی را کافور کا مصداق ہے، کے دوسرے شمارے میں حضرت گنگوہیؒ کے حوالے سے کیا۔

اعتراض یہ تھا...... (ملخص)

فتاوٰی رشیدیہ میں حضرت گنگوہیؒ نے منی آرڈر کو ناجائز قرار دیتے ہوئے سود کہا ہے، اور راہِ سنت کے شمارہ پر منی آرڈر منگوانے کا پتہ لکھا ہے تو مجلّہ ''راہِ سنت'' حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے فتوٰی کی زد میں آتا ہے۔ فتاوٰی رشیدیہ میں ہے کہ:

''بذریعہ منی آرڈر روپیہ بھیجنا نادرست ہے اور داخل ربٰو ہے یہ جو محصول دیا جاتا ہے، نادرست ہے۔ (ص:۴۱۰، تالیفات رشیدیہ)

اور میثم صاحب نے دریافت کیا ہے کہ مجلّہ ''راہِ سنت'' والے بتائیں کہ وہ حرام کار ہیں، یا حضرت گنگوہیؒ کا فتوٰی غلط ہے؟

(کلمۂ حق ص:۲۲۴، شمارہ۲)

جواب:......

قارئین کرام! ہیثم کے اس اعتراض کو پڑھ کر وہ مثل یاد آئی کہ ایک غیر عالم مدرسہ میں داخل ہوا کہ دیکھوں کہ طلبہ کیا پڑھتے ہیں؟ تو چلتے چلتے ایک کلاس میں داخل ہوا، دیکھا کہ کچھ طلباء پڑھ رہے ہیں اس نے پوچھا کہ کیا پڑھ رہے ہو؟ طلبہ نے کہا کہ حدیث مبارک پڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے سناؤ، طالب علم نے پڑھنا شروع کیا۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ پاگل بول اُٹھا خبردار! تم تو گستاخ اور بے ادب ہو، نعوذ باللہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برا کہہ رہے ہو، کہنا ہے تو یوں کہو قال قال الشیطان......!

جو حال اس بے چارے کا تھا کہ وہ عربی کے قال کو جس کا مطلب ہوتا ہے "کہا" اردو کا کالا سمجھ بیٹھا تھا، یہی حال ہمارے ہیثم صاحب کا ہے۔ ہم مودبانہ گذارش کریں گے کہ خدارا! علماء اور فقہاء کی عبارات سمجھنا آپ کے بس کی بات نہیں۔

نہ تو حضرت گنگوہی کا فتویٰ غلط ہے اور نہ رسالہ راہِ سنت سودی ہے، بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ آپ کی آنکھوں پر عینک لگی ہوئی ہے، اس لئے آپ کو سارا جہاں پیلا نظر آرہا ہے۔

اب بندہ اپنے قارئین کی وضاحت کے لئے کچھ عرض کرتا ہے:

قارئین کرام! آج سے سوا سو سال قبل، آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ روپوں کی شکل کچھ اور تھی، عام طور پر چاندی کے دھاتی سکے یا کسی اور قیمتی دھات کے سکے بطور روپوں کے استعمال ہوتے تھے۔ اس دور میں منی آرڈر یا ہنڈی کا نظام کچھ یوں تھا کہ جو شخص منی آرڈر یا ہنڈی کرانا چاہتا تھا تو وہ مطلوبہ رقم منی آرڈر بھیجنے والے کو جمع کرا دیتا تھا اور منی آرڈر بھیجنے والا کچھ زائد رقم اس سے وصول کرتا۔ منی آرڈر کروانے کے لئے جو رقم دی جاتی ہے اس کی حیثیت قرض کی سی ہے یا امانت کی سی۔

تو امانت تو بنتی نہیں کیونکہ بعینہٖ وہ روپیہ تو پہنچایا جاتا نہیں نیز امانت کا اصول ہے کہ بلا تعدی ہلاکت پر ضمان نہیں، مگر ڈاک خانے والوں سے اگر یہ رقم ضائع ہو جائے بلا تعدی تو محکمہ اس کا ضمان دیتا ہے۔ ان دو اُمور سے پتا چلا کہ یہ امانت نہیں بلکہ قرض ہے جو

دوسری جگہ ادا کیا جاتا ہے۔ پس فیس بھی جزوقرض ہوئی اور مقام وصول پر چونکہ فیس کی رقم کاٹ کرادا کی جاتی ہے، اس لئے قرض میں کمی بیشی ہوئی......اور

قاعدہ کلیہ ہے الاقراض تقضی بامثالھا اور منصوص ہے کہ قرض میں کمی بیشی کی شرط ربوٰ ہے۔ اس لئے یہ ممنوع ہوا۔ حضرت گنگوہیؒ کے دور میں یہی صورت تھی۔ اس لئے حضرت نے اس کو اپنے دور کے لحاظ سے سود میں داخل فرمایا کہ جو فیس لی جارہی ہے وہ بھی تو قرض کا ہی حصہ ہے، اب کل رقم بمع فیس کے چارسو روپے جمع کرائی اور وصول صرف ۳۰۰ روپے ہوئے تو فیس خالی عن العوض ہوئی جو ربا حقیقی ہے۔

حضرت گنگوہیؒ کے دور میں منی آرڈر کی شکل صرف اسی قدر تھی جیسا کہ اوپر بیان ہوا، نیز اس دور میں چاندی کے پیسے تھے، مع رسیدی نوٹ کے (Gold Bullion Standard) اس کے کچھ عرصہ کے بعد ڈاک کے نظام میں یہ تبدیلی آئی کہ محکمہ ڈاک نے منی آرڈر بھیجتے وقت کچھ کاغذی کارروائی بھی شروع کی، حضرت گنگوہیؒ نے جس وقت فتویٰ منی آرڈر کے بارے میں دیا تھا تو اس دور میں ہنڈی کا بھی یہی طریق تھا، فرق صرف قرب اور بُعد کا تھا، حضرت گنگوہیؒ نے تحریر فرمایا تھا کہ "ہاں، کوئی حیلہ کرے اور اور ربوا سے بری ہوجائے تو دوسری بات ہے۔" (ص: ۱۱۱ تالیفات رشیدیہ)

اب جب محکمہ ڈاک والوں نے کاغذی کارروائی شروع کی تو یہاں ایک حیلہ ہو سکتا تھا، وہ یہ کہ فیس کو اُجرت کتابت وروانگی فارم کہا جاوے اور اصل رقم جو وصول ہوتی ہے اس کو قرض کے طور پر لیں تو اب یہاں دو معاملے ہوجائیں گے، ایک استقراض اور دوسرا اجارہ۔ اس حیلے کو اختیار کرنے سے معاملہ سود سے نکل جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت گنگوہیؒ کے مذکورہ بالا ارشاد کے تحت، نیز فقہائے کرام کے اصول افتاء کے تحت بعد میں آنے والے اکابرین نے جب یہ دیکھا کہ اب صورت حال تبدیل ہوگئی اور یہ حیلہ ہوسکتا ہے، تو ان حضرات نے اس کے مطابق جواز کا فتویٰ جاری فرمایا، چنانچہ حضرت اقدس تھانویؒ امداد الفتاویٰ جلد ۳ ص: ۱۴۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

”منی آرڈر مرکب ہے دو معاملوں سے، ایک قرض جو اصل رقم سے متعلق ہے دوسرے اجارہ جو فارم کے لکھنے اور روانہ کرنے پر بنام فیس کے دی جاتی ہے۔ اور دونوں معاملے جائز ہیں، پس دونوں کا مجموعہ بھی جائز ہے۔“

ہمارے زمانہ میں عرف مزید تبدیل ہو گیا، ایک ثمن خلقی کی جگہ ثمن عرفی نے لے لی اور ان فلوس کو اگر رسید مانا جائے اصل سونا سے تو پھر تو کوئی اشکال سرے سے ہی نہیں رہتا کہ منی آرڈر میں نوٹ (جو ایک زمانے میں رسیدی نوٹ تھا) جو دیے جاتے ہیں وہ تو رقم کی رسید ہے تو منی آرڈر بھیجنے والا بھی رسید دے رہا ہے اور وصول کرنے والا بھی رسید لے رہا ہے، یہاں مال ہے ہی نہیں بلکہ رسید کے بدلے میں رسید کا معاملہ ہے، چونکہ رسید خود مقصود نہیں، بلکہ یہ علامت اور وثیقہ ہے، اس لئے اس کو پہنچانے کے اجارہ میں رسید کی تبدیلی مضر نہیں کیونکہ یہ مال نہیں کہ بعینہ اس کا پہنچانا لازم ہو، اس کے اجارہ کی حیثیت ایسی ہوگی جیسے کوئی علامت یا پیغام پہنچانے پر اجارہ ہوتا ہے۔

غرض یہ ہے کہ رسیدی نوٹ بھیجنے کی صورت میں ان حضرات کے نزدیک قرض بھی نہیں بنتا کہ وہ تو پہلے سے ہی حکومت پر قرض ہے، لہٰذا اس دور میں فتویٰ اس کے مطابق دیا گیا۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں لکھا ہے:

”دنیا میں بینک نوٹ موجودہ کاغذی کرنسی) کا رواج بینک چیک کے رواج سے پہلے ہوا تھا اور یہ بینک نوٹ قرض خواہ کے پاس اس قرض کی سند سمجھا جاتا تھا جو قرض اس کا بینک کے ذمہ ہے اور اگر یہ نوٹ دوسرے شخص کو دے دیا جائے تو اس نوٹ کے تمام حقوق خود بخود اس دوسرے شخص کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔“ ……

(انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا: ۱۹۵۰ء، ج:۳ ر ص: ۲۱۸)

یاد رہے کہ نوٹوں کے اندر کئی تغیرات آئے ہیں، پہلے دور میں چاندی کے سکے بطور نوٹ کے تھے، پھر ان کی جگہ رسیدی نوٹ نے لے لی مگر دونوں استعمال

ہوتے تھے۔ حضرت گنگوہیؒ کے زمانے میں ایسا ہی تھا۔ دیکھئے (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ص: ۲۱۸ تا ۲۲۷)

چنانچہ ایک عرصہ تک تو ان نوٹوں کی پشت پر سونا رہا، اور یہ رسیدی نوٹ رہے، مگر آہستہ آہستہ ان کی پشت سے یہ سونا کم ہو کر انتہائی کم تناسب میں رہ گیا اس وقت حکومتوں نے پابندی لگانی شروع کر دی۔

ہم آسانی کے لئے نوٹوں کو چار ادوار میں تقسیم کرسکتے ہیں:

پہلا دور ثمن خلقی کا، دوسرا دور ثمن خلقی مع رسیدی نوٹ، تیسرا دور رسیدی نوٹ، چوتھا دور ثمن عرفی کا۔

حضرت گنگوہیؒ کا دور دوسرا دور تھا اور حضرت تھانویؒ کا دور تیسرا دور تھا۔ اور ہمارا زمانے میں چوتھا دور ہے۔ چنانچہ ثمن عرفی کی شکل اختیار کرنے کی وجہ سے اس میں مزید گنجائش آگئی۔ نیز ہمارے دور میں عام طور پر منی آرڈر کا فارم بھیجنے والا ہی پُر کرتا ہے۔ تو اب اصحاب الافتاء نے غور کر کے یہ تاویل کی کہ یہاں درحقیقت دو عقد ہیں، ایک اجارہ علی الارسال دوسرا اجارہ علی الحفظ تو رقم بھی مضمون ہوگی اور اجارہ بھی صحیح ہوگا۔ فلا اشکال علیہ

خلاصہ کلام:

حضرت گنگوہیؒ نے فتویٰ اپنے زمانہ کے عرف کے لحاظ سے دیا تھا اور ہمارے زمانہ میں جواز کا فتویٰ عرف کی تبدیلی کی وجہ سے ہے۔ پس کوئی اشکال نہیں نہ حضرت کا فتویٰ غلط اور نہ آج کا منی آرڈر غلط۔ مزید وضاحت کے لئے کچھ حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

اصول افتاء میں عرف کی تبدیلی کی وجہ سے فتویٰ کا بدلنا منصوص ہے، علامہ ابن عابدین شامیؒ شرح عقود رسم المفتی میں رقم طراز ہیں:۔

''ان کثیرا من الاحکام التی نص علیها المجتهد صاحب المذهب بنا علی ما کان فی عرفه و زمانه قد تغیرت بتغیر الازمان لسبب فساد اهل الزمان

او عموم الضرورة کما قدمناه من افتاء المتاخرین بجواز الاستجاد علی تعلیم القرآن وعدم الاکتفاء بظاهر العداله مع ان ذلك مخالف لمانص علیه ابو حنیفة" (۲۳)

اور آگے مثالیں دی ہیں کہ جن میں فتویٰ پہلے کچھ تھا اور بعد میں عرف اور احوال کے تبدیل ہونے سے فتویٰ بھی بدل گیا اور پھر لکھتے ہیں کہ

"فمنه کلها قد تغیرت احکامها لتغیر الزمان اما للضرورة واما للعرف واما القرائن الاحوال"

(ص:۷۶،۷۷،۷۸، شرح عقود......المفتی)

اور مفتی کے لئے فرماتے ہیں:

"للمفتی اتباع عرفه الحادث"

(ایضاً ص:۷۸)

مولوی احمد رضا نے لکھا ہے احکام میں عرف و مصالح کے سبب تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ (ملفوظات ص:۳۱)

اس موضوع پر بے شمار حوالے اور دلائل دیے جاسکتے ہیں۔ ایک مثال اور اس پر حوالے نقل کر کے بحث کو ختم کرتا ہوں، اجیر مشترک کے پاس کوئی شے ہلاک ہو تو مضمون ہوگی یا نہیں۔ امام صاحبؒ کے نزدیک ضمان نہیں، صاحبین کے نزدیک ہے۔ اور ہمارے عرف میں لوگوں کی سہل پسندی اور غفلت کی وجہ سے فتویٰ امام صاحب رحمہ اللہ کے قول سے تبدیل ہو کر صاحبین کے قول پر آ گیا تو فقہاء نے علت یہی لکھی ہے کہ اب عرف تبدیل ہو گیا اس لئے فتویٰ بھی بدل گیا۔ ملاحظہ ہو:

وفی التنویر مع الرد ولا یضمن ما هلك فی یده وان شرط علیه الضمان وقالا یضمن الا من حرق غالب اور لصوص مکابرین وهو استحسان......

وبقولهما يفتى لتغير احوال الناس وبه يحصل صيانة اموالهم شامية ج:٦/ ص:٦٥ وفي تبين الحقائق

وبقولهما يفتى اليوم لتغير احوال الناس جلد:٦/ص:١٣٤

غرض اس کی نظائر فقہ سے تو بے شمار دی جا سکتی ہے، بندہ آخر میں میثم اور اس کی پارٹی سے صرف اتنا کہے گا کہ یہ نہ آپ کا موضوع ہے اور نہ آپ کی لائن ہے، آپ کے لئے فقہاء کی کتابیں پڑھنا جائز نہیں بوجہ غیر عالم اور استعداد نہ ہونے کے، آپ اپنی صلاحیتیں پولیس کی نوکری میں لگائیں، یہ لکھنا لکھانا، آپ کے بس کی بات نہیں۔

بلکہ آپ کے اعلیٰ حضرت کے فتوے کے مطابق تو آپ کو ہماری کتابیں دیکھنا بھی جائز نہیں۔ آپ کے اعلیٰ حضرت سے کسی نے پوچھا کہ متصلب سنی (بریلوی) کو اعتراض کی نظر سے خبثاء کی کتابیں دیکھنا جائز ہیں یا نہیں؟

تو خان صاحب نے جواب دیا کہ فقط متصلب ہونا کافی نہیں بلکہ عالم ہو، پورا ماہر ہو وسیع النظر ہو، اس کے ساتھ متصلب سنی بھی ہو، کیا اعتماد رکھتا ہے اپنے نفس پر؟ اور جو اپنے نفس پر اعتماد کرے اس نے بڑے کذاب پر اعتماد کیا۔ (ملفوظات حصہ چہارم، ص:۳۱۹)

پس میثم صاحب! آپ تو خان صاحب کے فتوے کی زد میں آگئے، مجھ سے کیا جواب مانگتے ہو؟ خان صاحب آپ کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ آپ نے اپنے نفس کذاب پر اعتماد کیا۔ اب اُس کو کیا کہیں گے......؟؟

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت پر ایک نظر!

تحریر: فاتح بریلویت مولانا ابوایوب قادری دامت برکاتہم

باسمہٖ الکریم والصلوٰۃ والسلام علی سیدالرسل وخاتم الانبیاء اما بعد!

مولوی حنیف قریشی کے چیلے میثم رضوی کو اتنا نظر نہ آیا کہ پھر وہی باتیں اس مضمون میں لا رہا ہے اور چھاپ رہا ہے جس کا مسکت اور دندان شکن جواب فقیر عرض کر چکا۔ یعنی تصرفات وکرامات کی بحث کا تفصیلی جواب عرض کیا جا چکا ہے لیکن میثم صاحب نے پھر بھی ہٹ دھرمی دکھا کر اسی مضمون سے کچھ اور چھاپ دیا۔

بہرکیف ہم اپنی بات کو شروع کرتے ہیں اور ابتداء اس سے کرتے ہیں کہ رضاخانیوں نے شیخ عبدالحق رحمہ اللہ سے کیا سلوک کیا ہے؟

۱۔　بریلوی مفتی اعظم صاحبزادہ اقتدار نعیمی لکھتے ہیں: واضح رہے کہ مدارج کے مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی نہ فقہا میں شامل ہیں نہ صوفیاء میں، بلکہ آپ محدثین میں ہیں شریعت کی دلیل نہ صوفی کا قول ہے نہ محدث کا بلکہ اسرار میں صوفی کی بات معتبر۔ احادیث میں محدث کی، احکام میں فقہاء کی، اس تقسیم کو قائم رکھو گے تو فتنہ ختم ہوگا، پھر آگے لکھتے ہیں:

جو حکایت ودلیل وعبارات شیخ علیہ الرحمۃ نے نقل فرمائے وہ سب ایک کتاب غیر معتبر سے نقل فرما دیئے خود تحقیق نہیں کی (العطایا

الاحمدیہ ج:۲، ص:۶۸۔۶۹)

۲۔　خان صاحب بریلوی فرماتے ہیں اس حدیث فتجلیٰ لی کل شیءٍ وعرفت (الحدیث) کو نقل کرنے کے بعد کہ "صرف اسی پر اکتفاء نہ فرمایا کہ کسی وھابی کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ کل شئے سے مراد ہر شئے متعلق بشرائع (یعنی شریعتوں کے متعلق ہر چیز) ہے......الخ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص:80 کلیۃ المدینہ)

یعنی کل شئے سے مراد ہر وہ شئے جو شریعت کے متعلق ہو کہنا وھابیت ہے۔

اب آیئے! دیکھئے اس فتویٰ کی زد میں شیخ علیہ الرحمۃ آتے ہیں یا نہیں۔

حضرت شیخؒ اس حدیث کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

فلم یدع شیاءً یکون الی یوم القیامۃ اِلّا ذکرہ۔

پس نگذاشت چیزے را از قواعد مھمات دین کہ واقعہ می شود تا قیامت مگر آنکہ ذکر کردہ آندا یا این مبالغہ است بگردانیدن اکثر درحکمہ کل (اشعہ ج:۴، ص:۱۹۴)

یعنی آپ علیہ السلام نے دین کے اہم قواعد میں کوئی شئے نہیں چھوڑی جو قیامت تک واقع ہونے والی ہو۔ یا یہاں "کل" اکثر کے حکم میں ہے۔

معلوم ہوا کہ فلم یدع شیاءً میں شے سے مراد شیخ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اکثر شئے ہے اسی وجہ سے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ کل سے مراد اکثر ہے اور آپ دیکھ چکے ہیں کہ شیخ نے مراد شئے سے دین کے اہم قواعد لئے ہیں۔ تو کیا وھابیت والا فتویٰ حضرت شیخ پر لگتا ہے یا نہیں تو خانصاحب اور ان کی ذریت کے نزدیک شیخ علیہ الرحمۃ وھابی ہیں۔ العیاذ باللہ!

اسی حدیث کے تحت لمعات شرح مشکوۃ میں شیخ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

مـا یتعلق بالدین ای کلیاتہ اوھو مبالغۃً اقامۃ لاکثر مقام الکل (حاشیہ مشکوۃ ص:۲۳۷)

یہاں بھی شئے مان کر اس کے دو جواب دے رہے ہیں کہ یا تو اس

سے مراد دین کے متعلقات ہیں وہ بھی کلیات یعنی اصول وقواعد یا کل
سے مراد اکثر ہے۔
تو بریلویوں کے نزدیک شیخ دہلویؒ کیسے ازوھابی ہوئے۔

فضائل آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وکمالات کا ماننا اور اسے بیان کرنا، سننا، سنانا یہ ہمارا ایمان ہے۔ آپ علیہ السلام کی محبت ہمارے اکابر اور علماء دیوبند کثر اللہ سوادھم میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ سرکارِ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع اور آپ کی سنتوں کی پیروی کرنا یہ بحمد للہ ہمیں ہی نصیب ہوا ہے، ہم تمہارے بنائے ہوئے دین پر سرکارِ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت شدہ احکام کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیا یہ حدیث میثم اور اس کے گرو حنیف قریشی کو نہیں آئی کہ من احب سنتی فقد احبنی۔ کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ تو سنت کی پابندی تمہارے اندر ہے یا ہمارے اندر تم بدعات پر سارا زور لگاتے ہو اور ہم سنت پر ہی اکتفا کرتے ہیں کیا محبت ہمیں نصیب ہوئی یا تمہیں۔

ہمارے اکابر سبز جوتا پہننا اس وجہ سے پسند نہیں کرتے کہ روضۂ پاک کا رنگ سبز ہے اور تیرے اعلیٰ حضرت اس کو پہننا جائز بتاتے ہیں۔

ہمارے شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی جوتا مدینہ شریف سے کئی میل باہر ہی سے اُتار دیتے ہیں اور اعلیٰ حضرت تو جوتا نہ صرف پہنتے ہیں بلکہ گم ہونے کی صورت میں اور لیتے ہیں۔ کیا اب بھی محبت تمہیں میسر ہے؟ باقی ہمارے نزدیک تعریف میں اتنا مبالغہ کرنا کہ الوھیت تک جا پہنچنا...... یہ جائز نہیں ہے۔ اور یہ بات تو تیرے میثم صاحب بڑے کو بھی منظور ہے۔

ملاحظہ فرمائیں! اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں: حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر بڑھتا ہے تو الوھیت پر پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی شان میں کمی یا گستاخی) ہوئی ہے۔

(ملفوظات حصہ دوئم ص:٢٢٧، مکتبہ مدینہ)

یہی بات دیگر کئی کتب میں بھی اعلیٰ حضرت کے حوالے سے ہے: (١) کلمات کفریہ کے بارے میں سوال وجواب ص:٢٣٦۔ (٢) تقدیم ذوق نعت ص:١٠ وغیرھا۔ تو خانصاحب کی عبارت سے معلوم ہوگیا کہ آپ علیہ السلام کی تعریف میں اگر عفو اور حد سے بڑھتا ہے تو الوھیت تک جا پہنچتا ہے۔ تو بریلوی اب سارا زور اس پر صرف کر رہے ہیں کہ آپ کو ابوہیت تک پہنچایا جائے باقی تقویۃ الایمان کی عبارات کا حاصل یہی ہے کہ بشر والی تعریف کی جائے نہ کہ خدا مانا جائے اور بریلوی حضرات تو خدا مانتے ہیں۔ اگر آپ کو شوق ہو تو ہم حوالوں کا ڈھیر لگا دیں گے۔ اس لئے تو آپ کو یہ بات چبھی کہ بشر کی تعریف کی جائے ورنہ بشریت میں بھی انبیاء علیہم السلام کا اعلیٰ درجہ ہے اس لئے ان کی اس درجہ کی تعریف ہوگی۔ آپ کو ہر جگہ یہی غلط مطلب لینے کی ہی کیوں پڑی ہوئی ہے۔ کبھی تو مسلمان کی بات کا صحیح محمل بھی تلاش کر لیا کریں۔

قبر میں شجرہ رکھنا:

مولوی حنیف قریشی کو حضرت شیخؒ سے تو شجرہ لکھنے کے متعلق کوئی بات نہیں ملی۔ اب ان کے والد کی قریب المرگ والی باتیں لا رہے ہیں کہ شجرہ رکھنا ایک پرچہ لکھنا اور کفن میں رکھ دینا۔

تو اس کے متعلق عرض یہ ہے آپ کے جید مفتی اقتدار نعیمی صاحب کا قول اوپر گزر چکا ہے کہ احکامات میں شیخؒ کی بات معتبر نہیں۔ جس کی بات کو تم معتبر نہیں سمجھتے، پھر اس کی بات کا پیش کرنا تو کجا اس کے والد کی بات پیش کرنا کہاں کی دیانت وانصاف ہے؟

(٢) حضرت شیخ سے یہ سب کچھ لکھنے کے متعلق کوئی بات نہیں ملی۔ اب ان کے والد کی قریب المرگ والی باتیں لا رہے ہیں کہ شجرہ رکھنا، ایک پرچہ لکھنا اور کفن میں رکھ دینا۔

٣۔ حضرت شیخ نے اپنی وفات کے قریب یہ سب کچھ کرنے کا حکم نہ دیا ہے نہ ہی کسی کو تاکید وتلقین کی۔

٤۔ بلکہ حضرت شیخ سے سوال ہوا میت کے وجود یا اس کے کفن پر لکھنے کے متعلق تو

حضرت جواب دیتے ہیں کہ کسی حدیث وروایت میں میری نظر سے یہ نہیں گزرا ہاں رطب و یابس، کتب میں ایسی باتیں ہیں۔ (ملخصاً مکتوبات شیخ۔ مکتوب نمبر ۶۶)

تو کیوں جناب جب احادیث صحیحہ میں اس کا کوئی ذکر نہیں اور حضرت شیخ جیسا آدمی اس کا انکار کر رہا ہے تو کیا کمزور وضعیف روایات اور کتابوں پر عمل کرنا ہی دین رہ گیا ہے؟ یہ تمہیں ہی مبارک ہو کہ سرکار طیبہ ﷺ کے فرمودات وسنن کو چھوڑ کر ضعیف اور کمزور باتوں کے پیچھے لگو یہ تمہارا قصور نہیں۔ کیونکہ شیخ کی تحقیق کے مطابق اس دل میں نور ولایت نہیں آسکتا حضرت شیخ کا اپنا ذہن اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کو پسند نہیں کرتے ورنہ وہ اپنے متوسلین کو حکم دے کر جاتے کہ میرے کفن پر لکھا جائے اور شجرہ وغیرہ بھی رکھا جائے۔

قریشی صاحب کا سوائے اس سے دھوکا دینے کے اور مقصد کوئی نہیں۔

جمعرات کو ارواح کا گھر آنا:

مولوی قریشی صاحب نے اس پر بڑا زور لگایا ہے کہ شیخ کے نزدیک ارواح جمعرات کو گھر آتی ہیں۔ تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ:

شیخ نے ایک روایت کہ میں بشر ہوں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے، کو اشعہ میں ذکر کیا ہے اور اس سے استدلال بھی کیا ہے، لیکن مدارج میں لکھ کر کہا ہے کہ فلا اصل لھا

اب رضا خانیوں سے سوال یہ ہے کہ جس سے استدلال کیا ہے اگر دوسری کتاب میں اس پر اس طرح رَدّ کیا ہے تو اس اشعہ والی روایت کو نقل نہیں کرنے دیتے تو یہاں بھی شیخنے ارواح کے آنے والی بات کو لکھا ہے، جب کہ محققین کے ہاں یہ بات صحیح نہیں بلکہ اس کی سند تک موجود نہیں۔ بلکہ یہ کئی صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

تو شیخ محدث ہونے کی حیثیت سے رَدّ کر دیں تو رَدّ ہے اور اگر دوسرے محدثین رَدّ کر دیں تو پھر رَدّ کیوں نہیں؟ اگر اس حدیث پر جرح کرنا اور اس کو غیر معتبر کہنا محدثین کا معتبر نہیں تو پھر شیخ کا اس کو رَدّ کرنا کیسے معتبر ٹھہرا؟ فما ھو جوابکم فھو جوابنا۔

مفتی ظہور احمد جلالی کے مضمون پر ایک نظر!

تحریر: مناظر اہل السنت مولانا ابوایوب قادری

﴿نوٹ:...... ہمارا اس مضمون سے مقصد صرف اتنا ہے کہ مولوی جلالی صاحب نے دجل سے کام لے کر ضعیف روایات کا سہارا لے کر اپنے پاپائے بریلویت کی بھی مخالفت کر کے علماء حقہ، علماء دیوبند پر اپنی زبان سے بدتر از بول جملے کسے ہیں جو ہمارے لئے قابل برداشت نہیں ہیں۔ ہم نے اس لئے یہ تحقیق پیش خدمت کی ہے تاکہ جلالی صاحب کے جلال میں کمی آسکے۔﴾

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ہجرت کر کے مدینہ شریف تشریف لائے تو ان کی ''مواخات'' حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کی گئی تھی، متعدد علماء سیرت نے اسے اپنے مقام پر ذکر کیا ہے۔ مثلاً طبقات ابن سعد ج:۳ میں ''ذکر اسلام علی وصلاتہ'' کے تحت اور ایک دوسرے مقام پر ''سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ'' کے تذکرہ کے تحت میں مذکور ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے الاصابہ ج:۲ میں سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تحت اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ''البدایہ'' جلد سابع میں ابتداء خلافت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے تحت مدینہ میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مواخات تصریحاً ذکر کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اصحاب سیر نے مدینہ منورہ میں مواخات کا ذکر اس طرح بھی کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات ہوئی۔ لیکن محققین کا فیصلہ اس بارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

وقد ورد فی ذلك احادیث کثیره لا یصح شی منها

نصف (البدایہ والنہایہ ج:۷، ص:۳۳ تحت ابتداء خلافت امیر

المومنین علی ﷜ بن ابی طالب)

نبی پاک علیہ السلام کے ساتھ مواخات کے سلسلہ میں بہت سی روایات پائی جاتی ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی ضعیف اسناد کی وجہ سے صحیح نہیں۔

قارئین ذی وقار اس بناء پر راجح چیز یہ ہے کہ حضرت علی المرتضی ﷜ کی مواخات مدینہ طیبہ میں حضرت سہل بن حنیف انصاری ﷜ کے ساتھ ہوئی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو عنایات کریمہ جناب مرتضی کے حق میں دواما جاری رہتی تھیں اور جو قرب بارگاہِ نبوت میں آپ کو حاصل تھا اس میں کوئی فرق آ گیا ہو۔ جیسے پیار و محبت کا سلسلہ چلا ہوا تھا سیدنا سہل بن حنیف ﷜ کے مواخات ہونے کے بعد بھی ویسا ہی چلتا رہا۔

(۱) آپ کے تقی علی خان جن کو تم نبی پاک علیہ السلام کا معجزہ کہتے ہو، وہ لکھتے ہیں:
''ضعیف روایتوں کو اختیار نہ کرے۔'' (الکلام الاوضح ص: ۴۷)

(۲) عبدالحکیم شرف قادری لکھتے ہیں:
''غیر مستند روایات اور غیر ثقہ کتابوں کے حوالے سے گریز کرے۔''
(مقالات شرف قادری ص: ۱۳۳)

(۳) مولوی نظام الدین ایک جگہ کسی مسئلہ کے متعلق لکھتے ہیں:
''وہ تمام حدیثیں ضعیف ہیں اور قابل عمل نہیں۔'' (انوار شریعت ج: ۱ ص: ۳۱۱)

جلالی صاحب کچھ ہوش ٹھکانے آیا؟

کیوں جلالی صاحب! ضعیف روایات کا سہارا لے کر مسلمانوں پر اپنے دل سے بھڑاس نکالنا کہاں روا ہے؟ جب کہ تمہارا بابا جی کہہ رہا ہے ضعیف روایات کو اختیار نہ کرو۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تنقید نظر آتی ہے تو اس کی الاصابہ بھی تو پڑھئے جس میں صراحۃً ذکر کیا ہے کہ مواخات سیدنا سہل بن حنیف ﷜ سے ہوئی باقی جاء الحق والا ابن حجر کی بات کو حجت بھی نہیں مانتا۔

جلالی صاحب! اول تو حدیث سرے سے ضعیف ہے ثانیاً اس کا مطلب جناب کا

اپنا بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ صحیح مطلب یہ ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بھی اگر کوئی دعویٰ کرے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مواخات مدینہ میں مجھے اپنا بھائی بنایا تھا تو وہ جھوٹا ہے۔

ثالثاً شاہ صاحب نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد گرامی اکرموا اخاکم یعنی تم اپنے بھائی یعنی میری تعظیم کرو۔ لکھ کر پھر فائدہ لکھ کر تشریح کی ہے۔ اس حدیث کے لفظ میں مجمل بھائی ہے کوئی بڑے چھوٹے کی قید نہیں ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اپنی دانست اور عقیدت کے مطابق تعظیم اور احترام کا پہلو ملحوظ رکھا وہ اس طرح کہ صرف بھائی ہی نہیں بلکہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑائی دی ہے اور ان کی شان اونچی کی ہے، اس لئے وہ بڑے ہوئے اور ہم چھوٹے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم ان کی تعظیم وتکریم کریں اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری کریں۔

اگر شاہ صاحب نے اس حدیث کا یہ ترجمہ کیا اور اس کی تشریح کردی، جرم ہے تو پھر آیئے بریلی چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ بریلوی نام نہاد عشاقان کیا لکھتے ہیں:

(۱) نقی علی خان لکھتے ہیں:

''اپنے رب کی پرستش کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔'' (سرور القلوب ص:۳۱۹)

(۲) مولوی محمد حسن صاحب سجادہ نشین درگاہ ٹنڈو سائیں داد ضلع حیدر آباد لکھتے ہیں:

''اگر ان کی مراد اسلامی برادری ہے تو بڑا بھائی کہنے سے کچھ فائدہ نہیں کیونکہ تمام مومنین چھوٹے بڑے یکساں ہیں۔ (العقائد الصحیحہ ص:۴۷)

(۳) مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام ایک ہیں مگر ان کی اولاد مومن بھی ہے اور کافر بھی مشرک بھی ہے۔ منافق (بھی) پھر مومنوں میں اولیاء بھی ہیں، انبیاء بھی، حضور اکرم ﷺ (بھی) گویا ایک درخت میں ایسے مختلف پھل لگا دیتا ہے کہ اس میں فرعون ہے، اسی میں موسیٰ علیہ

السلام، اسی میں ابو جہل ہے اسی میں محمد ﷺ، یہ کمال قدرت ہے اور اس کی رحمت کی بھی دلیل ہے کہ سارے انسان اس رشتہ سے بھائی بھائی ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج:۷/ص:۲۴۰)

لو جی! نعیمی صاحب نے نبی علیہ السلام اور ابو جہل کو بھائی بھائی کہہ دیا ہے (العیاذ باللہ)...... جلالی صاحب! اگر واقعۃً بریلوی کا نطفہ ہو تو مفتی احمد یار نعیمی پر کفر کا فتویٰ لگا دو۔

(۴)　مفتی محمد حسین نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے مؤید، مؤثق، ترجمہ قرآن "آسان ترجمہ قرآن" میں صفحہ ۸۰۳ پر نوح علیہ السلام کو قوم نوح کا بھائی کہا گیا ہے۔

صفحہ ۸۰۵ پر سیدنا ہود علیہ السلام کو قوم عاد کا بھائی کہا گیا ہے۔

صفحہ ۸۰۶ پر سیدنا صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کا بھائی کہا گیا ہے۔

صفحہ ۸۰۸ پر سیدنا لوط علیہ السلام کو قوم لوط کا بھائی کہا گیا ہے۔

جلالی صاحب! اپنے غیرتی ہونے کا ثبوت دیں اور ان حضرات پر کفر و گستاخی کا فتویٰ لگائیں کیونکہ بے غیرتی کی زندگی نہیں ہوتی اس سے مرجانا ہی اچھا ہوتا ہے۔

(۵)　کاظمی نے التبیان العظیم میں اور مولوی عمر اچھروی نے مقیاس حنفیت میں نبی پاک ﷺ کو والد کہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ بڑا بھائی مرتبے میں والد کی طرح ہے، جیسا کہ روایات میں آتا ہے حق اخوۃ الکبیر علی الصغیر کحق الوالد علی الولد او کما قال یعنی بڑے بھائی کا چھوٹے پر ایسے ہی حق ہے جیسے والد کا ولد پر۔

تو اب چھوٹے بھائی کے لئے والد اور بڑا بھائی دونوں ایک ہی درجے میں ہوئے تو جو بڑا بھائی حدیث کے الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے کہے وہ تو مجرم ہے جو باپ کہے وہ مجرم کیوں نہیں۔ حالانکہ بڑے بھائی کا بھی وہی مرتبہ ہے جو والد کا تو والد کہنا بھی ممنوع ہونا چاہئے۔

(۶)　اعلیٰ حضرت بریلوی نے شاہ صاحبؒ کو کافر نہیں کہا بلکہ مسلمان سمجھتے ہیں اس کی وجہ دعوت اسلامی والوں نے ملفوظات اعلیٰ حضرت کے حاشیہ میں یہی لکھی ہے۔ ان کی

عبارات میں تاویل ہوسکتی ہے تو جب تاویل ہوسکتی ہے تو تمہیں عبارات کو اچھا معنی دینا چاہئے نہ کہ اپنے اندر کی غلاظت سے مجبور ہو کر غلط مطلب بناؤ۔ اگر عبارت کا غلط مطلب ہے تو پھر خانصاحب بریلوی کیوں کافر نہیں۔ جب کہ تمہارے علماء نے لکھا ہے کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ تو خانصاحب بریلوی کو کافر کہہ کر سرکار دو عالم ﷺ سے محبت کا ثبوت دیں ورنہ مولوی صاحب عشق و محبت کے دعوؤں سے کچھ نہیں بنے گا۔

(۷) شیخ جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اپنے مرید کو:

"اے جمال اللہ میرے بھائی مہتر عیسیٰ علیہ السلام کو میرا اسلام پہنچانا۔" (تحفہ قادریہ ص:۱۱۰)

غوث پاک نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بھائی کہا ہے کیا یہ درست ہے؟ اگر نبی علیہ السلام کو بڑا بھائی کہنا آپ جرم سمجھتے ہیں تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بھائی کہنا کیا درست ہے؟ جلالی صاحب جلال میں آئیں اور اگر غیرت ہے تو کام میں لائیں اور کم از کم اس کتاب کے ناشر، مترجم، مصنف ہی کو کافر و گستاخ کہیں ورنہ اپنی زبان علماء دیوبند کے خلاف بند کریں۔

(۸) آپ کا بابا اشرف سیالوی صاحب نے مانا ہے اسماعیل کو اس کی عبارات کے مفہوم ظاہر کے برعکس ممکن التاویل ہونے کی بناء پر کافر نہیں کہا گیا۔ (مناظرہ جھنگ ص:۲۸۳) تو تمہیں بھونکنے کی کیا ضرورت ہے کہ اسماعیل دہلوی کی عبارت کفر ہے۔ اگر کفر یہ ہوتی تو تمہارا بابا جی ضرور کافر کہتے کیونکہ وہ اعلیٰ حضرت ہیں۔ اگر تم کفر کہتے ہو تو وہ کافر کیوں نہیں کہتے، اگر کفر نہیں تو پھر یہ مضمون لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اگر گستاخی ہے تو پھر اپنی ضد کے ساتھ ساتھ خان صاحب کی خیر منائیے۔

(۹) اس حدیث کا تمہارے نعیمی صاحب رَدّ کر رہے ہیں وہ لکھتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا، لہٰذا حضور انور ﷺ خود کسی مسلمان کے بھائی ہیں اور نہ انہیں بھائی کہنا جائز ہے۔ بھائی بنانے والا خود بھائی نہیں ہوا کرتا باپ اپنی اولاد کو بھی بھائی بنا دیتا ہے مگر خود ان کا بھائی نہیں بنتا۔ (تفسیر نعیمی ج:۴، ص:۶۸)

میثم عباس رضوی کی جہالتوں کی داستان!

تحریر: سفیان معاویہ
شاگرد رشید مفتی حماد نقشبندی

قارئین اہلسنت! آپ نے ''یہ منہ اور مسور کی دال'' محاورہ تو سنا ہی ہوگا۔ یہ محاورہ میثم عباس رضوی کی اوپر بالکل صحیح صادق آتا ہے۔ کلمہ حق کے تیسرے شمارے میں میثم عباس رضوی صاحب کا مضمون پڑھ کر ان کی علمیت کو جانچنے کا موقع ملا اور ان کی جہالت بھی واضح طور پر نظر آئی۔ ہم میثم عباس رضوی کی جہالتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کو پڑھ کر آپ بھی یہی کہیں گے ''یہ منہ اور مسور کی دال''!

ا۔ میثم عباس رضوی کی پہلی جہالت:

مناظر اہلسنت فاتح رضا خانیت مفتی حماد صاحب دامت فیوضہم نے جب میثم صاحب کے سامنے ان کے گھر کی ایک گستاخانہ عبارت رکھی کہ:

> ''آپ (بریلوی) چاہے پیران پیر کی گستاخی کر کے ان کو رضائی بیٹا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثابت کریں'' (راہ سنت شمارہ نمبر ۷ ر ص: ۳۳)......

میثم عباس رضوی صاحب اس گستاخی کا جو جواب آگے سے دیتے ہیں وہ ان کے علم کا بھانڈا چوراہے پر پھوڑ دینے کے لئے کافی ہے اور ان کے مطالعے کی وسعت بھی سب پر آشکارا ہو جاتی ہے۔

میثم صاحب لکھتے ہیں کہ:

''جواب: مولوی حماد کو چاہئے کہ اوّل تو اس کا حوالہ دے کہ یہ کہاں لکھا ہے؟''

(کلمہ حق شمارہ نمبر۳رص:۴۵)

میثم رضوی صاحب کا یہ جواب ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اپنے گھر کی خبر نہیں اور اعتراض بھی علمائے اہلسنت علمائے حق دیوبند پر کر رہے ہیں۔ میثم رضوی صاحب! اپنے بریلوی مجدد ماتہ حاضرہ کی کتب کو ہی پڑھ لیا ہوتا تو آج آپ کی ایسی رسوائی نہ ہوتی۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنی چھوٹی سی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''حضرت ام المؤمنین محبوبہ سید المرسلین ﷺ کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانا۔ بعض مداحین حضور سے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں: کما رأیت فی بعض کتبھم التصریح بذالك اس تقدیر پر تو اصلاً وجہ استبعاد نہیں اور اب اس وجہ پر جو کچھ ایزاد کیا گیا سب بے وجہ و بے محل ہے اور اگر بیداری ہی مانا جانا ہوتا ہم بلاشبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز۔ اور اس میں کوئی استحالہ درکنار استبعاد بھی نہیں۔ ان اللّٰہ علیٰ کل شئ قدیر ''(عرفان شریعت ص:۸۵، مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

کیوں جی! میثم رضوی صاحب آپ کی جہالت کچھ دور ہوئی یا باقی ہے؟

۲۔ میثم رضوی کی دوسری جہالت:

مناظر اہلسنت فاتح رضاخانیت مفتی حماد صاحب دامت فیوضھم نے بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کی ایک گستاخی میثم رضوی کے سامنے رکھی:

''احمد رضا خان.................مدینہ منورہ کے نور کو مجرا کہے'' (راہِ سنت شمارہ نمبر۷رص:۳۳)

تو برادرانِ اہلسنت! بریلویوں کے اس رسالے کے ایڈیٹر نے جو جواب دیا اسکو پڑھئے اور جاہل میثم رضوی کے مطالعے کی وسعت کی داد دیں۔

جواب میں لکھتے ہیں کہ:

''اول تو اس کا مجھے پتہ نہیں کہ کس نے لکھا ہے؟'' (کلمہ حق شمارہ نمبر۳ص:۴۳)

قارئین کرام! ایک جہالت تو اس کی یہ ہے کہ اس کو اپنے گھر کی گستاخیوں کا علم ہی نہیں کہ یہ کس نے گستاخی کی ہے۔ میثم رضوی صاحب! اگر اعلیٰ حضرت کے حدائق بخشش کا ہی مطالعہ کرلیا ہوتا تو آج آپ کو یوں شرمندہ نہ ہونا پڑتا۔

فاضل بریلوی نعت کے اشعار لکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

(حدائق بخشش حصہ دوئم ص:۲ مطبوعہ ملک اینڈ کمپنی لاہور)

سچ ہی کہا ہے کسی نے:

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

۳۔ **میثم رضوی کی تیسری جہالت:**

مناظر اہلسنت فاتح رضاخانیت مفتی حماد نقشبندی صاحب دامت فیوضھم نے جب بریلویوں کی ایک گستاخانہ عبارت میثم رضوی کے سامنے رکھی:

''چاہے تو اس کا (احمد رضا خان) کا دیدار نبی علیہ السلام کا دیدار بتائیں۔'' (راہِ سنت شمارہ نمبر ۷ص:۴۹۔۵۰)

تو میثم رضوی صاحب نے جو جواب دیا وہ جواب ان کے علم کا پول ایک بار پھر کھول دینے کے لئے کافی اور ان کی جہالت اہل علم پر ایک بار پھر آشکارا ہوگئی۔

جواب میں میثم رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اس کا مجھے معلوم نہیں کہ کس نے اعلیٰ حضرت کے بارے میں ایسا

لکھا ہے کہ ان کا دیدار نبی کا دیدار ہے۔" (کلمۂ حق شمارہ نمبر ۳، ص: ۴۸)

میثم رضوی صاحب اگر آپ نے کبھی اپنے گھر کی کتب کو پڑھا ہوتا تو آج آپ کو اہل علم کے سامنے یوں خفت نہ اٹھانی پڑتی۔ مگر اہل علم پر آپ کی جہالت آشکارا ہونی تھی اور وہ ہو چکی ہے۔

اعلیٰ حضرت کی وصایا شریف میں بریلویوں کے جید عالم پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد لکھتے ہیں کہ:

"تو (احمد رضا خان) دیدار مجتبیٰ ﷺ ہے۔" (وصایا شریف ص: ۷۵ مطبوعہ پروگریسو بکس، لاہور)

۴۔ میثم رضوی کی چوتھی جہالت:

مناظر اہلسنت فاتح رضاخانیت مفتی حماد صاحب دامت فیوضھم نے جب احمد رضا خان بریلوی کی دو گستاخانہ عبارات میثم رضوی کے سامنے پیش کی:

"احمد رضا خان صاحب اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنم کا بچھڑا لکھے یا مدینہ منورہ کے نور کو مجرا کہے۔" (راہِ سنت شمارہ نمبر ۷، ص: ۳۳)

تو قارئین! دیکھیں یہاں احمد رضا خان کے متعلق ہی لکھا تھا کہ اس نے یہ گستاخانہ بات کہی ہے یعنی مدینہ منورہ کے نور کو مجرا کہا ہے۔ مگر میثم رضوی ایک اردو کی عبارت کو نہ سمجھ سکا اور لکھا کہ:

"اول تو اس کا مجھے پتہ نہیں کہ کس نے لکھا ہے۔" (کلمۂ حق ص: ۴۷)

اندازہ لگائیں اس جاہل ایڈیٹر بریلوی کی علمیت کا!

حالانکہ صاف الفاظ میں لکھا گیا تھا:

"احمد رضا خان صاحب اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنم کا بچھڑا

کہے یا مدینہ منورہ کے نور کو مجرا کہے۔" (راہِ سنت شمارہ نمبر ۷ رص:۳۳)
مگر میثم رضوی صاحب شاید بصیرت کے ساتھ ساتھ بصارت سے بھی محروم تھے جو ان کو احمد رضا خان کا نام نظر نہ آیا۔

۵۔ میثم رضوی کی پانچویں جہالت:

میثم رضوی صاحب اپنے بریلویوں کی اس گستاخی (اعلیٰ حضرت کا دیدار نبی علیہ السلام کا دیدار ہے) کے جواب میں اپنی جہالت کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"لیکن یہ مجھے معلوم ہے کہ دیوبندیوں نے اپنے مولویوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں دیکھنا کئی جگہ لکھا ہے۔" (کلمۂ حق ص:۴۸)

قارئین کرام! ہمیں فی الوقت اس کا جواب دینا مقصود نہیں بلکہ میثم رضوی صاحب کی جہالت کو آپ لوگوں کے سامنے رکھنا مقصود ہے۔

آگے جواب دیتے ہوئے میثم رضوی صاحب اپنی جہالت کا ایسا شاہکار پیش کرتے ہیں کہ شاید کوئی سکول کا طالب علم بھی ایسی جاہلانہ بات نہ کر سکے۔

میثم رضوی صاحب اپنی جہالت ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"مولوی حماد اسماعیلی، احمدی، اگر تو انصاف نام کی کوئی چیز تم میں ہے، تو اعلیٰ حضرت کی طرح ان کے خلاف بھی وہی زبان استعمال کرو اور ان کے مذکورہ دیوبندیوں کو بھی گستاخ کہو۔" (کلمۂ حق شمار نمبر ۳ رص:۴۹)

برادران اہلسنت! یہ جاہل میثم رضاخانی مناظر اہلسنت فاتح رضاخانیت مفتی حماد صاحب دامت فیوضھم کی سخت پکڑ سے ایسا بوکھلایا ہوا تھا کہ اس کو یہ بھی پتہ نہ چلا کہ یہ گستاخی ﴿اعلیٰ حضرت کا دیدار نبی علیہ السلام کا دیدار ہے﴾ اعلیٰ حضرت لکھ سکتا ہے

یا

اعلیٰ حضرت کا کوئی معتقد لکھ سکتا ہے۔

ذرا دیکھئے! کہ میثم رضوی کیا کہتا ہے اس گستاخی کا جواب لکھتے ہے کہ:

''اعلیٰ حضرت کی طرح ان کے خلاف بھی وہی زبان استعمال کرو۔''

(کلمۂ حق)

حالانکہ کہنا یہ چاہئے تھا:

''تو اس معتقد بریلوی کی طرح ان کے خلاف بھی وہی زبان استعمال کرو۔''

مگر بریلویوں کے پاس علم اور عقل نام کی کوئی چیز ہو تو ایسا کریں۔

۶۔ میثم رضوی کی چھٹی جہالت:

برادرانِ اہلسنت! کلمۂ حق کا یہ جاہل بریلوی ایڈیٹر میثم رضوی مناظر اہلسنت فاتح رضاخانیت کی سخت پکڑ سے ایسا بوکھلایا ہوا تھا کہ اپنی جہالتوں کی ایسی مثالیں قائم کرگیا کہ شاید ہی کوئی مثال اس کے مقابلے میں ہو۔

میثم رضوی ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

''رشید احمد گنگوہی نے کہا کہ ''آپ کے قدم قدم پر حق تعالیٰ کی جانب سے نگرانی نگہبانی ہوتی تھی۔ آپ اولیاء اللہ کے اس اعلیٰ طبقہ میں رکن اعظم بن کر داخل ہوئے تھے کہ جن کے اقوال افعال اور قلب وجوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے۔ (تذکرۃ الرشید جلد اوّل ص:۱۷، ادارۂ اسلامیات انارکلی، لاہور) (کلمۂ حق شمارہ نمبر۳ رص:۵۰)

قارئین اہلسنت! مذکورہ بالا عبارت کو غور سے پڑھیں اور اس جاہل میثم رضوی کی علمیت پر اس کو شاباش دیں۔

ایک تھوڑی سی عقل رکھنے والا انسان بھی اتنی بات سمجھ سکتا ہے کہ ''تذکرۃ الرشید'' نامی کتاب فقیہ الامت حضرت علامہ رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات ہے اور اس کے مؤلف حضرت علامہ عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اوپر مذکورہ الفاظ مؤلف کے ہیں

مگر بریلویوں کے پاس عقل ہوتی تو ان کو یہ بات سمجھ آجاتی ورنہ عام سمجھ بوجھ اور بصیرت رکھنے والا انسان بھی سمجھ جاتا کہ یہ الفاظ جو کہے جار ہے ہیں وہ مؤلف کے ہی ہو سکتے ہیں نہ کہ حضرت گنگوہیؒ کے:

"آپ کے قدم قدم پر حق تعالیٰ کی جانب سے نگرانی ونگہبانی ہوتی تھی۔" (تذکرہ الرشید)

میثم صاحب! بصیرت کے ساتھ ساتھ شاید بصارت سے بھی محروم ہیں جوان کو یہ الفاظ بھی نظر نہ آئے۔

قارئین کرام! میثم رضوی کی مذکورہ جہالتوں کو بھی پڑھیں اوراس نے جو مناظر اہلسنت فاتح رضاخانیت مفتی حماد صاحب دامت فیوضہم کے مضمون کے جواب میں جو بڑھک ماری ہے اس کو بھی ملاحظہ کریں۔

"میں (میثم رضوی) نے تمہارے (مفتی حماد صاحب) کے مضمون کے پرخچے اُڑا دیے ہیں۔" (کلمہ حق ص:۵۲)

قارئین! میثم صاحب کے ان الفاظ کو بھی پڑھیں کہ:

"جس جاہل کو اردو کا فقرہ صحیح لکھنا نہ آتا ہو وہ ہم اہلسنت پر اعتراض کرتا ہے۔ یہ منہ اور مسور کی دال"۔ (کلمہ حق ص:۵۵)

کیا یہ الفاظ میثم رضوی صاحب پر صادق نہیں آتے؟

میثم رضوی صاحب کی علمیت کا تو یہ عالم ہے، مگر بڑھکیں سنیں:

"مندرجہ بالا اقتباسات سے دیوبندیوں وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی کی "تقویۃ الایمان" مولوی سرفراز گکھڑوی کی کتاب "راہِ ہدایت" اور مولوی ابوایوب قادری کے مضمون "شیخ عبدالحق کا مسلک" کا بھی رد ہو گیا (الحمدللہ)۔ (کلمہ حق شمارہ نمبر۳/ ص:۶۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بریلوی یہود کے نقش قدم پر
میثم رضاخانی کے مضمون کے جواب میں

ساجد خان نقشبندی

قارئین کرام قرآن پاک نے علمائے یہود کی ایک نشانی یہ بتلائی ہے کہ من الذین ھادوا یحرفون الکلم عن مواضعہ اسی روش پر آج یہودی دجالی فوج کے کارندے بریلوی عمل پیرا ہیں کہ جب ان سے اپنے اکابرین کی کتابوں میں موجود گستاخیوں کا کوئی جواب نہ بن پڑا یا وہ عبارات مسلک الحق اہلسنت والجماعت کے حق میں تھیں تو ان کو بجائے تسلیم کرنے کے ان میں تحریف شروع کردی۔

بریلوی مذہب کے یہ نام نہاد پیر اور مولوی اتنے بڑے خائن اور بددیانت ہیں کہ ان کی بددیانتیوں کا اقرار خود بریلویوں کو بھی ہے چنانچہ مشہور بریلوی مولوی نعمان شیراز قادری موجودہ دور کے معروف بریلوی عالم غلام رسول سعیدی کی یہودیانہ عادات کا اقرار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

مجھے سعیدی صاحب کے حوالہ اور عربی عبارات کے تراجم پر ہرگز اصلا اعتبار نہیں۔ وہ کتر و برید کے ماہر اور اصل عبارات کے مفہوم کو کمال ہوشیاری کے ساتھ اپنے مقصد کو پورا کرنے کیلئے بدل کر ترجمہ کرنے کے عادی ہیں اور بعض مقامات پر تو انتہائی خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ (دعوت حق، ص ۱۸، ۱۹)

ایک جگہ مولوی غلام رسول سعیدی کی بددیانتیوں کا ذکر کرتے ہوئے تراب الحق قادری کے دارالافتاء کا یہ مفتی ان الفاظ میں رونا روتا ہے:

پھر مولانا سعیدی نے علامہ سید محمد آلوسی بغدادی کی تفسیر روح المعانی کے حوالے سے آیت احقاف نمبر ۹ کی تفسیر کی عبارت کا کتر و برید کر کے ترجمہ نقل کیا ہے جو تقریبا دو صفحات پر پھیلا ہوا ہے، یہ کام محض بھرتی معلوم ہوتا ہے، بہر حال اس میں بھی جو خیانتیں ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں، ص ۴۱ کی آخری سطر سے پہلے جو اصل عربی عبارت تھی اس کا ترجمہ سعیدی صاحب ہڑپ کر گئے۔ (دعوت حق، ص ۴۷)

اسی طرح بریلوی حکیم الامت کا لڑکا اور جانشین اقتدار خان نعیمی، بریلوی خطیب پاکستان شفیع اوکاڑوی کی خیانتوں اور بد دیانتیوں کا شکوہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

بعض حوالوں میں توڑ موڑ کر کے خیانت کی گئی۔ (حرمت خضاب سیاہ، ص ۲۳)

اعلی حضرت کی ایک عبارت کا غلط مطلب لیتے ہوئے جھوٹ تک بول گئے (حرمت سیاہ خضاب، ص ۳۷)

اسی طرح ڈاکٹر محمود احمد ساقی صاحب پسران کاظمی کی خیانتوں کا رونا روتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد صاحب کی تفسیر میں متنازعہ فیہا عبارت میں تحریف کر دی ہے:

پسران کاظمی چونکہ جاہل ہی نہیں بلکہ بد دیانت بھی ہیں۔ ﴿مواخذہ التبیان، ص ۵۲﴾

غور فرمائیں جب شارح مسلم، خطیب پاکستان، غزالی زماں کہلانے والوں کی علمی دیانت کا یہ حال ہو تو عام بریلوی کس نہج پر ہوگا؟؟ اس کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔ اس مضمون میں فقیر آپ کے سامنے بریلویوں کی اسی قسم کی خیانتوں اور تحریفوں کا ذکر مختصر طور پر کرے گا جو انھوں نے اپنی کتب میں کی ہیں۔

رضاخانی تحریف نمبر۔۱

حضرت اقدس (پیر مہر علی شاہ صاحب) مسجد میں رونق افروز تھے کہ مسمی پائندہ خان ساکن حسن ابدال کا کوئی مقدمہ تھا جس کی وجہ سے وہ حاضر ہوا اور حضور سے استدعا کر رہا تھا اور بار بار یہی کہہ رہا تھا کہ حضور مقبول بارگاہ الہی ہیں جو کچھ چاہیں اور جس وقت چاہیں خدا سے کرا سکتے ہیں حضور نے فرمایا ایسا مت کہو کیونکہ یہ عقیدہ از

روئے قرآن وحدیث شریف بالکل صحیح نہیں اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے مقبولوں کو اتنی طاقت بخشی ہے کہ جس امر کی طرف دل سے متوجہ ہو جائیں اللہ تعالی وہ کام کر دیتا ہے لیکن یہ ٹھیک نہیں کہ جس وقت چاہیں اور جو کچھ چاہیں ہو جائے کیونکہ رسول علیہ السلام اپنے چچا ابو طالب کے واسطے یہی چاہتے تھے کہ وہ اسلام لاویں اور ظہور میں ایسا نہ آیا جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب نبی کو کل اختیار نہیں تو ولی کو کس طرح ہو یہ تب ہو کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ کہ اللہ تعالی اپنے کسی نبی یا ولی کو سب اختیار دے کر آپ معطل ہو بیٹھے اور یہ بالکل برخلاف عقیدہ اسلام ہے جو لوگ نبی یا ولی کا وسیلہ ترک کر کے براہ راست خدا کو ملنا چاہتے ہیں وہ بھی راہ راست پر نہیں ہیں کیونکہ وہ اس خیال میں شیطان کے پیرو ہیں چنانچہ جب شیطان کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرے اور تعظیم میرے مقبول کو بجالائے وہ کہنے لگا خدا تو ہے اس کے درمیان کیا ضرورت ہے لہذا اس وجہ سے مردود بارگاہ ایزدی ہو گیا۔ غرض کے بندہ بندہ ہے اور خدا خدا قلوب بنی آدم خدا کے ہاتھ میں ہے جس امر کو کرنا چاہے اپنے کسی مقبول کا دل اس طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اگر نہ کرنا چاہے تو اس کے دل کو اس طرف توجہ ہی نہیں دیتا اسی واسطے دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اولیاء کی اولاد بے فیض رہ جاتی ہے اور فیض کوئی اور نصیب والا لے کر چلا جاتا ہے۔

(مکتوبات طیبات معروفہ بمہر چشتیہ، ص ۱۲۷، طبع اول۔ مطبوعہ حجازی پرنٹنگ پریس بیرون موری گیٹ لاہور)

چونکہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کا یہ ملفوظ بریلوی خانہ ساز عقیدہ ''مختار کل'' کے سراسر خلاف تھا اس لئے پنڈی سے طبع ہونے والے مکتوبات کے جدید ایڈیشن جو ۱۹۹۶ میں شائع ہوا اس میں اس مکمل عبارت کو بڑوں کی غلطی تسلیم کرتے ہوئے بالکل حذف کر دیا گیا اس مجرمانہ حرکت پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

رضاخانی تحریف نمبر ۲

مولوی حسنین رضا نے اپنے اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف کو شایع کروایا جس کے آخر میں دو صفحات پر ان کی مختصر سوانح بھی دی جس میں ایک انتہائی دل آزار عبارت ان الفاظ کے ساتھ تھی:

(مولوی احمد رضا خان کے) زہد و تقوی کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا (وصایا شریف، ص ۲۴، حسنی پریس بریلی)

بریلویوں نے مولوی حسن علی رضوی میلسی کی تقدیم کے ساتھ جب اس کو پاکستان میں شائع کروایا تو سوانح پر موجود ان دو متنازعہ صفحات کو اختصار کا بہانہ کر کے بالکل ہی غائب کر دیا گیا۔ لیکن اس کے بعد پھر ۱۹۹۶ میں یٰس اختر مصباحی کی اصلاح کے ساتھ پروگریسو بکس لاہور والوں نے ان وصایا کو شائع کیا تو یہ دو صفحات تو دیے مگر متنازعہ فیھا عبارت میں اس طرح تحریف کر دی:

میں نے خود بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت کے اتباع سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام کی زیارت کا لطف آ گیا۔ یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ صحابہ کرام کے زہد و تقوی کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم ہیں۔ (وصایا شریف، ص ۷، پروگریسو بکس لاہور)

قارئین کرام خود سوچیں یہ جاہل سمجھ رہا ہے کہ اب یہ جملہ قابل اعتراض نہیں رہا حالانکہ حقیقتاً پہلے سے بھی زیادہ گستاخی ہے۔

رضا خانی تحریف: ۳

بریلویوں کی یہ عادت ہے کہ جب ان سے اپنی گستاخانہ عبارات کا کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو اسے کاتب کے ذمہ لگا دیتے ہیں کہ کاتب وہابی تھا اس نے یہ سارا کیا یعنی "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" والی بات ہوئی وصایا کی اس عبارت کے متعلق بھی بریلویوں نے یہی ڈرامہ کیا۔ مگر اس جھوٹ پر پردہ ڈالنے کیلئے اور کتنے جھوٹ بولنے پڑے وہ بھی ملاحظہ فرماتے جائیں۔

اگر وصایا کی متنازعہ عبارت کچھ اور تھی تو وہ کیا تھی......؟؟؟ مولوی حسن علی میلسی کہتے ہیں کہ اصل عبارت یہ تھی:

زہد و تقوی کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق اور زیادہ ہو گیا (وصایا شریف پر لایعنی اعتراضات کے جوابات، ص ۱۴۶ از حسن علی رضوی)

مگر دوسری طرف لیس اختر مصباحی کہتے ہیں کہ اصل عبارت یہ تھی:

میں نے خود بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلی حضرت کے اتباع سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام کی زیارت کا لطف آ گیا۔ یعنی اعلی حضرت قبلہ صحابہ کرام کے زہد و تقوی کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم ہیں (وصایا شریف پر اعتراضات و جوابات، ص ۴۰ از لیس اختر مصباحی)

غور فرمائیں کہ ایک جھوٹ پر پردہ ڈالنے کیلئے کتنے جھوٹ بولے گئے اور کیا کیا تحریفات کی گئی۔

رضاخانی تحریف نمبر ۴:

حضرت شیر محمد شرقپوری صاحب کے حالات میں ان کے خادم خاص جناب صوفی محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں:

مولانا مولوی انور علی شاہ صاحب صدر مدرسہ دیو بند ہمراہ مولوی احمد علی صاحب مہاجر لاہوری شرق پور شریف حاضر ہوئے اور حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کو بڑی ارادت سے ملے آپ ان سے کچھ باتیں کرتے رہے اور شاہ صاحب خاموش رہے۔ پھر آپ نے مولانا انور شاہ صاحب کو بڑی عزت سے رخصت کیا۔ موٹر اڈے تک حضرت میاں صاحب خود سوار کرنے کیلئے تشریف لائے۔ شاہ صاحب نے میاں صاحب علیہ الرحمۃ سے کہا۔ آپ میری کمر پر ہاتھ پھیر دیں۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور رخصت کر کے واپس مکان پر تشریف لے آئے۔ بعد ازاں آپ نے بندے سے فرمایا شاہ صاحب بڑے

عالم ہو کر اور پھر میرے جیسے خاکسار سے فرماتے تھے کہ میری کمر پر ہاتھ پھیر دیں۔ اور حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک شاہ صاحب ہیں۔...... (خزینہ معرفت، باب ۳، ص ۳۸۴، مکتبہ سلطان عالمگیر اردو بازار لاہور)

مگر جدید طبع میں اس پوری عبارت کو حذف کر دیا گیا۔ بعض ناشرین کی غفلت کو علمائے دیوبند کی علمی خیانت کہنے والوں کو کیا یہ تحریف اور بددیانتیاں نظر نہیں آتیں.....؟؟ جواب دیں

یہ وہ مقام ہے کہ جہاں سوچنا پڑا
اب خودکشی کریں کے حوالے لکھا کریں

رضاخانی تحریف نمبر ۵:

علامہ قسطلانیؒ بخاری شریف کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

و قول الداودی ما اظن قوله فی هذه الطریق من حدثك ان محمدا یعلم الغیب محفوظا وما احد یدعی ان رسول الله ﷺ کان یعلم من الغیب الا ما علمه الله قد متعقب بان بعض من لم یرسخ فی الایمان کان یظن ذالك حتی کان یرای ان صحة النبوة تستلزم اطلاع النبی علی جمیع المغیبات ففی مغازی ابن اسحاقؒ ان ناقته ﷺ ضلت فقال ابن الصلیت ...... یزعم محمد انه نبی و یخبرکم عن خبر السماء وهو لایدری این ناقته فقال النبی ﷺ ان رجلا یقول کذا وکذا و انی والله لااعلم الا ما علمنی الله وقد دلنی الله علیها و هی فی شعب کذا قد حبستها شجرة فذهبوا فجاؤا بها فاعلم ﷺ انه لا یعلم من الغیب الا ما علمه الله۔..... (ارشاد الساری، ج ۱۰، ص ۲۹۶)

امام داودی کا یہ کہنا کہ اس سند میں یہ قول محفوظ نہیں ہے کہ جو شخص تجھے یہ کہے کہ آپ غیب جانتے تھے کیونکہ ایسا تو کوئی شخص نہ تھا جو یہ دعوی کرتا کہ حضور ﷺ علیہ السلام کو علم غیب حاصل تھا مگر جتنا اللہ تعالی نے آپ کو علم دیا تھا (قسطلانیؒ کہتے ہیں کہ) داودی کا یہ قول مردود ہے کیونکہ بعض وہ لوگ جن کا ایمان راسخ نہیں تھا (یعنی وہ منافق تھے) وہ خیال کرتے تھے حتی کہ ان کا نظریہ یہ تھا کہ نبوت کی صحت اس کو مستلزم ہے کہ نبی کو تمام مغیبات پر اطلاع ہو چنانچہ ابن اسحاق کے مغازی میں یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی اونٹنی گم ہوگئی تو ابن صلیت منافق نے کہا کہ محمد (ﷺ) گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے اور تمہیں آسمان کی خبریں بتاتا ہے اور وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کی اونٹنی کہاں ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک شخص ایسا اور ایسا کہتا ہے اور خدا کی قسم میں نہیں جانتا مگر صرف وہی جو کچھ اللہ تعالی نے مجھے بتایا ہے کہ اونٹنی فلاں گھاٹی میں ہے اور ایک درخت میں پھنسی ہوئی ہے جب لوگ وہاں گئے تو اس اونٹنی کو وہاں سے لے آئے تو آنحضرت ﷺ نے صاف بتادیا کہ میں غیب نہیں جانتا مگر صرف اتنا ہی جتنا مجھے اللہ بتائے۔

خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرمارہے ہیں کہ وہ لوگ جو ایمان میں راسخ نہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نبی کی نبوت کی صحت اس بات کو مستلزم ہے کہ وہ جمیع مغیبات پر مطلع ہو۔ اب ذرا بریلوی مناظر اعظم جنید زماں کی علمی دیانت بھی ملاحظہ ہو کہ وہ علم غیب پر استدلال کرتے ہوئے انتہائی بددیانتی کا ثبوت دے کر اپنے کمال کو چار چاند لگاتے ہوئے بزرگان دین کی عبارات سے اپنا موقف ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

قسطلانی ج ۱۰، ص ۳۶۵ ان صحة النبوة تستلزم اطلاع النبی ﷺ علی جمیع المغیبات بے شک نبی کی صحت مستلزم ہے کہ تمام مغیبات پر نبی ﷺ کو اطلاع ہو۔ (مقیاس حنفیت، ص ۳۸۷، المقیاس پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور)

آپ نے دیکھا کہ علامہ قسطلانیؒ کی یہ عبارت کہ یہ عقیدہ ایمان میں راسخ نہ

ہونے والوں کا ہے کو بالکل ہضم کر کے مولوی عمر اچھروی عبارت میں قطع و برید کر کے کس طرح اپنا جھوٹا مسلک ثابت کر رہے ہیں؟؟ حیف ہے ایسی دیانت پر اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو ایسے بددیانتوں کو رہبر تسلیم کیے ہوئے ہیں اور اپنے گھر کی خبر نہیں رکھتے دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں۔

تجھے دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے
ذرا اپنی آنکھ کا شہتیر بھی دیکھ لے اے غافل

ایک ہی کتاب میں تحریفات کا عالمی ریکارڈ:

بریلوی مذہب کے بانی مولوی احمد رضا خان کے ''ملفوظات'' اس کے بیٹے مولوی مصطفیٰ رضا خان نے جمع کیے اور ان کو شائع کروایا جب یہ ملفوظات شائع ہو کر عوام کے سامنے آئے تو اہل علم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان ملفوظات میں جگہ جگہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی توہین اور من گھڑت واقعات و حکایات کی بھرمار ہے۔ چنانچہ اہلسنت نے ان گستاخانہ عبارات پر اعتراضات کیے اور اہل بدعت سے ان کی وضاحت طلب کی۔ اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ لوگ ان گستاخیوں سے توبہ کرتے اور احمد رضا خان سے برأت کا اظہار کرتے۔ لیکن انھوں نے ان گستاخیوں کو جواز فراہم کرنے کیلئے طرح طرح کی تاویلیں شروع کر دیں۔ مگر جب ہر طرح سے ان کا محاسبہ کیا گیا تو بریلوی حضرت نے ان گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے انتہائی بھونڈی حرکت کرتے ہوئے ان میں تحریف کر دی۔ حال ہی میں ''بریلوی دعوت اسلامی'' والوں نے اپنے امیر ''مولوی الیاس قادری'' کی ایماء پر جب ملفوظات کا جدید ایڈیشن شائع کیا تو ان میں ان سب عبارات کو یا تو سرے سے حذف کر دیا یا ان میں اس طرح ردو بدل کر دیا کہ ان پر کوئی اعتراض وارد نہ ہو اور گویا قریباً سو سال بعد اپنے ''اعلیٰ حضرت'' کی اصلاح کر دی۔ صرف اس ایک کتاب میں اتنے مقامات پر تحریف کی گئی ہیں کہ اگر انھیں ورلڈ ریکارڈ کیلئے پیش کیا جائے تو پوری دنیا میں اس کتاب کی اول پوزیشن آئی گی ملاحظہ ہوں چند تحریفات:

رضاخانی تحریف ۶:

ملفوظات کی اصل عبارت

مولوی احمد رضا خان اپنے ایک پیر بھائی برکات احمد کے جنازے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر پر گزرا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! حضور کہاں تشریف لئے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کی جنازے کی نماز پڑھنے الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔ یہ وہی برکات احمد ﷺ تھیں کہ محبت پیر و مرشد کے سبب انھیں حاصل ہوئیں ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۴۲﴾

اس ملفوظ کی خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ کس قدر گستاخی کی گئی ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کو اپنا مقتدی اور مولوی احمد رضا خان خود کو حضور ﷺ کا امام بنا کر اس پر اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں افسوس وہ ذات جو امام الانبیاء ہے اسے احمد رضا خان کا مقتدی بنانے پر فخر کیا جا رہا ہے۔ اب دیکھیں کہ اس میں کس طرح تحریف کر دی گئی ہے۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر پر گزرا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! حضور کہاں تشریف لئے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کی جنازے کی نماز پڑھنے۔ یہ وہی برکات احمد (ﷺ) تھیں کہ محبت پیر و مرشد کے سبب انھیں حاصل ہوئیں ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۴۲﴾

غور فرمائیں بیچ میں سے متنازعہ فیہ عبارت ''الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا'' کو بالکل حذف کر دیا گیا۔ کیوں......؟؟ یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

رضاخانی تحریف ۷:

ملفوظات کی اصل عبارت

ایک بار عبد الرحمٰن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کے اونٹوں پر آپڑا چرانے والوں کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا اسے قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنو قارہ سے تھا، سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جا کر۔۔۔

اس عبد الرحمٰن قاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہولیا تھا یہ وقت اس کے اس پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انھوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک شیطان کو دے مارا خنجر لے کر اس کے سینے پر سوار ہوئے...... الخ

﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۶۴ تا ۱۶۶﴾

قارئین کرام اس ملفوظ میں احمد رضا خان نے اسماء الرجال سے جہالت کی بناء پر ایک صحابی رسول ﷺ یعنی عبد الرحمٰن بن عبد القاری کو کافر خوک اور نہ جانے کیا کیا کہہ دیا حالانکہ جس عبد الرحمٰن کا اس واقعہ میں ذکر ہے وہ عبد الرحمٰن فزاری قبیلہ بنو فزارہ کا فرد تھا مگر احمد رضا خان اس کو قبیلہ بنو قارہ جس سے حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق تھا اور کراتے ہیں۔ اہلسنت کو اس پر شدید اعتراض ہوا کہ اس میں ایک صحابی رسول ﷺ کی شدید توہین کی گئی ہے۔ بریلویوں نے اس گستاخی پر پردہ ڈالنے کیلئے جو شرمناک حرکت کی آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

ایک بار عبد الرحمٰن فزاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کے اونٹوں پر آپڑا چرانے والوں کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا، سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جا کر......

اس عبدالرحمن فزاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہولیا تھا یہ وقت اس کے اس پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انھوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک شیطان کو دے مارا خنجر لے کراس کے سینے پر سوار ہوئے ......الخ۔

﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۲۹،۲۳۰﴾

غور فرمائیں دونوں جگہ ''قاری'' کو''فزاری'' سے تبدیل کر کے کس طرح اس گستاخی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی پھر احمد رضا خان کی عبارت ''اس کو قرات سے قاری نہ سمجھ لینا بلکہ بنو قارہ سے تھا'' کو بالکل حذف کر دیا گیا جس سے تمام باطل تاویلات (مثلا کتابت کی غلطی وغیرہ) کی بیخ کنی ہو جاتی تھی۔ ایسا کیوں کیا گیا......؟؟ فیصلہ آپ حضرات نے کرنا ہے۔

رضا خانی تحریف ۸:

ملفوظات کی اصل عبارت

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لے جاتے تھے راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی یہ نظر اول تھی بلا قصد تھی دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیر و مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہوکر۔ انھیں سیدی سجلماسی کی دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی یہ نہیں چاہیے، عرض کیا حضور اقدس وہ سوتی تھی فرمایا سوتی نہ تھی سوتی میں جان ڈال لی تھی۔ عرض کیا کہ حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔ ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۶۹﴾

غور فرمائیں ایسے شرم کا مقام جہاں فرشتے بھی الگ ہو جاتے ہیں کس طرح یہ

باور کرایا جا رہا ہے کہ ایک ولی اس مخصوص حالت میں بھی میاں بیوی کے درمیان موجود ہو کر ساری ''کارروائی'' دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اسلام میں تو نامحرم عورت کی طرف قصداً نظر اٹھانا بھی جائز نہیں اور بقول احمد رضا خان میاں بیوی کے جماع کے وقت پیر و مرشد حاضر ہوتے ہیں اور سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

موجودہ بریلویوں نے اس پورے واقعہ کو ہی حذف کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو ملفوظات حصہ دوم ص ۲۳۴۔ ایسا کیوں کیا گیا اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

رضا خانی تحریف ۹:

ملفوظات کی اصل عبارت

حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ وقاضی واکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کیلئے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا ''مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ لیجئے'' یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح امڈیں۔ اور جل تھل بھر دیئے ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے انھیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کا حرام ہے مردانہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے اس پر انکار ومقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتارا مسجد کو ہو لئے۔ خطبہ سنا۔ جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لایموت ہے کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں۔ ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۰۸﴾

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ وقاضی واکابر جمع ہوکر حضرت کے پاس دعا کیلئے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا ''مینہ بھیجئے'' یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اٹدیں۔ اور جل تھل بھردئے۔ ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۷۸﴾

غور فرمائیں ''مینہ بھیجئے'' سے آگے کی عبارت ''یا اپنا سہاگ لیجئے'' کو ہضم کرلیا گیا اور اس سے آگے کی عبارت کو بالکل حذف کردیا گیا کیوں......؟؟؟ یہ سوال آپ نے حل کرنا ہے۔

رضاخانی تحریف ۱۰:

ملفوظات کی اصل عبارت

مولوی احمد رضا خان نے ملفوظات کے صفحہ ۲۲۱ حصہ دوم میں کھانے پر بسم اللہ بھول جانے پھر یاد آنے کی دعا غلط بتائی جو اس طرح ہے ''بسم اللّٰہ علی اولہ و اخرہ'' حالانکہ صحیح دعا ''بسم اللّٰہ اولہ و آخرہ'' ملفوظات کے تمام ایڈیشنز میں یہ دعا اسی طرح موجود ہے۔ جدید ایڈیشن میں ''آلہ حضرت'' کی اصلاح کرتے ہوئے اس دعا کو صحیح لکھ دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو ملفوظات حصہ دوم ص ۲۹۴ مکتبۃ المدینہ۔

رضاخانی تحریف ۱۱:

ملفوظات کی اصل عبارت

مولوی احمد رضا خان ایک جگہ ملفوظات میں علمائے اہلسنت سے اپنے بغض کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ

ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہے۔ ﴿ملفوظات حصہ دوم، ص ۲۲۷﴾

غور فرمائیں یہاں احمد رضا خان پر دیوبند سے دشمنی کا ایسا خبط سوار ہوا کہ ہیجانی کیفیت میں یہاں تک کہہ گئے کہ ان کا نکاح "جانور" سے بھی نہیں ہوتا۔ گویا احمد رضا خان صاحب کے مذہب میں جانوروں سے نکاح حلال و جائز ہے اس لئے دیوبندیوں پر حرام فرمارہے ہیں۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

دعوت اسلامی کے غازیوں نے احمد رضا خان کے اس شرمناک فتوے پر پردہ ڈالنے کیلئے اس لفظ کو حذف کردیا اور اب عبارت اس طرح ہے کہ:

ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد محض باطل اور زنا خالص ہے ﴿ملفوظات حصہ دوم ص ۳۰۰﴾

غور فرمائیں کہ "انسان ہو یا حیوان" کو حذف کردیا گیا کیوں...... ؟فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

رضاخانی تحریف ۱۲:

ملفوظات کی اصل عبارت

حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا۔ اس مجمع میں چلے آتے تھے ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا النظرة الاولی لك والثانية عليك پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا۔ خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے عرض کی ہاں

اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیزہ ہبہ کی۔اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں معاوہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی۔خادم کو اشارہ ہوا انھوں نے آپ کی نذر کر دی ارشاد فرمایا عبد الوہاب اب دیر کا ہے کی فلاں حجرے میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔
﴿ملفوظات حصہ دوم، ص۲۷۳،۲۷۴﴾

قارئین کرام غور فرمائیں اس من گھڑت حکایت سے کس طرح یہ باور کروایا جارہا ہے کہ ولی ایک کنیز پر عاشق ہوگیا وہ بھی کسی اور کی پھر غور فرمائیں وہ تاجر اس کنیز کو مزار کی نذر کرتا ہے حالانکہ شرعی طور پر یہ وقف جائز نہیں کہ مزار میں "ملکیت" کی شرط نہیں پائی جاتی گویا ہبہ غیر شرعی پھر غور فرمائیں اس غیر شرعی ہبہ کو آگے پھر ہبہ کیا جاتا ہے اور کہا کہ فلاں حجرے میں لے جاؤ گویا مزار نہ ہوا عورتوں کی خرید وفروخت کا کوئی مرکز ہوگیا۔بجائے یہ کہ بریلوی حضرات اس بے ہودہ حکایت سے برأت کا اظہار کرتے۔بریلویوں نے سرے سے اس ملفوظ کو ہی غائب کر دیا۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

جدید ایڈیشن میں اس پوری عبارت کو ہی حذف کر دیا گیا ہے۔ملاحظہ ہو حصہ دوم ص ۳۶۱۔

رضاخانی تحریف ۱۳:

ملفوظات کی اصل عبارت

سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں۔﴿ملفوظات حصہ دوم، ص۲۷۶﴾

غور فرمائیں ازواج مطہرات کا پیش کرنا ظاہر ہے یہ پیش کرنا اللہ ہی کی طرف سے ہوگا اور پھر الفاظ پر غور فرمائیں "شب باشی فرماتے ہیں" اگر میں کہوں کہ احمد رضا خان

صاحب کی بیگم صاحبہ کو ان کے والد احمد رضا خان کی قبر میں پیش فرماتے ہیں تا کہ وہ ان سے شب باشی کر سکیں یا کسی کمرے میں ان کے والد صاحب ان پر پیش فرماتے تھے اور وہ ان سے شب باشی کرتے تھے تو بریلوی حضرات شور کریں گے کہ آپ ہمارے حضرت کی گستاخی فرما رہے ہیں۔

جدید ایڈیشن میں اس گستاخی پر ایسا پردہ ڈالا گیا کہ باوجود کوشش کے بھی اب یہ عبارت آپ کو نہیں ملے گی۔

دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

ملفوظات حصہ دوم ص ۳۶۲ پر یہ ملفوظ موجود ہے مگر متنازعہ عبارت کو حذف کر دیا گیا ہے۔

رضاخانی تحریف ۱۴:

ملفوظات کی اصل عبارت

عرض: یہ دعا کہ اللہ وہابیوں کو ہدایت کرے جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: وہابیہ کیلئے دعا فضول ہے۔ ﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۸۶﴾

غور فرمائیں احمد رضا خان صاحب بغض میں کس قدر آگے چلے گئے کہ اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ ان کیلئے ہدایت کی دعا بھی نہ کرو حالانکہ بڑے سے بڑے کافر کے لئے اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ اس کا ہدایت پا جانا سرخ اونٹوں کے ملنے سے بہتر ہے حضور ﷺ مصلی پر بیٹھ کر ابوجہل جسے امت کے فرعون کا لقب ملا کیلئے ہدایت کی دعا رو رو کر کر رہے ہیں مگر احمد رضا خان کے دل کا بغض دیکھیں۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

موجودہ بریلوی حضرات نے اس سراسر غیر اسلامی ملفوظ کو ملفوظات سے نکال دیا ہے ملاحظہ ہو ص ۳۰۷۔

رضاخانی تحریف ۱۵:

ملفوظات کی اصل عبارت

مولوی احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں کہ

امنت بالذی امنت به بنو اسرائیل میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

ایک طرف تو بریلوی احمد رضا خان صاحب کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ ان کے حافظے کا یہ عالم تھا کہ چودہ سو سال کی کتابیں حفظ تھیں ان کا قلم نکتہ برابر خطا کر جائے اللہ نے ناممکن بنا دیا دوسری طرف ان کو قرآن بھی صحیح طور پر یاد نہ تھا اور اکثر اپنی کتابوں میں غلط آیات لکھ دیتے تھے بلکہ ان کے کمزور حافظے پر تو باقاعدہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اب اسی آیت کو دیکھ لیں سورہ یونس کی اس آیت کو غلط لکھا گیا اسمیں کتابت کی غلطی کا بہانہ بھی نہیں چلے گا اس لئے کہ ملفوظات کے تمام ایڈیشنز میں یہی غلطی ہے پھر ترجمہ بھی اسی غلط آیت کے مطابق کیا گیا ہے۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

موجودہ بریلوی حضرات نے اس آیت اور اس کے ترجمہ کو ٹھیک کر کے اپنے ''اعلیٰ حضرت'' کی اصلاح فرمادی مگر بڑی خاموشی کے ساتھ جو اچھی بات نہیں۔ ملاحظہ ہو ملفوظات، حصہ سوم، ص ۳۸۸، مکتبۃ المدینہ۔

رضاخانی تحریف ۱۶:

اصل ملفوظات کی عبارت

میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیفہ تھی اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی۔ ﴿ملفوظات حصہ دوم ص ۳۱۱﴾

احمد رضا خان کے اس ملفوظات کو پڑھ کر ایک عام قاری کے ذہن میں یقیناً یہ سوالات آئیں گے کہ:

(۱) آخر ایک ضعیف عورت کو اٹھارہ بیس سال تک دودھ کیسے آتا رہا؟۔

(۲) اٹھارہ بیس برس کی لڑکی کیا کسی کی گود میں بیٹھ کر دودھ پی سکتی ہے وہ بھی ایک ضعیف عورت کی گود میں؟

(۳) احمد رضا خان کے اس گھرانے سے ایسے کیا تعلقات تھے کہ ان کے بارے میں اس قدر معلومات؟

(۴) اگر بالفرض کوئی گھر ایسا تھا بھی تو خان صاحب وہاں کیسے پہنچ گئے؟ ماں بچے کو دودھ سر عام تو نہیں پلاتی۔ تو سوال یہ ہے کہ خان صاحب اس محل خلوت میں پہنچے کیسے؟ کیا ان غیر محرمات کے اس لڑائی جھگڑے کو دیکھنا خان صاحب کے لئے شرعاً جائز تھا؟

(۵) کیا شرعی طور پر احمد رضا خان کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ ایک نامحرم عورت کے سینے کو دودھ پلاتے ہوئے دیکھے؟۔

غرض اس قسم کے بہت سے سوالات احمد رضا خان صاحب کی ''پاکیزہ زندگی'' کی حقیقت کھولنے کیلئے ایک عام قاری کے ذہن میں آسکتے تھے۔ موجودہ بریلوی حضرات نے احمد رضا خان کی اس غیر شرعی شرمناک اور بدنظری پر مشتمل واقعہ پر اس طرح پردہ ڈالا کہ اس عبارت کو ہی ختم کردیا گیا۔ تاکہ نہ رہے عبارت اور نہ رہے یہ سوال۔

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

موجودہ ایڈیشن حصہ دوم ص ۴۰۵ سے اس شرمناک عبارت کو ختم کردیا گیا۔ کیوں......؟؟؟

رضاخانی تحریف ۱۷:

ملفوظات کی اصل عبارت

ایک صاحب اولیائے کرام میں سے تھے آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم

بوسی کیلئے حاضر ہوا حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ عرض کی حضور بھی نوش فرمائیں آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ آیا کہ یہ جو سب سے بڑا اچھا سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دے دیں گے تو جان لوں گا کہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جلسہ بڑا بھاری تھا دیکھا ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ایک چیز ایک شخص کی ایک دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ بس یہ سمجھ گئے کہ وہ صفت جو غیر انسان کیلئے ہو سکتی ہے انسان کیلئے کمال نہیں اور جو غیر مسلم کیلئے ہو سکتی ہے مسلم کیلئے کمال نہیں۔ ﴿ملفوظات حصہ چہارم، ص ۳۴۲، ۳۴۳﴾

مولوی احمد رضا خان صاحب کے اس ملفوظ سے چند باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ بریلویوں کے گدھے کو بھی علم غیب ہوتا ہے، دوم مولوی احمد رضا خان صاحب اس میں فرماتے ہیں کہ علم غیب اور غیب کی باتیں تو جانوروں اور غیر مسلموں کو بھی ہو جاتی ہیں۔

اگر ایسا ہی ہے تو نہ معلوم بریلوی حضرات اولیائے کرام اور انبیاء عظام علیہم الصلوۃ والسلام کو ''غیب دان'' مان کر کون سے عشق کا ثبوت دے رہے ہیں......؟؟؟ اور نہ ماننے والوں پر طرح طرح کے فتوے لگاتے ہیں۔ یہ کونسی فضیلت ہے جس میں کافر تو کیا حیوان بھی برابر ہیں......؟؟؟

بریلوی دعوت اسلامی کے غازیوں کا کارنامہ

☆ لہٰذا اسی وجہ سے بریلوی حضرات کو اپنے ''اعلیٰ حضرت'' کا یہ ملفوظ کچھ پسند نہ آیا اور جدید ایڈیشن میں اس ملفوظ کو ''ہضم'' کر گئے۔ ملاحظہ ہو ملفوظات حصہ چہارم ص ۴۴۱۔

رضاخانی تحریف ۱۸:

احمد رضا خان کے خلیفہ مولوی ابو الحسنات قادری اپنی کتاب اوراق غم میں ایک جگہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :

وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہیں۔

(اوراق غم، ص ۲، طبع اول ۱۳۴۸ھ مطبوعہ منظور عام سٹیم پریس بازار پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور)

چونکہ بریلوی حضرات کے نزدیک کسی بھی قسم کی تاویل جائز نہیں اور الفاظ کا جو ظاہر مفہوم ہو گا وہی معنی مراد لیا جائے گا اور یہاں حضرت آدم علیہ السلام کیلئے ''مذلت'' کا لفظ استعمال کیا گیا جو بریلوی مذہب میں انبیاءؑ کی شدید گستاخی پر مبنی ہے لہٰذا اس گستاخی کی بنیاد پر بجائے پیر حسنات پر کفر کا فتویٰ لگانے کے بریلویوں نے اس پوری عبارت میں تحریف کر دی اور ضیاء القرآن کے غازیوں نے جو اوراق غم شائع کی اس میں یہ عبارت اس طرح نقل کی:

وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج مصائب میں مبتلا ہیں ۔(اوراق غم، ص ۱۱، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، جنوری ۲۰۰۸)

رضاخانی تحریف ۱۹:

احمد رضا خان کے ترجے پر رضاخانی مذہب کے حکیم جی احمد یار گجراتی نے تفسیری حاشیہ لکھا اسے ''پیر بھائی پرنٹرز'' نے طبع کرا کے ادارہ کتب اسلامیہ چوک گجرات سے سے شائع کرایا اس میں ایک جگہ احمد یار گجراتی صاحب شیطان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

کیونکہ میں پرانا صوفی، عالم، عابد، فاضل دیو بند ہوں اور آدم علیہ السلام نے ابھی نہ کچھ سیکھا نہ عبادت کی۔

(تفسیر نور العرفان، پارہ ۲۳، سورہ ص، حاشیہ ۸، ص ۷۳۰)

احمد یار گجراتی نے یہاں شیطان کو ''فاضل دیوبند'' کہہ کر جس اخلاقی پستی اور تعصب کا اظہار کیا ہے اس پر ہم بھرپور تبصرہ کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں لیکن فی الحال اس وقت یہ موضوع نہیں۔ اب جو نعیمی کتب خانے والوں نے ''نورالعرفان'' شائع کی اس میں ''فاضل دیوبند'' کے الفاظ نکال دیئے گئے ہیں۔ عبارت ملاحظہ ہو:

کیونکہ میں پرانا صوفی، عابد، عالم فاضل ہوں اور آدم علیہ السلام نے ابھی نہ کچھ سیکھا نہ عبادت کی۔

(نورالعرفان، ص ۵۵۰، نعیمی کتب خانہ گجرات)

احمد یار گجراتی کی آل واولاد کی طرف سے شیطان کیلئے ''فاضل دیوبند'' کے الفاظ کو نکال دینا اس بات کا اقرار ہے کہ احمد یار گجراتی نے محض شیطان سے اپنی پرانی یاری کے اظہار اور علمائے دیوبند کے تعصب میں تفسیر کے اندر اتنا بڑا جھوٹ بولا کہ بعد کے بریلویوں نے بھی اس جھوٹ پر شرمندہ ہو کر اس لفظ کو ہی نکال دیا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ میثم صاحب ہوش کے ناخن لو۔

رضاخانی تحریف: ۲۰

اسی نورالعرفان میں ایک جگہ بریلوی مذہب کے یہ حکیم جی نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ نبی کریم ﷺ بتوں کے نام پر ذبح ہونے والا مردار گوشت کھالیا کرتے تھے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

حضور نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔ (نورالعرفان، پارہ ۱۵، سورہ کہف، حاشیہ ۱۴، ص ۷۹۹، نعیمی کتب خانہ)

اب ذرا ''پیر بھائی کمپنی'' کے غازیوں کا کارنامہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

حضور نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھایا۔ (نورالعرفان، ص ۴۷۱، پیر بھائی کمپنی لاہور)

غور فرمائیں اصل عبارت میں ''نہ'' نہیں تھا مگر بریلویوں نے اس گستاخی پر پردہ ڈالنے کیلئے کتنی بڑی تحریف کا ثبوت دیا مگر افسوس کہ خدا خوفی سے لاپرواہ ہو کر اتنی بڑی علمی

خیانت کرنے کے باوجود بھی چوری پکڑی گئی۔ کیوں میثم صاحب! جرأت ہے تو ہٹائے اس عبارت پر سے کفر......!

رضاخانی تحریف:۲۱

۱۹۴۲ میں بریلویوں نے احمد رضاخان کا ایک فتویٰ "الدلائل القاہرۃ" کے نام بمبئی سے شائع کرایا جس میں "آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس" اور "مسلم لیگ" کے بارے میں سوال کیا گیا تھا (ص ۳) کہ ان کی مدد کرنا یا اس جماعت میں شامل ہونا کیسا ہے......؟؟ اس فتوے پر احمد رضاخان سمیت ۸۰ بریلوی علماء کے دستخط ہیں جس میں مسلم لیگ کے بانی اور ان کی جماعت پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور ان کی امداد و نصرت کو حرام قرار دیا گیا۔ مگر اب "رضا فاؤنڈیشن" کے غازیوں کا کارنامہ بھی دیکھتے جائیں کہ انھوں نے ایران توران سے مواد جمع کر کے مولوی احمد رضاخان کے فتاوے کا مجموعہ ۳۰ جلدوں میں شائع کرایا۔ جلد ۱۵ میں اس فتوے کو اسی نام کے ساتھ شائع کیا گیا مگر آل انڈیا محمڈن کا نام تو رہنے دیا اور اپنی دیانت کا ثبوت دیتے ہوئے "مسلم لیگ" کا نام نکال دیا گیا۔ ملاحظہ ہو ص ۱۰۳،۱۰۴ جلد ۱۵ اتف ہے ایسی دیانت پر۔

نوٹ: ...... بریلویوں نے تقسیم ہند سے پہلے مسلم لیگ کے خلاف "مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری"، "الجوابات السنیہ"، "احکام نوریہ شرعیہ" "تجانب اہلسنت" نامی فتاوے شائع کروائے جس میں قائداعظم محمد علی جناح کو جہنم کا کتا، رافضی کافر، اور مرتد کہا گیا اور مسلم لیگ کی مدد نصرت و اعانت کو حرام قرار دیا گیا۔ کوئی رضاخانیوں سے پوچھے کہ وہ آج اپنے اکابرین کا یہ "علمی سرمایہ" کیوں عوام کے سامنے نہیں لا رہے ہیں......؟؟؟ دلائل کے میدان میں شکست کھا جانے کے بعد اب تم "راہ سنت" کے خلاف جھوٹے پرچے کٹواتے ہو کہ یہ فوج اور پاکستانی مفادات کے خلاف مواد شائع کرتے ہیں مگر اپنے اکابرین کی یہ سیاہ تاریخ تمھیں نظر نہیں آتی......؟؟ جنھوں نے کھل کر پاکستان کی مخالفت کی...... محمد علی جناح کو جہنم کا کتا کہا...... مرتد کہا بلکہ یہاں تک کہا کہ قائداعظم کی تعریف کرنے سے نکاح ٹوٹ

جاتا ہے...... شرم...... شرم...... شرم...... میثم صاحب گنتے جاؤ اپنے کرتوت......!

رضا خانی تحریف ۲۲:

سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب کو عبدالحکیم شرف قادری نے اپنے اکابرین میں شمار کیا ہے۔ دیکھئے تذکرہ اکابر اہلسنت ص ۴۲۹، ۴۳۰۔

ان کی سوانح حیات "معدن کرم" کے نام سے شائع ہوئی۔ اس میں ایک جگہ ان کے تحصیل علوم کی تفصیل لکھتے ہوئے سوانح نگار رقمطراز ہیں کہ:

مدرسہ مظاہر العلوم میں ان دنوں مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس تھے۔ وہاں سے تکمیل علم کی سند حاصل کر کے آپ نے دہلی میں مدرسہ مولوی عبدالرب میں داخل ہو کر شیخ الحدیث مولانا عبدالعلی صاحب قاسمی جیسے متبحر عالم سے دورہ حدیث ختم کیا۔

(معدن کرم، ص ۱۶۰، المطبعۃ العربیہ پریس، ۱۴۱۹ھ)

اب جو معدن کرم کا جدید ایڈیشن شائع کیا گیا ہے اس میں اس عبارت کو اس طرح بدل دیا گیا ہے:

مدرسہ مظاہر العلوم سے تکمیل علم کی سند حاصل کر کے آپ نے دہلی میں مدرسہ مولوی عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ میں داخل ہو کر وہاں دورہ حدیث ختم کیا۔ (معدن کرم ص 451، دوسرا نیا ایڈیشن)

رضا خانیو!!! آخر کب تک اپنی کتابوں میں اس قسم کی یہودیانہ تحریفات کر کے حق کو چھپاتے رہو گے؟؟؟ یہ مذموم حرکتیں کر کے اپنی ناخواندہ عوام کی آنکھوں میں تو دھول جھونک سکتے ہو۔ مگر حق والوں کے سامنے تمہارا یہ دجل وفریب ہرگز نہیں چل سکتا۔ یاد رہے کہ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ وہی ہیں جن کے بارے میں خان صاحب کا فتوی حسام الحرمین میں ہے۔

سید اسمٰعیل شاہ صاحب کا مظاہر العلوم میں علوم دینیہ حاصل کرنا اور پھر مدرسہ مولوی عبدالرب سے علوم دینیہ کی تکمیل کرنا عبدالحکیم شرف قادری کو بھی مسلم ہے ملاحظہ ہو تذکرہ اکابر اہلسنت، ص ۴۲۹۔

رضاخانی تحریف ۲۳:

اسی کتاب میں حضرت شیر محمد شرقپوری صاحب اور علمائے اہلسنت دیوبند کے تعلقات کے متعلق ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ:

حکیم محمد اسحق مزنگ والے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حکیم صاحب اور ایک ساتھی حضرت میاں صاحبؒ کے حکم کے مطابق دیوبند گئے اور شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ یہ حضرات شرق پور سے تشریف لائے ہیں تو بیساختہ فرمایا۔ ''وہ جہاں اللہ کا شیر رہتا ہے۔ تمنا ہے کہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف نیاز حاصل کروں چنانچہ وہ حضرت قبلہ کی حاضری کیلئے شرق پور تشریف لائے اور بوقت روانگی حضرت قبلہؒ سے پیٹھ پر بغرض حصول فیوض و برکات ہاتھ پھیرنے کی خواہش فرمائی اور خوشی خوشی رخصت ہوئے۔ (معدن کرم ص ۱۳۷)

مگر افسوس بریلویوں کی دیانت پر کہ جدید ایڈیشن میں اس پورے واقعہ اور پیرا گراف کو نکال دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو ص ۲۲۳ معدن کرم دوسرا نیا ایڈیشن۔ حضرت شیر محمد شرقپوری صاحب اور حضرت انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کا یہ واقعہ ''خزینہ معرفت'' میں بھی دیا گیا ہے مگر موجودہ بریلویوں نے جدید ایڈیشن میں ہاتھوں کا کرتب دکھاتے ہوئے اس واقعہ کو ہضم کر لیا جس کا حوالہ ماقبل میں گزر چکا ہے۔

رضاخانی تحریف ۲۴:

معدن کرم کے سابقہ ایڈیشن میں مصنف کی کتاب کی ایک عبارت یوں تھی:

فضائل حج مولف مولانا الحافظ المحدث محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم کی ورق گردانی کرنے لگا۔

(معدن کرم ص

اب جدید ایڈیشن میں بریلویوں نے اپنی عادت محرفہ سے مجبور ہو کر اس عبارت

میں اس طرح تحریف کر کے حق کو دھندلا کرنے کی کوشش کی:

فضائل حج کی ورق گردانی کرنے لگا۔ (معدن کرم، ص ۵۱۱)

غور فرمائیں ''مولف مولانا الحافظ المحدث محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم'' کی پوری عبارت کو بناڈکار لئے ہضم کر لیا گیا لیکن ہم بھی ان شاء اللہ یہ اتنی آسانی سے ہضم نہیں کرنے دیں گے۔

رضاخانی تحریف:۲۵

بریلوی خطیب پاکستان شفیع اوکاڑوی نے سیاہ خضاب کی حلت پر ایک کتابچہ ''مسئلہ سیاہ خضاب'' لکھا اور ضیاء القرآن پبلیکیشنز والوں نے شائع کروایا اس کتابچے کا جواب الجواب بریلوی مذہب کے حکیم جی احمد یار گجراتی کے لڑکے اور جانشین اقتدار احمد خان نے ''حرمت سیاہ خضاب'' کے نام سے لکھا اس میں شفیع اوکاڑوی صاحب کی خیانتوں اور تحریفات کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حدیث رسول ﷺ میں شفیع اوکاڑوی صاحب کی لفظی تحریف کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اب اندازہ لگاؤ کہ صرف اپنے باطل جھوٹے بے ہودہ مذہب کو بچانے کیلئے حدیث مبارکہ کے اصل لفظ مٹا کر جنبوہ کر دیا۔ اسی کو ابلیسی شرارت کہتے ہیں۔ دنیوی اعتبار سے کتنا آسان ہے کہ جس حدیث کو چاہا توڑ پھوڑ دیا اور اپنا جھوٹا مذہب بنالیا۔

(حرمت سیاہ خضاب، ص ۱۲۱)

غور فرمائیں جو لوگ نبی کریم ﷺ کی احادیث میں تحریف کر دینے سے نہ شرمائیں ان سے اپنے اکابرین کی کتابوں میں تحریفات کر دینے پر گلہ کرنا ہی فضول ہے۔

رضاخانی تحریف۲۶:

اسی کتاب میں ایک جگہ شفیع اوکاڑوی صاحب کی طرف سے موطا امام مالک کی ایک عبارت کا جواب دیتے ہوئے ان کی بددیانتی کا گلہ ان الفاظ میں کیا جاتا ہے:

مصنف نے اپنی پیش کردہ عبارت میں لفظی خیانت کے علاوہ ترجمہ بھی غلط کیا۔ معلوما کا ترجمہ قطعی روایت کرتے ہیں اور اگلی پچھلی عبارت جو ان کے مخالف ہے اس کو چھوڑ جاتے ہیں۔ (حرمت سیاہ خضاب، ص ۶۰، نعیمی کتب خانہ، ۲۰۰۹)۔

رضاخانی تحریف ۲۷:

بریچ قبیلے کے خان جی احمد رضا خان صاحب نے حدائق بخشش نامی نعتیہ کتاب لکھی جس کے تین حصے ہیں۔ اس کا اول اور دوم حصہ تو مل جاتا ہے اور تیسرا حصہ عام نہیں ملتا۔ اس میں خان صاحب یہ عنوان قائم کرتے ہیں:

قصیدہ در مناقب ام المومنین محبوبہ سید المرسلین حضرت سیدنا صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ

پھر اس سلسلہ میں یہ بھی کہتے ہیں:

تنگ وچست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن میرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بیروں سینہ و بر

(حدائق بخشش، حصہ سوم ص ۳۷)

ان گستاخانہ اور انتہائی دل آزار اشعار پر جب اہلسنت کی طرف سے اعتراض ہوا تو بجائے اس پر توبہ کرنے کے..... احمد رضا خان پر کوئی فتوی لگانے کے بریلویوں نے بدترین خیانت اور بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس حصہ کو ہی غائب کر دیا اور اسے چھاپنا بند کر دیا اور یہ مشہور کر دیا کہ یہ حصہ مولوی احمد رضا خان صاحب کا ہے ہی نہیں حالانکہ بریلوی اکابرین نے حدائق بخشش حصہ سوم کو احمد رضا خان کے اشعار کا مجموعہ تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو: (حیات امام اہلسنت ص ۴۹، مشرق کا فراموش کردہ نابغہ، ص ۲۲، امام احمد رضا اور علوم جدیدہ وقدیمہ، ص ۵۲، ۵۳، عبقری الشرق، ص ۵۲ عاشق الرسول مولانا عبد القادری بدیوانی، ص ۱۷، ۱۸)

ہمارا سوال ہے کہ بریلویوں سے کہ وہ کیوں علمی خیانت اور تحریف کے مرتکب ہو کر اس کتاب کو عام شائع نہیں کرتے......؟؟؟

رضاخانی تحریف ۲۸:

ایک رضاخانی رسالے کے کچھ صفحات فقیر کی نظر سے گزرے جس میں ایک جگہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی فضائل صدقات ص ۳۴۰ کا حوالہ دے کر کہا گیا کہ انھوں نے ایک حدیث نقل کی اس میں رسول ﷺ کا لفظ بھی تھا مگر حضرت شیخ الحدیث نے اس کو نقل نہیں کیا یہ تحریف ہے اور اس بنیاد پر انھیں معاذ اللہ ''خبیث دیوبندی'' اور ''شیطانی توحید'' والا کہا گیا۔ حالانکہ یہ اعتراض تو اس وقت کرتے جب وہ حدیث کا متن نقل کر رہے ہوتے۔ انہوں نے تو ترجمہ مفہوماً ذکر کیا ہے اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ یہ لفظ کاتب سے رہ گیا ہو کاتب کوئی بریلوی ہو جس نے یہ ''خباثت'' کی ہو یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ وہاں روایت بالمعنی کر رہے ہوں اور روایت بالمعنی کیلئے تمام الفاظ کا بعینہٖ نقل کرنا ضروری نہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سے یہ لفظ سہواً رہ گیا ہو چنانچہ مولوی نصیر الدین سیالوی بریلوی لکھتا ہے کہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی جلالت علمی قوت حافظہ کو تو سارے تسلیم کرتے ہیں بلکہ سارے اولیاء کرام بھی ان کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے ان کا واقعہ بخاری شریف میں منقول ہے کہ جب ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ میں جنبی ہوں گا یا ہو گیا ہوں اور پانی دستیاب نہیں کیا میں تیمم کر سکتا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب تک پانی نہ ملے نماز نہ پڑھو تمہارے لئے تیمم کی اجازت نہیں حضرت عمار بن یاسر نے یاد دلایا کہ میں اور آپ اکھٹے تھے ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تھی تو آپ نے نماز نہیں پڑھی تھی جب کہ میں نے زمین میں لوٹ پوٹ ہو کر پورے جسم کو مٹی میں ملوث کر دیا تھا اس کے بعد حضور علیہ السلام نے مجھے تیمم کا طریقہ سکھایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے تو یاد نہیں ہے۔ (بخاری

شریف، ج ۱، ص ۸۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی ہستی کو جب نسیان ہوسکتا ہے تو بعد میں آنے والوں کو جوان کی گرد راہ کو بھی نہیں پاسکتے نسیان کیوں نہیں ہوسکتا۔ (عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، حصہ اول، ص ۳۹۳)

غور فرمائیں یہاں نصیر الدین سیالوی صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسیان کے مریض تھے معاذ اللہ جس کی وجہ سے ان کو اپنی ہی بیان کردہ حدیث یاد نہیں رہی تو کیا آج کے یہ رضا خانی ملاں جو محض علمائے اہلسنت سے تعصب کی بنیاد پر حدیث میں صرف ایک لفظ رہ جانے کی وجہ سے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو معاذ اللہ ''خبیث'' جیسے الفاظ سے یاد کر رہے ہیں وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کیا فتویٰ لگائیں گے......؟؟؟ کیا ان میں اتنی اخلاقی جرات ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی ایک مضمون اسی قسم کا لکھ دیں اور اسی قسم کا تبصرہ ان پر بھی کر دیں......؟؟؟

صداقت لا نہیں سکتی تاب مصلحت کوشی
جو کچھ کہنا ہو بے باکانہ کہیے برملا کہیے

اگر کسی حدیث کو بیان کرنے میں کوئی لفظ چھوٹ جانا معاذ اللہ خباثت اور شیطانیت کی علامت ہے تو آئیے ہم ثابت کرتے ہیں کہ سب سے بڑا خبیث اور شیطان کون ہے۔

مولوی احمد رضا خان نے ایک حدیث یوں نقل کی:

رواه الامام محمد فی کتاب الآثار قال اخبرنا ابو حنیفة ورواه عبد الرزاق فی مصنفه (الی ان قال) عن عائشة رضی الله عنها انها امراة یکدون راسها بمشط ...... (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۲۵)

اس حدیث کے نقل کرنے میں احمد رضا خان نے جس خطرناک غلطی اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے اسکی نشاندہی خود بریلوی مولوی نذیر احمد سعیدی نے ان لفظوں میں کی ہے۔

کتاب الآثار اور مصنف عبدالرزاق دونوں کتابوں میں بـمـشـط کالفظ نہیں ہے بلکہ کتاب الآثار میں رات میتـا یسرح راسھا اور مصنف میں رات امراۃ یکدون راسھا ہے (حوالہ مذکورہ بالا)

میثم صاحب! حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ پر طعن کرنا تو تجھے آتا ہے، ذرا قلم اُٹھا اور لگا فتویٰ اپنے ابا رضا خان پر! کہ تیرے ابا جی نے تو حدیث کا متن ہی غلط نقل کیا ہے۔

رضاخانی تحریف ۲۹:

ایک اور حدیث خان جی ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

فصففنا خلفه صفين ومانرى شيئا (فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۳۵۰)

اس حدیث میں احمد رضاخان صاحب الختار کی جانب سے تحریف وتبدیلی کی نشاندہی مولوی سعیدی ان الفاظ میں کرتا ہے۔

معجم کبیر میں مجمع ابن جاریہ کی حدیث کے تحت بحوالہ ابن ابی شیبہ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

فصففنا خلفه صفين اس میں ما نرى شيئا کے الفاظ نہیں ہیں ملاحظہ ہو معجم کبیر حدیث نمبر ۱۰۸۶، ج ۱۹، ص ۴۴۶۔

(حوالہ مذکورہ بالا)

میثم صاحب! ہمت ہے اور ماں کا دودھ پیا ہے تو اپنے ہی فتوے سے احمد رضا کو بچا کر دکھاؤ۔ یہ مفتی حماد کے شاگرد کا تجھے چیلنج ہے......!!!

رضاخانی تحریف ۳۰:

ایک اور حدیث خان صاحب یوں تحریر کرتے ہیں

رسول ﷺ فرماتے ہیں من دعا الى الهدى فله اجره و اجر من تبعه (فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۳۸۵)

اس حدیث میں تحریف کی نشاندہی کرتے ہوئے مولوی نذیر لکھتے ہیں

نوٹ: ...... مسلم شریف کے الفاظ یوں ہیں من دعا الی الھدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص ذالك من اجورھم شیئا۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

کیوں ہیثم صاحب! ہوش ٹھکانے آئے......؟

رضاخانی تحریف ۳۱:

ایک اور جگہ احمد رضا خان مسند احمد سے عن معاذ ابن جبلؓ کی ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ

ما من شیء انجی من عذاب الله من ذکر الله رواه الامام احمد عن معاذ بن جبل...... (رضویہ ج۵ص۶۶۵)

جبکہ مولوی سعیدی اس حدیث کے صحیح الفاظ اس طرح حاشیے میں لکھتے ہیں:

ما عمل ادمی عملا قط انجی له من عذاب الله من ذکر الله......

میرا سوال ہے رضاخانیوں سے اگر حضرت شیخ الحدیث ایک روایت کا ترجمہ ذکر کرتے ہوئے روایت بالمعنی کے تحت کوئی لفظ چھوڑ دیں اور تم اس بنیاد پر معاذ اللہ ان کو خبیث اور شیطان کہو تو وہ شخص کتنا بڑا خبیث اور شیطان ہوگا جو ایک نہیں کئی احادیث کے ترجمے میں نہیں بلکہ متن میں اس طرح تحریف اور خیانتیں کرتا ہے......؟؟ ہیثم دجال! جواب دو...... تمہارے اوپر اس کا جواب فرض ہے۔ جواب دو...... ہم اس زبان میں بات کرنے کے قائل نہیں مگر......!

رکھو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ بریلوی کے اس خان صاحب کے متعلق ان کے معتقدین کا عقیدہ ہے کہ:

ہم کو اور ہمارے ساتھ سارے علمائے عرب وعجم کو اعتراف ہے (کون سے علماء عرب وعجم......؟؟؟ مگر یہ نہ پوچھیے......از ناقل) کہ یا حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی یا حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی یا پھر اعلحضرت فاضل بریلوی کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولی تعالی نے اپنی حفاظت میں لے لیا اور زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا۔ (تجلیات امام احمد رضا، ص ۱۵۷، برکاتی پبلشرز کراچی)

پس جب بقول بریلویوں کہ خان صاحب معصوم عن الخطاء تھے معاذ اللہ اور ان کا قلم نقطہ برابر بھی خطا نہیں کرسکتا تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ احمد رضا خان نے ان احادیث کے اندر جو تحریفات کی ہیں وہ کسی غلطی سہو یا نسیان کی وجہ سے نہیں بلکہ جان بوجھ کر محض نبی کریم ﷺ سے اپنی دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے یہ سب کچھ کیا، اور جھوٹی احادیث نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنے والے شخص کے متعلق خود میرے آقا و مولی احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ فرماتے ہیں کہ:

من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار

پس بریلویوں کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ ایسے جہنمی آدمی کو انھوں نے اپنا امام بنایا ہوا ہے یہ علمائے اہلسنت دیوبند کی کرامت ہے کہ جیسے ہی تم نے ان کے خلاف اپنی زبانیں دراز کیں اللہ نے تمہارے بڑوں کا انجام تمہیں دکھادیا فاعتبروا یا اولی الابصار اور کیوں نہ ہو کہ جب خود رب العزت کا یہ اعلان ہے کہ

من عادلی ولیا فقد اذنته بالحرب

قارئین کرام!!! اگر آپ تھوڑا سا تلاش کریں تو اس طرح کی مزید کئی تحریفات آپ کو بریلوی کتب میں مل جائیں گی۔ یہ محض چند حوالے میں نے آپ کے سامنے ذکر کردیئے تاکہ ان کا اصل چہرہ آپ لوگوں کو دکھایا جاسکے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ کاوش کو اپنے دربار میں قبول ومنظور فرمائے اور مرتے دم تک مسلک اہلسنت کی ترویج اور دفاع کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکیرالاخوان کی عبارت کامنہ توڑ جواب

ازساجد خان نقشبندی

یہودی النسل میثم عباس رضاخانی نے اپنے رسالے نام نہاد کلمہ حق کے شمارہ نمبر۲ ص۶۰ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ دیوبندی رسالے کے مدیر مفتی حماد احمد نقشبندی اور ابوایوب قادری اور دیگر صاحب سلسلہ لوگ اپنے امام کے فتوے سے یہودی ٹھہرتے ہیں اب یا تو یہ لوگ اپنے نام کی اصلاح کریں یا اپنے امام پر شرعی فتوی لگائیں۔

میثم رضوی صاحب الحمدللہ ہمیں اپنے نام کی اصلاح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں البتہ آپ اپنے دماغ کی اصلاح کریں مگر بدعات میں ملوث ہونے کے بعد عقل سلیم رہتی کہاں ہے؟؟؟ میثم اینڈ قصائی پارٹی کو وکیل اہلسنت مناظر اسلام حضرت مفتی حماد احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے بیٹھ کر اعتراض کرنے پر تو موت آتی ہے اور عورتوں کی طرح گھروں میں چھپ کر ان پر بکواس کرتے رہتے ہیں۔۔ ہمیں اس موقعہ پر ایک شعر یاد آ گیا کہ

لوم الخفاش لایضر الشمس

وعوآء الکلب لا یظلم البدر

تو میثم صاحب آپ جیسوں کے بھونکنے یا ملامت کرنے کے باجود الحمدللہ اہلحق کا یہ آفتاب و ماہتاب یوں ہی چمکتا دمکتا رہے گا۔

میثم عباس رضاخانی نے تذکیرالاخوان کی ان عبارات کو سیاق وسباق سے کاٹ کر پیش کرنے اور ان عبارات پر اعتراض کرنے میں اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملا ہوا چسکا

پورا کیا ہے ورنہ ان عبارات سے جو مفہوم میثم لے کر اعتراض کر رہا ہے وہ مفہوم ہرگز نہیں بنتا اس لئے ہم تذکیر الاخوان کی دونوں عبارتیں تفصیل سے ذکر کرتے ہیں جن میں تصوف کے سلسلوں قادری نقشبندی وغیرہ ما پر نہیں بلکہ ان نسبتوں سے اپنی وابستگی جتا کر اپنی بدعات چمکانے والوں پر طعن کیا ہے۔ مولانا سلطان رحمۃ اللہ علیہ جو تذکیر الاخوان کے مؤلف ہیں، نے قرآن کریم کی آیت کریمہ "ولا تکونوا کالذین تفرقوا" سے شروع کر کے مکمل دو آیات کا ترجمہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فائدہ: یعنی اگلی امتوں کے صاف حکم بھیج چکے تھے پھر وہ آپس میں اختلاف کر کے بہت فرقے ہو گئے چنانچہ یہود اور نصاریٰ بہتر بہتر (۷۲) فرقے ہو گئے کہ ان کو عذاب ہوتا ہے پس تم ان کی طرح مت ہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ تم کو قرآن حدیث میں صاف صاف حکم آ چکے ہیں تم اپنے دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجی کہلائے اور کوئی سر پر بال رکھ کر اور چار ابرو کا صفایا دے کر فقیری جتاوے پھر ان میں کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے۔ حکم یہی ہے کہ سب مل کر قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو۔ (تذکیر الاخوان، ص ۹۲، طبع اسلامی کتب خانہ لاہور)

پھر اسی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے ہر فرقہ کی تفصیل بتائی اور اسی ضمن میں لکھا

اور ایک فرقے نے گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اختیار کر کے شغل برزخ اور نماز معکوس اور ختم اور توشے اور طرح طرح کے نئے نئے ورد اور وظیفہ اور فال نامے گنڈے تعویذ اور اتارے اور حاضراتیں اور عرس اور قبروں پر مراقبہ اور باجا راگ سننا اور حال لانا ایجاد کیا اور مشائخ اور پیر کہلائے پھر کسی نے آپ کو چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے رفاعی ٹھرایا اور کوئی سر پر بڑے بڑے

بال رکھ کر چار ابرو کا صفایا دے کر اور بڑی بڑی ٹوپیاں اور تاج دھر کر اور سیلیاں گلے میں ڈال کر مداریہ اور جلالیہ مشہور ہوا (تذکیر الاخوان ص ۹۸)

قارئین کرام! یہ ہیں وہ عبارات جن سے ادھوری عبارتیں نقل کر کے میثم عباس رضوی اور اس کے جاہل مقلدوں نے اسی دجل وفریب کے مظاہرہ کیا جو ان کے گرو گھنٹال احمد رضا خان نے مکہ ومدینہ میں کیا۔ حالانکہ ان عبارات سے صاف واضح ہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ چشتی قادری نقشبندی وغیرہم نسبتوں پر نہیں بلکہ بدعتی طبقہ جیسے رضا خانیوں میں سے خود ان نسبتوں سے وابستگی ظاہر کرنے والوں پر طعن کر رہے ہیں اور ان کی تردید کر رہے ہیں۔

اس عبارت کو بالکل اسی طرح سمجھیں جس طرح پیران پیر حضرت شیخ عبد القادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں ''مسلک احناف'' کو ''فرقہ ضالہ مرجیہ'' میں شمار کیا ہے مگر یہاں شیخ کی مراد مسلک حنفی نہیں بلکہ فرقہ غسانیہ جسکا بانی غسان بن ابان کوفی اور اس کے متبعین ہیں وہ چونکہ فروع میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے اور اپنا لقب ''حنفیہ'' مشہور کیا ہوا تھا اس لئے پیران پیر نے ان کو اسی مشہور لقب سے ذکر کیا اسی طرح مولانا سلطان رحمۃ اللہ علیہ کی مراد ان سلاسل پر طعن نہیں بلکہ ان کی مراد وہ گمراہ پیر فقیر اور بدعتی ہیں جنھوں نے خود کو ان سلاسل کے نام سے مشہور کر رکھا ہے مگر جس طرح غیر مقلد احناف کے تعصب میں غنیۃ الطالبین میں حنفیہ سے مراد احناف کو لیتے ہیں اسی طرح یہ اہل بدعت بھی تذکیر الاخوان کی اس عبارت سے لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ مگر ہر جگہ ذلت انہی کی مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

رضا خانی اپنے گھر کی خبر لیں

یہ تو تھا ان کے اعتراض کا جواب اگر کسی کو اس کا جواب الجواب لکھنے کی ہمت ہوئی تو ان شاء اللہ ہم مزید وضاحت کریں گے اب ذرا بریلویوں کو ان کے گھر کی بھی سیر کرا لیں بیمار بریلویوں کے ناتجربہ کار حکیم مفتیا حمد یار نعیمی حکیم احمد یار گجراتی اپنی کتاب جاء الحق میں لکھتا

ہے کہ:

قادری، چشتی، نقشبندی سہروردی یہ سب سلسلے بالکل بدعت ہیں۔

(جاء الحق ص ۲۲۹)

یہاں احمد یار گجراتی نے صاف طور پران چاروں سلاسل کو بدعت کہا اب جو رضاخانی ان سلاسل کی طرف نسبت کر کے خود کو قادری چشتی نقشبندی کہلواتا ہے وہ بدعتی ہوں گے اب بدعتیوں کے متعلق احمد رضا خان کا فتویٰ بھی پڑھ لیں:

اصحاب البدع کلاب اھل النار (فتاویٰ افریقہ ص ۸۲)

بدعتی جہنم کے کتے ہیں۔

لہٰذا یہ سارے رضاخانی جس میں احمد رضا خان...... احمد یار گجراتی...... نعیم الدین مرادآبادی...... حشمت علی رضوی...... عبدالغفور ہزاروی...... عطاء بندیالوی...... ہیثم عباس رضوی ......، حنیف قریشی......، ذوالفقار رضوی......، ابو داؤد صادق......، الیاس قادری......، یوسف رضوی قصائی......، یہ سب کے سب جو خود کو قادری نقشبندی چشتی کہلواتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے فتوے کی رُو سے

جہنم کے کتے ہیں

قارئین کرام ہم اس زبان میں بات کرنے کے قائل نہیں مگر آپ نے دیکھا کہ ان رضاخانیوں نے میرے قائد وکیل اہلسنت فاتح رضاخانیت، پیر طریقت حضرت مفتی حماد احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کو معاذ اللہ یہودی اور کافر کہا لہٰذا اینٹ کا جواب پتھر سے دینا ضروری سمجھا رضاخانیوں کان کھول کر سن لو! اگر تم چاہتے ہو کہ آئندہ ہم تمہارے اکابر کی پگڑیاں اس طرح بیچ بازار نہ اچھالیں اور وہ اس طرح ذلیل و رسوا نہ ہوں تو اپنی گندی زبانوں کو قابو میں رکھو۔ اور باز آجاؤ...... باز آجاؤ...... باز آجاؤ......

ناشر: انجمن اہلسنت وجماعت